

جہاںِ اسلام

امام خمینیؑ کے آثار میں

موسسه تنظیم و نشر آثار امام خمینیؑ

بین الاقوامی امور

جہان اسلام امام خمینیؑ کے آثار میں

ترجمہ: سید غلام حسین رضوی
نظر ثانی: سید گلشن عباس نقوی

ناشر: مؤسسه تنظیم و نشر آثار امام خمینیؑ۔ بین الاقوامی امور

پتہ: جمهوری اسلامی ایران تهران خیابان شهید باهنر خیابان یاسر خیابان سوده ۵

پوسٹ بکس: ۱۹۵۷۵-۲۱۳ کوڈ: ۱۹۷۶-۷۵۷۵

ٹیلی فون: ۰۰۹۸-۲۲۲۹۰۳۱۳۸ ۲۲۲۸۳۱۳۸ فیکس: ۰۰۹۸-۲۱

طبع: اول-۱۴۲۸ھ-۷۲۰۰ء

تعداد: قیمت:

ایمیل: pub@imamkhomeini.ir

ویب سائٹ: www.imamkhomeini.org

(جہان اسلام بہ زبان اردو)

امام خمینیؒ کی شخصیت پر جس اعتبار سے نگاہ ڈالیں وہ ایک عظیم مرتبہ پر فائز نظر آتے ہیں لیکن عالم اسلام میں اجتماعی مصلح اور دین کو حیات بخشنے والے عظیم مظہر کے طور پر امام خمینیؒ کو عالم اسلام میں ایک خاص اہمیت و مقام حاصل ہے۔

امام خمینیؒ کے نظریہ کے مطابق اسلام ایک ایسا دین ہے جس کا تعلق پوری دنیا سے ہے، کیونکہ اس کی قدرت پورے آفاق واقعیت عالم پر سایہ فگن ہے اور وہ انسان کو سنوارنے اور حیات و زندگی عطا کرنے والا مکتب ہے۔ امام خمینیؒ کا کلام قرآنی تعلیمات اور انیاء و اولیاء و ائمہ ہدیٰ (ع) کے اقوال کی روشنی میں اور اسلام کی عظیم تعلیمات کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرہ کی وحدت، اور ائمہ عاملہ کی روحی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے اور عام فہم بھی ہے۔

امام خمینیؒ اپنی وسیع سوچ کے پیش نظر اپنے عقیدہ و عمل میں زندہ اور حیات بخش اسلام کے منادی ہیں۔ اصلاح معاشرہ اور احیائے دین کے سلسلے میں اسلامی انقلاب کی کامیابی ان کی سالہا سال کی جہادی اور فکری کوشش کا سب سے اہم نتیجہ تھی جو نوعیت و واقعیت اور آثار و سمعت کے اعتبار سے گزشتہ سو سال کے کسی انقلاب سے قبل موازنہ نہیں ہے۔ امام خمینیؒ اور امت کے جس اسلامی انقلاب نے کافر شیطانوں اور طاغوت کی بساط اللہ دی سے ایک تاریخی انقلاب کے دائرے میں محدود و مخصوص نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اس کا تعلق ایسے وسیع انقلاب و تحریک سے ہے جس طرح پیغام اسلام، انیاء عظام (ع) کی رسالت اور اولیائے کرام (ع) کی ذمہ داریاں وسیع ہیں۔

جو اسلام، امام خمینیؒ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ فرد و اجتماع ہر ایک میں انقلاب لانے کی طاقت رکھتا ہے، کیونکہ عالم اسلام ایسی حالت سے دوچار ہے جس نے اندر وونی اور بیرونی دونوں طرح کے دشمنوں سے نفاق اور تباہی و بر بادی کا تنخ مزہ چکھا ہے۔ اس لیے اس کی ذمہ داری ہو گئی ہے کہ وہ اپنے چہرہ پر پڑے نا امیدی، بد گمانی، پسماندگی، کدورت اور کچھ فکری کے غبار کو صاف کرے اور یہ عظیم کام اتحاد بین المسلمين اور اصولوں کے استحکام کے بغیر ممکن نہیں ہو گا۔ اس سلسلہ میں اسلام کی اسٹریٹیجیک پوزیشن اور اسلامی حکومتوں کے باہمی تعلقات میں توسعی کی ضرورت واضح طور پر محسوس ہوتی ہے۔ حج بیت اللہ الحرام کی ادائیگی کے موقع پر اسلامی امت کا عظیم اجتماع اور اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کا انعقاد اسلامی اقوام اور ممالک کے اتحاد کی دوروں و واضح نشانیاں ہیں۔

اسی وجہ سے اس میں کوئی شک نہیں کہ امام خمینیؑ کے نظریے نے دنیا کے مسلمانوں کے اتحاد اور ان کی بیداری میں زبردست کردار ادا کیا ہے۔ یہ کہنا صحیح ہے کہ عصر حاضر میں عالم اسلام امام خمینیؑ اور ان کی عظیم و بلند امنتوں کا مر ہون منت ہے اور امام خمینیؑ کے اپنے بقول انہوں نے خالص محمدی اسلام کو امریکی اسلام کے مقابلہ میں لا کر کھڑا کر دیا ہے اور آپ نے دین اور سیاست کے درمیان گھر ارباط ہونے کی آواز بلند کی اور مسلمانوں کو اسلامی حکومت قائم کرنے کی دعوت دی۔

اگرچہ عالم اسلام کے مسائل تہذیب و تمدن، اقتصاد و معیشت، ثقافت و سیاست کے اعتبار سے بہت وسیع ہیں لیکن

آب دریاراً گر تو ان کشید ہم بقدر تشغیل باید چشید

(دریا کے پورے پانی کو اگر حاصل نہ کیا جاسکے، تو پیاس بجھانے کی مقدار میں تو اسے پینا ہی چاہیے)

اس کتاب کی خصوصیتیں

۱۔ اس کتاب کو اس موسسه کے تحقیقی و سیاسی گروہ نے آمادہ اور تیار کیا ہے۔ یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں عالم اسلام کی حالت کو متعدد پہلوؤں سے پیش کیا گیا ہے اور دوسری فصل میں برادرانہ، نیک اور پرامن روابط کی بنیاد پر ممالک کے آپسی روابط کے کلی اصول ذکر ہوئے ہیں، مثال کے طور پر اس فصل میں اسرائیل کے مسئلہ پر اسلامی انقلاب کا موقف و رد عمل اور اسلامی انقلابوں کے ساتھ اس انقلاب کا رابطہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ تیسرا اور چوتھی فصل میں عالم اسلام کی تنظیموں اور اسلامی فکر کے اصولوں کی طرف اشارہ ہے اور پانچویں فصل میں اسلامی جمہوریہ کا مسلمان ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ اس کتاب کے مطالب سے متعلق چھوٹی بڑی سرخیوں کے علاوہ امام خمینیؑ کے منتخب کلام کیلئے بھی سرخیاں قائم کی گئی ہیں جو ضروری نہیں کہ امام خمینیؑ کا ہی کلام ہوں۔ اگرچہ کوشش یہی کی گئی ہے کہ حضرت امام خمینیؑ کی تعبیر سے قریب ہوں۔ اسی بنیاد پر محققین اور مطالعہ کرنے والے یہ ملحوظ خاطر رکھیں گے کہ منتخب شدہ کلام کی سرخیاں اس کتاب کو مدون کرنے والوں کی ہیں۔ لہذا ان کو امام خمینیؑ کی جانب منسوب نہ کیا جائے۔

۳۔ ہر فصل اور فرعی عنوان سے متعلق منتخب کلمات کو منظم و ترتیب دینے میں امام خمینیؑ کی جانب سے بیان شدہ تاریخی ترتیب کو مد نظر کھا گیا ہے نہ کہ مطالب کی منطقی ترتیب۔

۴۔ امام خمینیؑ کی تقریروں اور پیغاموں کے مأخذ ”صحیفہ امام“ اور آپ سے متعلق دوسری کتابوں، ”میں سے لے کر مطالب کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے۔

آخر میں ہم ان تمام افراد کا شکر یہ ادا کرنے ضروری سمجھتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تدوین اور تیاری میں ہماری مدد کی۔

شعبہ تحقیقات

موسسه تنظیم و نشر آثار امام خمینی^ػ

پہلی فصل:

عالم اسلام کی حالت

* عالم اسلام کی برتری

* اسلامی اقوام کی بیداری

* اسلامی حکومتوں کے سربراہ

* عالم اسلام کا اتحاد

* عالم اسلام کی مشکلات اور بحران

عالم اسلام کی برتری

مسلمانوں کی ثروت

عجیب اتفاق ہے کہ ثروت مشرق میں ہے، تیل جیسی اہم ثروت مشرق کے اختیار میں ہے، مسلمانوں کے پاس ہے، یہ سب اسلامی حکومتوں میں پایا جاتا ہے، یہ نہایت اہم سرمایہ جس کے ذریعہ دنیا اور ہر حکومت ترقی کر رہی ہے وہ اسی خزانہ اور سرمایہ کی مر ہون منت ہے۔ جو جنگ بھی شروع ہوئی اور جنگ میں کسی ملک کی پہلے نوبت آئی تو اس کی وجہ تیل ہی تھا، وہ سب اسی تیل کی بدولت ہے۔ یہ نعمت آپ کے پاس ہے۔ محمد اللہ یہ تیل عراق کے پاس ہے۔ ایران کے پاس ہے، کویت کے پاس ہے، حجاز کے پاس ہے۔ لہذا ان مغربی ممالک کو آکر آپ کی چاپلوسی کرنی چاہیے۔ انہیں آپ کا ہاتھ اور پیر چومنا چاہیے اور ان ذخراً کو مہنگے داموں پر خریدنا چاہیے۔ انہیں آپ کی چاپلوسی کرنی چاہیے۔ آپ لوگوں کو ان کی خوشامد نہیں کرنی چاہیے اور انشاء اللہ نہیں کریں گے، ان کو آپ لوگوں کی خوشامد کرنی چاہیے۔ ثروت آپ کے پاس ہے۔ لیکن اس کے باوجود انسان اس کے خلاف حالات دیکھ رہا ہے۔ ظلم و تشدد کرنے والی طاقتلوں نے حالات ایسے بنادیئے ہیں کہ بعض ممالک کو انہوں نے بازیچہ بnar کھا ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کی چاپلوسی بھی کرنی چاہیے۔ ان سے التجا کرنی چاہیے کہ وہ ان کی ثروت لے جائیں۔ جبکہ یہ نہایت افسوسناک ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۲)

ایران کی ثروت و دولت

ہمارے ملک کے پاس تیل ہے۔ ہمارے ملک کے پاس بہت زیادہ تیل ہے۔ ہمارے ملک کے پاس لوہا ہے۔ ہمارے ملک کے پاس سب کچھ ہے۔ جواہرات ہیں۔ ہمارا ملک ایک مالدار اور ثروتمند ملک ہے لیکن ان انسان دوستی کا ڈھونگ رپنے والوں نے ملک پر ایک پھوکو مسلط کر رکھا ہے تاکہ یہ منافع غریب لوگوں تک نہ پہنچ سکے۔ سارے کاسارا ان کی جیبوں میں چلا آئے، ان کی عیاشیوں کی نذر ہو جائے اور اگر تھوڑا سانچ بھی جائے تو وہ بھی انہی کا ہو۔ جبکہ ان کا حق نہایت ہی مختصر ہے۔ اس کے باوجود جہاں بھی جاتے ہیں وہاں ان کا زبردست بغلہ ہے، قصر ہے، زمین ہے۔ اپنے بیٹکوں میں سرمایہ بھی جمع کئے ہوئے ہیں۔ غرض یہ کہ ہر چیزان کے پاس ہے۔ ثروت ہی ثروت۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۲۵)

مشرق میں ذخیر کی فراوانی

مشرق میں ذخیر بہت زیادہ ہیں، تسلیک کے ذخیر مشرق میں زیادہ ہیں جیسے کویت، جماز، ایران ان ممالک میں اس طرح کے ذخیر ہیں یہی وجہ ہے کہ ان بیگانوں اور اجنبیوں کی نگاہیں ہمارے انہی ذخیر پر لگی ہوئی ہیں اور وہ مفت لے کر جا رہے ہیں۔ ایسے ہی۔
(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۵۱۸)

علاقائی سلامتی کا تحفظ

سوال: [آپ خلیج فارس اور بحر ہند میں ایران کو کیا اہمیت دیتے ہیں؟]
جواب: علاقہ کی اسٹریٹیجک اہمیت اس اہمیت سے ہٹ کر ہے جس کے علاقہ پر لچائی نگاہیں رکھنے والے قائل ہیں۔ ہم آزادی اور استقلال کی بنیاد پر اپنے لیے تھانیدار کے کردار کو قبول کئے بغیر علاقہ کے تمام لوگوں کو ساتھ لے کر اس کی سلامتی کا تحفظ کریں گے اور بڑی طاقتون کے نفوذ سے مانع ہوں گے۔
(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۵۰۹)

مسلمان عظیم ذخیر کے مالک

مسلمانوں کی آبادی تقریباً ایک ارب ہے اور عظیم ذخیر ان کے پاس ہے اور بہت وسیع صحرابھی انہی کے پاس ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۲۲)

عالم اسلام سب سے بڑی طاقت

اگر ایک ارب آبادی اور عظیم ذخیر کے حامل تمام اسلامی ممالک کسی طرح سے آپس میں متحد ہو جائیں تو وہ سب سے بڑی طاقت بن جائیں گے۔
(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۷۲)

مسلمانوں کا مالدار اور ثروتمند ہوتا

آپ مسلمانوں کے پاس اسلام کی طاقت ہے جو سب سے بڑی چیز ہے۔ سب سے بڑا سلحہ ہے۔ آپ مسلمانوں کے پاس صحراء، وسیع دریا اور بہت وسیع ممالک اور ثروت ہے۔ آپ یہ ان تمام چیزوں رکھنے کے باوجود بہت سے لوگ غربت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ اسلام پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۷۹)

ایران کی اسٹریٹیجک پوزیشن

ہمارے ملک کو تمام بڑی طاقتیں لے چکی ہوں سے دیکھ رہی ہیں۔ فوجی اعتبار کے لحاظ سے بھی چونکہ ہمارا ایک خاص مقام ہے اور ذخیر کی حیثیت سے بھی ہماری ایک خاص اہمیت (اور پہچان) ہے اسی وجہ سے انقلاب کے بعد سے جس حد تک بڑی طاقتیں ہمارے ملک پر دباؤ ڈال سکتی تھیں، انہوں نے ڈالا اور یہ وہ لوگ جو ملک کے اندر ہیں اور بڑی قدر توں کے پڑھو ہیں وہ بھی اتنی آسانی سے دستبردار نہیں ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۱۳)

اسلامی اقوام کی بیداری حقیقی اسلام بیداری کا سبب

حقیقی اسلام پہچانیں اور پہچناؤں۔¹ مسلمانوں کو بیدار اور آگاہ کرتے ہوئے، پیغمبر خدا ﷺ اور اولیائے خدا (ع) کے اسلام اور معاویہ و غاصب و جائز حکومتوں، سامراج کی پٹھو حکومتوں کے لئے وی، ریڈیو اور وزارتؤں کے ذریعہ لوگوں کے سامنے پیش کئے جانے والے ان کے خود ساختہ اسلام کے درمیان جو اختلاف ہے اس سے لوگوں کو باخبر کریں اور دنیا والوں کو سمجھادیں کہ وہ اسلام جس کا ضمیر فروش دم بھرتے ہیں اور وحدت اسلامی کے نام سے کافرنیس بلا تے ہیں وہ اموی اور عباسی حکمرانوں کا خود ساختہ اسلام ہے جو قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک و مقدس آئین کے مقابل بنایا گیا ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے دشمن اور وہ لوگ جو قرآن کو ہاتھوں پر بلند کرتے تھے اور کہتے تھے جب تک یہ قرآن مسلمانوں کے درمیان حکم فرمائے ہم ان پر

1. حضرت امام خمینیؑ کی مراد بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے ایرانی اسٹوڈنٹس تھے۔

کامیابی اور تسلط نہیں پاسکتے۔ آج وہ اس اسلام اور اس اسلامی اتحاد کی حمایت کر رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو منحرف کر دیں، قرآن کو مُہجور کر دیں، دین خدا کو ختم کر دیں اور اپنے مذموم اور استعماری مقاصد کیلئے راستہ ہموار کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۸۷)

اسلامی مسائل پر توجہ

مجھے امید ہے (کہ مسلمان آپسی) اختلافات کو دور کر دیں گے اور حکومتیں، اسلامی مسائل پر توجہ دیں گی اور خدا کی مدد سے کینسر کے اس پھوڑے کا اپنی سر زمین سے خاتمه کر دیں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۲۳)

بیداری اور اسلام کی طرف رجحان

سوال: [آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سی اسلامی ملتوں جیسے ترکی اور پاکستان میں ایک نئی اسلامی تحریک شروع ہو چکی ہے۔ یہ لوگ اسلام کیلئے قیام کر رہے ہیں۔ جناب عالیٰ کی نگاہ میں ان قیاموں کا کیا سبب ہے؟]

جواب: مشرقی اور مغربی حکومتوں کا وسیع پیمانہ پر ایک عرصہ دراز تک پروپیگنڈے اس بات کا سبب بنے کہ مسلمان ان کا باز بچہ بن گئے اور یہ تصور کرنے لگے کہ ان کمزور ممالک کی ترقیاں ان ہی دو بڑی طاقتوں میں سے کسی ایک سے وابستہ ہونے پر موقوف ہے۔ لیکن جس طرف بھی گئے کچھ ہی مدت کے بعد سمجھ گئے کہ ان کا کام انہیں اسیر و قیدی بنانے ان کے ذخائر کوتباہ و بر باد کرنے اور خزانوں کو ہڑپ کر جانے کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔ ہمارے زمانہ میں جب ہماری قوم نے یہ دیکھا کہ شاہ نے مغربی لوگوں بالخصوص امریکہ سے اور مشرقی لوگوں سے بھی تعلقات کی بنیاد پر ہمارے تمام ذخائر کو لٹا دیا ہے، بلکہ ہماری افرادی قوت کو بھی ضائع کر دیا ہے اور یہ بھی اچھی طرح سمجھ گئی کہ یہ ظلم و ستم صرف ان تعلقات کی بنیاد پر ہے جو شاہ اور بڑی طاقتوں کے درمیان قائم ہیں تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور تمام ممالک منجملہ اسلامی ممالک بھی اس ناگوار و تلحیح حقیقت کو سمجھ گئے وہ اپنی تاریخ پر نظر ڈالتے ہی سمجھ گئے کہ یہ تمام مصیبتیں اور مظالم جو اقوام برداشت کر رہی ہیں ان کا سبب بڑی طاقتوں تو وہ ان بڑی طاقتوں سے منحرف ہو گئے۔ جبکہ اسلام انسان کی تمام آرزوؤں اور خواہشات کو اپنے انداز میں پورا کرتا ہے اور یہی کر بھی رہا ہے اور اسلام کے تمام معاشی، سیاسی قوانین، ثقافتی اور معنوی قوانین ایسے مستحکم، واضح اور صاف قوانین ہیں کہ جو بھی انہیں کا ملاحظہ کرے گا یقیناً اسلام کا گرویدہ بن جائے گا۔ مسلمان

1. امام خمینیؑ کا اشارہ برطانوی وزیر اعظم گلدوسیون کی طرف ہے۔

حضرات طولانی عرصے کی غفلت کے بعد اب تھوڑا بیدار ہو گئے ہیں اور تھوڑا بہت اسلام کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ اسلام کی طرف ان کی توجہ مزید بڑھے اور اس کو ویسے پچان لیں گے جیسا وہ ہے اور صحیح شناخت و معرفت کے بعد مشرق و مغرب کی جانب ان کے رجحانات مکمل طور پر منقطع ہو جائیں گے اور وہ اسلام کے احکام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے جانفشاںی کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۳۰۵)

عظمی اسلامی حکومت کی تشكیل

مجھے اس بات کی امید ہے کہ وہ تمام اسلامی اقوام جو دشمنوں کے پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر متفرق ہو گئیں اور ایک دوسرے کے مقابل ہو گئی ہیں وہ سب کی سب بیدار ہوں گی اور آپس میں متحد ہو جائیں گی۔ پھر ایک ایسی عظیم حکومت، پرچم {لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ} کے زیر سایہ بنائیں گی جو تمام دنیا پر غالب ہو گی۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۳۲)

اسلامی حکومتوں کے آپسی روابط

میں خدا سے تمام اقوام اور حکومتوں کے بیدار رہنے اور اسلامی حکومتوں اور اقوام کے تعلقات اور آپسی روابط قائم ہونے کی دعا کرتا ہوں تاکہ بڑی طاقتیں ان پر غلبہ حاصل نہ کر سکیں اور ان کے ذخائر کو لوٹ نہ سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۱۸)

مسلمانوں کی غفلت پر تشویش

ہماری حکومتیں اسلامی اقوام، آخر کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گی؟ کیا وہ نہیں سمجھتی یا سمجھتی ہیں لیکن عمل نہیں کرتی ہیں؟! اگر وہ نہیں سمجھتیں تو نہیں حالات کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ یہ جان سکیں کہ مسلمانوں کی بد بخشی کہاں سے شروع ہوئی ہے۔ آخر وہ مشکل کیا ہے جس نے مسلمانوں کو اس حال تک پہنچا دیا ہے کہ ان کے ذخائر کو لوٹا جا رہا ہے اور وہ خود اپنے ذخائر سے محروم ہیں! اس تیل کو لوٹا جا رہا ہے اور ہماری قوم بھوک مر رہی ہے! ہر جگہ یہی حال ہے۔ مسلمان بالخصوص اسلامی حکومتیں کب بیدار ہوں گی؟ آخر کب اپنے ذاتی مفادات اور خواہشات کو نظر انداز کر کے اقوام کی خدمت کریں گی؟۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۳۹۲)

مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی بحالی کی کوشش

مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیے۔ آج وہ دن نہیں رہ گیا کہ مسلمان ایک گوشہ میں تنہا جا کر بیٹھ جائیں اور ہر ملک میں ایک خاص زندگی بسر کریں۔ ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ جس زمانے میں بڑی طاقتوں کی پالیسیاں ہر جگہ کو نگل جانے کیلئے تیار ہیں ایسے حالات میں ہر مسلمان کو بیدار ہنا چاہیے۔ میں اکثر حکومتوں سے مایوس ہوں لیکن اقوام کو خواب غفلت سے بیدار ہنا چاہیے۔ سبھی کو پرچم اسلام اور سایہ قرآن میں زندگی بسر کرنا چاہیے۔ الحمد للہ مسلمانوں کی تعداد بھی ایک ارب کے قریب ہے اور ان کے ممالک بھی ثروتمند، مالدار اور غنی ہیں اور ان کے باشندے بھی لاکھ ہیں لیکن جوان ممالک میں خواب حکومت دیکھ رہے ہیں انہوں نے تقریباً ادھر چند صدیوں سے غلط پروپیگنڈوں کے ذریعے اور یونیورسٹیوں میں اثرور سون خ حاصل کر کے مسلمانوں کے پھوٹ کے جہاں جہاں تربیتی مرکز ہیں مسلمانوں کے ساتھ ایسا ایسا راویہ اختیار کیا کہ وہ سب خود سے مایوس و ناامید ہو گئے۔ یعنی وہ خود سے غافل ہو گئے۔ لہذا مسلمانوں کو کوشش کر کے اپنی عظمت رفتہ کو دوبارہ حاصل کرنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۱۸)

خود اعتمادی، بیداری کا سبب

جب تک ہم یہ نہ سمجھ لیں کہ ہماری بھی ایک شخصیت ہے، مسلمان بھی ایک گروہ ہیں اور شخصیت کے حامل ہیں اور خود بھی وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ جب تک ہم کسی کام کو ہم انجام دینا نہ چاہیں، نہیں کر سکتے اور جب تک ہم خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوں گے تب تک کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ہمیں غفلت کی نیند سلا دیا تھا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۵۳۲)

مسلمانوں کی بیداری کی مبارک باد

وہ دن ہمارے لیے مبارک ہے جس دن ہماری مظلوم قوم اور تمام مستضعف و کمزور اقوام کے سر سے دشمن کے تسلط کا قلع قلع ہو گا اور تمام قومیں اپنی تقدیر اپنے ہاتھوں لکھیں گی۔ حکومتیں بیدار ہوں گی۔۔۔ دنیا کے تمام مسلمان قرآن مجید کی ان آیات پر توجہ دیں جو مسلمانوں کی وحدت کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہیں اور مسلمانوں کو وحدت و اتحاد اور اللہ کی اس رسی کہ جو اسلام ہی ہے، کو مضبوطی سے پکڑنے کی دعوت دیتی ہیں سبھی کو متوجہ رہنا چاہیے اور اس نئے سال کے موقع پر اسلام کے پر افتخار پرچم تلے اور خداوند تعالیٰ کے نورانی آئین و قوانین کے زیر سایہ خوشی اور میمننت کے ساتھ اکٹھا ہو جائیں اور ان بڑی طاقتوں کو ناکام کر دیں جو صرف اپنے

مفادات کمزور اقوام کے ذخائر کو لوٹنے کا سوچتی ہیں۔ اسلامی حکومتوں اور اقوام، آپ سب متھر ہیں۔ آپس میں بھائی بن کر رہیں، مساوات قائم کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۲۲)

اسلام کی مدد کیلئے دوڑو

اے مسلمانو! اے دنیا بھر کے مسلمانو! اے اسلام کا دم بھرنے والی حکومتو! اے عالم اسلام سے وابستہ لوگو! اسلام کی مدد کیلئے دوڑو۔ ان مخصوص بچوں کی مدد کیلئے دوڑو جو اپنے والدین کے سامنے سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان ممالک کی مدد کیلئے دوڑو جن کے پیچھے بڑی طاقتیں پڑی ہیں۔ اپنی مدد کرو۔ اپنی اقوام کی مدد کرو۔ اے دنیا کے مسلمانو! بڑی طاقتیں اپنی مکاریوں اور پر و پیگنڈوں اور اپنے پھوٹوں کے ذریعے اسلامی ممالک کی تمام چیزوں پر مسلط اور قابض ہونا چاہتی ہیں اور کافی حد تک کامیاب بھی ہیں۔ اے دنیا کے مسلمانو! اسلام کی حفاظت کرو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۵)

بھائی چارے اور اتحاد کی دعوت

اگر دنیا بھر کے تمام مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں اور خدا کی مدد سے اور ایمان کی نیاد پر آپس میں متھر ہو جائیں تو کوئی بھی طاقت ان کیلئے خطرہ نہیں بن سکتی۔ ایرانی حکمرانوں نے انہیں ہر محاذ پر بھائی چارے اور اتحاد کی دعوت دی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۹۳)

سازشوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا ہوشیار رہنا

امریکہ اور روس اسلام اور اسلامی حکومتوں کو ضعیف اور کمزور کرنے کیلئے ترقہ ڈالنا، دھوکہ کھائے ہوئے یا کے ہوئے لوگوں کے ذریعہ داخلی کشیدگی اور اختلافات کو ہوادینے، ممالک کے درمیان جنگ بھڑکانے اور ظلم کے دوسرے حرbe وغیرہ جیسی سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ لہذا اسلامی ممالک کی حکومتوں اور مستضعفین جہان کی یہ ذمہ داری ہے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے کان اور آنکھ کو کھولیں اور ان سازشوں کو ناکام بنائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۲۴۶)

عالیٰ دہشت کرد

تمام مسلمان متوجہ ہوں، بیدار ہوں، ورنہ عالمی دہشت گرد کبھی بھی دنیا میں امن قائم ہونے نہیں دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۲۳۰)

اسلامی حکومتوں کے سربراہ مسلمان حکمرانوں کی غفلت

مجھے اسلامی حکومتوں کی عام صورتحال پر بہت افسوس ہے اور ایران کی صورتحال پر بھی افسوس ہے۔ اسلامی حکومتیں، مسلمان سلاطین، اسلامی جمہوریہ کے سربراہ، اسلامی حکومتوں کے وزیر اعظم سب کے سب اسلام کے دینی مقاصد سے غافل ہو کر دشمنوں کی چال کا شکار ہیں، ان کے مکروہ فریب میں گرفتار ہیں۔ اسلام کے مسائل اور ضروریات سے باخبر نہیں ہیں اور احکام اسلام کو جانتا بھی نہیں چاہتے ہیں۔ اپنی موجودہ حالت میں وہ یہ جان بھی نہیں سکتے کہ اسلام ابشریت کیلئے کیا پیغام لا یا ہے اور اگر انسان اسلام کی پیروی کرتے تو کہاں پہنچ جائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۷۳)

اسلامی حکمرانوں کی بھاری ذمہ داری

اسلامی حکومتوں کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے۔ اسلامی ممالک کے صدور اور سلاطین اسلام کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے اور بعد نہیں کہ تمام طبقات سے کہیں زیادہ ہو۔ اس وقت اسلام ارادہ خداوندی کے مطابق تکویناً اس گروہ اور اس طبقہ کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۰)

عالم اسلام کے اختلافات اور طاقتوں ممالک کا لالج

اس وقت مسلمان سربراہوں، سلاطین اسلام اور اسلامی ممالک کے صدور کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کر دیں۔ عرب و عجم کی بحث ختم کر دیں۔ ترک اور فارس کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اسلام (کلمہ اسلام) اوروہی روشن اپنائیں جو تحریک کے دوران پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنائی تھی۔ تابع اسلام بنیں۔ اگر یہ سب اپنے اتحاد کی حفاظت کریں اور اختلافات کو ختم

کر دیں جو کبھی کبھی سراٹھا لیتے ہیں۔ اگر سب مل کر ایک ہو جائیں تو پھر۔۔۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی ستر کروڑ ہے لیکن متفرق و پر اکنہ ستر کروڑ دس لاکھ کے برابر بھی نہیں ہیں۔ ستر کروڑ متفرق و پر اکنہ مسلمانوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر اس ستر کروڑ میں سے صرف بیس کروڑ، چالیس کروڑ ایک ساتھ ہو جائیں، ایک دوسرے کی طرف دوستی اور برادری کا ہاتھ بڑھائیں، اپنے حدود اور دائرے کی حفاظت کریں تو۔۔۔ لیکن اسلامی معاشرہ جو کہ ہم تمام لوگوں کے درمیان مشترک ہے، کلمہ توحید جو کہ سب کے درمیان مشترک ہے، اسلامی مفادات جو کہ سب کے مشترک ہیں ان سب کو متحدا اور ایک کریں، اگر یہ سب ایک فکر و نظر کے ہو گئے تو کبھی بھی یہودی فلسطین کا لالج نہیں کریں گے، ہندو کبھی بھی کشمیر کو لچائی نظروں سے نہیں دیکھیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ تم کو متحد نہیں ہونے دیتے ہیں۔ لیکن وہ جان لیں اور بخوبی جانتے بھی ہیں کہ وہ لوگ تمہارے ذخائر کو تم سے چھین لینا چاہتے ہیں، تمہاری ثروت کو مفت میں لے جانا چاہتے ہیں، تمہارے زمینی اور فوق الارض ذخائر کو ہڑپنا چاہ رہے ہیں۔ وہ عراق اور ایران کو کبھی متحد نہیں ہونے دیں گے۔ اسی ایران اور مصر، ترکی اور ایران کو کبھی متحدا اور ایک آواز نہیں ہونے دیں گے۔ وہ کبھی اس اتحاد کو عملی جامہ نہیں پہنانے دیں گے۔ لیکن یہ تمہاری ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ حکام کی یہ ذمہ داری ہے کہ ایک جگہ بیٹھ کر تباہ لہ خیال کریں، اپنے وطن کی سرحدوں کو بچائیں۔ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے بعد اس بیرونی دشمن کے مقابل متحد ہو جائیں، چونکہ وہ تمہارے لیے بہت زیادہ مضر ہے۔ اگر ایک آواز ہو گئے تو یہ مٹھی بھر یہودی غاصب چور جو فلسطین میں گھس آئے ہیں انہوں نے دس لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کو دس سال، بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے سے متفرق کر کے رکھ دیا ہے اور اسلامی حکومتیں فقط عزادار بنی تماشاد کیکھ رہی ہیں۔ اگر سب کی آواز ایک ہو جائے تو یہ مٹھی بھر یہودی چور کیسے فلسطین کو تم سے چھین سکتے ہیں اور مسلمانوں کو فلسطین سے باہر نکال سکتے ہیں اور تم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہو؟ اگر واقعی اتحاد قائم ہو جائے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ بدجنت ہندو پیارے کشمیر کو ہم سے چھین لیں، مسلمانوں سے چھین لیں اور وہ کچھ بھی نہ کر سکیں۔

یہ سب ایسی باتیں ہیں جو روز روشن کی طرح واضح ہیں، یہ اور بات ہے کہ یاد دہانی کرتے رہنا بھی ضروری ہے۔ وہ بھی ان باتوں کو سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی غور و فکر کرنا چاہیے، بیٹھ کر آپس میں گفتگو کرنا چاہیے اور اختلافات کو بھلا دینا چاہیے۔ اس وقت اسلام تمہارے پاس ہے۔ اب مسلمان حکمرانوں، سلاطین اسلام اور صدور، بزرگان اور وہ لوگ جن کے پاس سربراہی ہے ان سب کو جان لینا چاہیے کہ یہ سربراہی اور ذمہ داری خدا نے انہیں عطا کی ہے۔ لہذا جب وہ قوم کے حاکم و سردار ہو گئے تو ان کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ کسی قوم کا حاکم و سردار ہونے کے بعد اس قوم و ملت کی زندگی میں پیش آنے والے حالات کے سلسلے میں کچھ ذمے داریاں عائد ہو جاتی ہیں، سربراہ جوابدہ ہیں اور دوسرے ان کے محتاج ہیں۔

اور جب تک اتحاد قائم نہیں ہو گا اور جب تک مسلمان حکمران اپنے درمیان اتحاد کو قائم نہیں کریں گے اور جب تک اسلام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی مشکلات کے بارے میں غور و فکر نہیں کریں گے، اسلام کی مظلومیت اور مصیبتوں اور احکام اسلام سے متعلق مشکلات، اسلام اور قرآن کریم کی غربت اور بے چارگی کے بارے میں فکرمند نہیں ہوں گے اس وقت تک سرداری حاصل نہ کر سکیں گے۔ لہذا نہیں غور و فکر کرنا چاہیے، وارد عمل ہونا چاہیے تاکہ سرداری حاصل کر سکیں اور اگر ان چیزوں پر عمل کریں گے تو رہبر دنیا ہو جائیں گے۔ اگر اسلام اسی طرح دنیا والوں کو پہچناؤں گی جس طرح ہے اور اسی طرح عمل کریں جس طرح حکم دیا گیا ہے تو یقیناً سیاست و سرپرستی و قیادت تمہارا مقدر ہے {اللَّهُ أَعْزَّ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ} ۱

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۵)

اسلامی حکومتوں کی ثابت قدمی

تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں خصوصاً عرب حکومتوں پر لازم ہے کہ خداوند تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اور اس کی لایزاں قدرت پر اعتماد کر کے اپنی تمام ترقوت و طاقت کیجا کر کے ان فداؤ کار و جانشار لوگوں کی نصرت کیلئے دوڑپڑیں جو فرنٹ لائن پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ملت اسلام سے آس لگائے ہیں۔ فلسطین کی آزادی اور اسلامی عظمت و شرف کے احیاء کیلئے اس مقدس جہاد میں شرکت کریں۔

اختلافات اور ذلت آمیز اور شرمناک منافقت کو ختم کر کے ایک دوسرے کے برادر اور بھائی بن جائیں اور اپنی صفوں کو مستحکم، منظم اور قوی بنائیں۔ صیہونیزم اور اسرائیل کے حامیوں کی کھوکھلی طاقتلوں سے نہ ڈریں۔ بڑی طاقتلوں کے جھوٹے وعدوں اور کھوکھلی دھمکیوں کے دھوکے میں نہ آئیں اور سستی و کابلی سے بچیں جس کا نتیجہ خطرناک اور شرمناک نتائج کی صورت میں برآمد ہو گا۔

اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ دشمنان اسلام نے فساد کے جس نتیجہ کو اسلامی ممالک کے قلب میں بوبیا ہے وہ صرف عربوں کی تباہی کیلئے نہیں ہے، بلکہ اس کا نقصان پورے مشرق و سطحی کیلئے ہے۔ صیہونیزم دنیا کے اسلام کے ان ممالک میں زیادہ تراپنی سازشوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں جو زرخیز ہوں اور ان میں ذخائر ہوں اور صرف فداؤ کاری، استحکام، اسلامی حکومتوں کے اتحاد کے ذریعہ سے ہی استعمار کی ذلیل حرکتوں اور شر سے بچا جاسکتا ہے اور اگر کسی حکومت نے اسلام کو پیش آنے والے اس اہم مسئلے کے سلسلے میں کوتاہی کی تو دوسرا اسلامی حکومتوں پر لازم ہے کہ اسے ڈراؤ دھماکا کر اس سے رابطہ توڑ کر اسے اپنے ہمراہ ہونے پر

1. ”عزت تو خاص اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے“ سورہ منافقون ۸۔

محجور کریں۔ وہ اسلامی حکومتوں جن کے پاس تیل ہے ان پر لازم ہے کہ تیل اور اپنے دوسرے وسائل کو اسرائیل اور استعماری طائفوں کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کریں اور ان ممالک کو تیل نہ بیچیں جو اسرائیل کی مدد کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۲۱)

حکومتوں کی عدم پیش رفت

جو چیز سب سے زیادہ افسوسناک ہے وہ یہ ہے کہ حکومتوں اور قوم کے حکمران فساد کی جڑ اسرائیل کو نابود کرنے کیلئے آپس میں متحد ہو کر کوشش کریں گے اور اگر زرا بھی کوتاہی اور سستی سے کام لیں گے تو اس بات کا ذرہ ہے کہ خدا نخواستہ تمام ممالک میں اس طرح کے فتنہ و فساد جنم لیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱۷۲)

اسرائیل کو نابود کرنے کیلئے اتحاد

امید ہے اسلامی حکومتوں خاص طور سے عرب ممالک کے حکمران فتنہ و فساد کی جڑ اسرائیل کو نابود کرنے کیلئے آپس میں متحد ہو کر کوشش کریں گے اور اگر زرا بھی کوتاہی اور سستی سے کام لیں گے تو اس بات کا ذرہ ہے کہ خدا نخواستہ تمام ممالک میں اس طرح کے فتنہ و فساد جنم لیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۵۸)

اسلامی حکومتوں کی ذمہ داری

آپ حکومتوں کے سربراہوں کو اس اسلامی تعلیم پر عملدرآمد کی کوشش کرنی چاہیے اور اپنے بھائیوں کی مخالفت اور دشمنی سے باز آنا چاہیے۔ اسلامی حکومتوں کی ذمہ داریاں خدا کی بارگاہ میں اور عوام کے نزدیک بہت زیادہ ہے۔ اسلامی حکومتوں کو چاہیے کہ حکومت مصر کو اس عظیم خیانت¹ کی وجہ سے جو اس نے اسلام اور مسلمین کے ساتھ کی ہے اس کی اوقات دکھادیں اور اس سے رابط منقطع کر لیں۔ (صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۷۰)

1. ”کیمپ ڈیویڈ“ اسرائیل کے ساتھ کیا گیا وہ شرمناک معاهدہ ہے جو مصر کے اس وقت کے صدر طے پایا ”افرالسادات“ اور اسرائیل کے وزیر اعظم ”منا خیم بنین“ اور امریکہ کے سابق صدر ”جیمی کارٹر“ کے درمیان امریکہ کے کیمپ ڈیویڈ میں طے پایا۔ جو سلوک کیا سے آپ سبھی حضرات نے دیکھا۔ (صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۸)

اسلامی حکمرانوں کے جرائم

ہم سب مسلمان ہیں اس کے باوجود اسلامی ممالک کے حکمراں اسلام کے نام پر کیا کیا جرام نہیں کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ محمد رضا اس ملک میں اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتا تھا اور قرآن شائع کرواتا تھا، اسلام کے قوانین کی پابندی کا اظہار کرتا تھا، اس کے باوجود اسلام کے ساتھ

بڑی طاقتون سے وابستگی

اسلامی ممالک کی حکومتیں نہ کہ اسلامی حکومتیں، چونکہ میں انہیں اسلامی حکومت نہیں کہہ سکتا۔ میں کس طرح حکومت عراق کو ”اسلامی حکومت“ کہوں؟ کس طرح حکومت مصر کو اسلامی حکومت کہوں؟ یہ حکومتیں جو اسلامی ممالک میں ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ سب کے سب مسلمانوں کے خلاف، ان مسلمانوں کے خلاف جو کہ ایران میں امریکہ اور روس کے مقابلہ میں مجاز آرائی اور قیام کئے ہیں، امریکہ کیلئے اڈے بنارہے ہیں تاکہ وہ مسلمانوں پر حملہ کرے! سادات جیسے لوگ جو فوجی چھاؤنی بنائے کر امریکہ کو ایران اور اسلامی مملکت پر حملہ کرنے کی دعوت دے رہے ہیں انہیں ہم کس طرح مسلمان مانیں؟ ہم کس طرح عراق اور حکومت عراق کو مسلمان مانیں بالخصوص اس وقت جبکہ وہ ایران پر حملہ کرتا رہتا ہے اور امریکہ کیلئے کام کرتا ہے؟!

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۷)

پہلے والے اسلام کی طرف بازگشت

ہمیں اپنی حکومتوں کے بھروسہ پر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہماری حکومتیں خود اپنے لیے ہیں۔ مسلمانوں کے ممالک میں جو حکومتیں ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اگر اسلام کا نام لیں بھی تو یہ تمہیں دھوکا دینے کیلئے ہے۔۔۔

ہم جب تک رسول خدا ﷺ کے اسلام کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے مشکلات اپنی جگہ پر باقی رہیں گی۔ نہ تو ہم فلسطین کے مسائل کو حل کر سکیں گے اور نہ ہی افغانستان کے اور نہ ہی کسی اور جگہ کے۔ لہذا تمام لوگوں کو صدر اسلام کی طرف واپس لوٹ جانا چاہیے۔ عوام حکومتوں سے اپنا تعلق ختم کر دے اور حکومتوں کے ساتھ وہی رویہ اختیار کرے جو ایرانی عوام نے اپنی حکومت کے ساتھ اپنایا تاکہ مشکلات حل ہو جائیں ورنہ جتنا بھی ہم یوم قدس کی یاد منائیں، آواز بلند کریں، لوگ اجتماع کی صورت میں جمع ہو کر تقریریں کر ڈالیں یہ فریاد اور بیانات ان کے مظالم کو نہیں روک سکیں گے۔ البتہ کبھی روکتے بھی ہیں لیکن ہم تو آواز بھی بلند نہیں کر رہے ہیں۔ (صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۸۹)

اگر کوئی ظالم کسی اسلامی ملک کے خلاف جارحیت کرے تو اسے اپنے خلاف جارحیت سمجھیں۔ مجھے امید ہے کہ اسلام کے اس حکم کے پیش نظر کہ تمام لوگ، بلکہ تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں، یہ حکومت اپنے مفادات کو حاصل کر سکے گی اور تمام اسلامی ممالک بڑی طاقتون پر غلبہ پاسکیں گے اور پورے احکام اسلام کو نافذ کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۳۶)

اسلامی حکومتوں کا سرکشون سے مقابلہ

ہم سب ایک ایسے دن اکٹھے ہوئے ہیں کہ جب دنیا کی تمام حکومتوں میں سے صدام کی غاصب حکومت نے بغیر کسی معقول اور قابل قبول جواز کے، بغیر کسی اطلاع اور خبر کے، بغیر کسی اشتغال کے دریا، ہوا اور زمین سے ایران پر حملہ کر دیا اور اپنے زعم میں کشور کشائی کرنا چاہتا تھا اور مسلمانوں کی خلافت ایک ایسا شخص سنبھالنا چاہتا تھا جس کا اسلام پر اعتقاد ہی نہیں تھا۔ افسوس صد افسوس! جبکہ قرآن میں ارشاد ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگیں تو آپ ان کے درمیان مصالحت کرائیں اور اگر ان میں سے کسی ایک نے سرکشی کی، بغاوت کی تو اس سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ احکام خدا کے سامنے سرتسلیم خمنہ ہو جائے۔ آخر کس اسلامی ملک نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ سرکش اور جارح کون ہے؟ اور کس نے حملہ کیا ہے؟ تاکہ تمام حکم خدا کے مطابق اس سے جنگ اور نبرد آزمائی کریں۔ کس اسلامی حکومت پر یہ بات پوشیدہ ہے کہ صدام نے ہمارے ملک پر حملہ کیا اور سرکشی و بغاوت کا علم بلند کیا اور ہم پر ظلم کیا؟ کیوں اسلامی ممالک خدا کی اس آیت {فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبَغَّى حَتَّىٰ تَهْبَئَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ} ¹ پر عمل نہیں کرتے؟ افسوس تو اس بات کا ہے کہ بعض اسلامی ممالک یعنی وہ ممالک جہاں کی حکومتیں اسلام کے نام پر قائم ہیں، یہ دیکھنے کے باوجود کہ صدام نے ظلم کیا ہے، سرکشی اور بغاوت کی ہے بغیر کسی علت و دلیل اور غلطی کے ایک اسلامی حکومت پر حملہ کیا ہے پھر بھی اس کی حمایت کا اعلان کرتی ہیں یا بعض لوگ اس کی مدد کر رہے ہیں! ہم اسلامی مشکلات کو کس جگہ پیش کریں اور حل کریں؟ دنیا کے مسلمان اپنی مشکلات کس پلیٹ فارم پر حل کریں؟ کیا عالمی اداروں میں جو کہ بڑی طاقتون کے آله کار ہیں یا ایسی تنظیموں میں جن کا نام تو اسلامی ہے لیکن ان میں اسلام نام کا کوئی نام و نشان تک نہیں، حکومت ایران اپنا گھر و شکوہ کس سے کرے؟ وہ قوم جس پر بغیر کسی جواز کے بغیر کسی وجہ کے حملہ کیا گیا وہ اپنے اس گلہ کو کس سے بیان کرے؟ ان تمام ممالک میں کس حکومت سے اس بات پر تبادلہ

1. ”باغی اور سرکش کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ امر خدا نافذ ہو جائے“ سورہ حجرات ۹۔

خیال کرے؟ تمام اسلامی حکومتوں پر قرآن کی نص کے مطابق واجب ہے کہ حکومت عراق سے جنگ کریں تاکہ وہ ذکر خدا اور امر خدا کی طرف لوٹ آئے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۶)

مسلمانوں کے حقوق کا پامال ہونا

کیا یہ اسلام کا دم بھرنے والے نہیں دیکھ رہے ہیں کہ تمام اسلامی ممالک میں بڑی طاقتیں اور ان کے پھو اسلام کو پامال کر رہے ہیں؟ کیا وہ نہیں جانتے کہ جنوبی لبنان، فلسطین اور ایران و عراق اور تمام اسلامی ممالک میں کیا ہو رہا ہے اور (ان ظالموں نے) وہاں کے باشندوں کے ساتھ کیا بر تاؤ کیا اور کتنے معصوم بچوں کو یتیم بنادیا، پھر انہیں ان کے گھروں سے نکال باہر کر دیا؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳۶، ص ۱۳۶)

نعرہ کے بجائے عمل کا مظاہرہ

امید کرتا ہوں مسلمان خاص طور سے مسلمان کے حکمراں، اسلام کا زبانی نعرہ لگانا بند کر دیں گے (چونکہ یہ نعرے بازیاں احکام اسلام پر عمل نہ کرنے کیلئے ان کا ایک بہانہ ہے) اور اسلام جیسا ہے ویسی ہی اس کے بارے میں فکر اور عمل کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲۱، ص ۱۶۱)

عوام کے دلوں کو جیتنا

اگر ہم روحوں پر حکومت کرنے لگیں اور اسلامی ممالک کے حکمراں روحوں پر حکومت کرنے لگیں اور عوام کے دلوں کو جیت لیں تو اس کثرت تعداد اور ان کثیر ذخائیر کے ہوتے ہوئے کوئی انہیں تکلیف نہیں پہنچا سکتا، کیونکہ پھر وہ تمام ممالک سے نبرد آزمائی کریں گے جو ان پر ظلم و سرکشی کا ارادہ رکھتے ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲۰، ص ۱۸۰)

بے سود سیاسی مذاکرات

کیا قوم کے حکمراں نہیں جانتے اور انہوں نے نہیں دیکھا کہ تاریخ کے منہ زور سیاستدانوں اور ظالموں سے سیاسی مذاکرات اور گفتگو قدس و فلسطین اور لبنان کو نجات نہیں دلا سکیں گے، بلکہ ہر روزان کے ظالم بڑھتے جائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۰)

مشرق و مغرب کی لوٹ مار

اے دنیا کے مسلمانوں اور مستضعف انسانو! اب اٹھ کھڑے ہو اور اپنی قسمت کا فیصلہ خود سے کرو۔ کب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو گے اور تمہاری قسمت کا فیصلہ واشنگٹن یا ماسکو کریں گے؟ کب تک تمہارا بیت المقدس امریکہ اور غاصب اسرائیل جیسے شرپند عناصر کے قبضہ میں رہے گا؟ کب تک قدس فلسطین، لبنان کی سر زمین اور وہاں کے رہنے والے مسلمان ان ظالموں اور جا بروں کے ماتحت رہیں گے اور تم تماشائی بنے رہو گے اور تمہارے بعض خائن حکام ان کی کٹھپتلياں بنے رہیں گے؟ کب تک دنیا میں ایک ارب کے قریب مسلمان اور تقریباً دس کروڑ عرب اتنے و سیع ممالک اور بے تحاشا ذخیرہ رکھنے کے باوجود مشرق و مغرب کی اس لوٹ کھسوٹ، ظلم و ستم اور ان کے وحشیانہ قتل و غارت کے شاہد اور ان کا آله کار بنے ہوئے ہیں! آخر کب تک افغان اور لبنانی بھائیوں پر اس وحشت ناک ظلم کو دیکھتے رہیں گے اور ان کی فریاد پر لبیک نہیں کہیں گے؟ آخر کب تک اسلام کے دشمنوں سے مقابلہ اور قدس کی نجات و رہائی کیلئے آتشیں اسلحہ، خطرناک اسلحہ اور لشکری قدرت سے غفلت کرتے رہیں گے اور بڑی طاقتلوں کے ساتھ سیاسی اقدامات اور سمجھتوں میں وقت ضائع کرتے رہیں گے اور اسرائیل کو غیر قابل تحمل ظالم کی مهلت دیتے ہوئے قتل عام کے تماشائی بنے بیٹھیں رہیں گے؟!۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۵۹)

خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی ضرورت

خداوند تعالیٰ کے اس حکم کہ ”خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لواور تفرقہ و اختلاف سے دور رہو“ کے سلسلے میں مسلمانوں کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا یہ دیکھتے ہوئے کہ ایران کی حکومت و ملت نے مقدس جہاد کر کے پرچم کفر کو سرگلگوں کر دیا اور اسلام کے عظیم و مقدس پرچم کو بلند کر دیا پھر بھی اپنی یہ ذمہ داری نہیں جانتے کہ انہیں ان کی مدد کرنا چاہیے؟ کیا بادشاہوں کے وعاظ امریکہ اور

اسرائیل کی مخالفت کی بجائے ایران کے اسلامی انقلاب کو سمجھنے کو ضروری سمجھتے ہیں؟ ہم روئے زمین پر رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ ہم آواز ہم خیال ہو کر خدا کی نصرت و حمایت سے ظالموں کے شر و فساد کو دفع اور بlad مستضعفین و اسلامی ممالک سے ان کی لوٹ کھسوٹ کرنے والی آرزو کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ناکام کر دیں اور اس اہم کام میں خداوند تعالیٰ کی ندائک اثابت جواب دیتے ہوئے لبیک کہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۷۲)

عوام کے سامنے انساری

تمام اسلامی اقوام کو قیام کرنا چاہیے۔ راہ حق پر آگے بڑھنا چاہیے۔ تمام حکومتوں کو ملت کے انساری سے پیش آنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۸۶)

تم ملت و اقوام کے مقابلہ میں بیچ

یہ حکومتیں اس بات کو ذہنوں سے نکال دیں کہ جس طرح پہلے جو چاہتی تھیں کر لیتی تھیں اب بھی اسی طرح کر سکتی ہیں خود کو ملت اور عوام کا قیم و سر پرست مانیں۔ کسی بزرگ یا صدر یا ایک بادشاہ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ ایک مملکت پر حکومت کرتے ہوئے اس کے عوام اور مملکت کو اسرائیل کے مفادات پر فدا کر دیں؟ حکومتوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہیے، ورنہ وہ اس روایہ کی وجہ سے خود اپنی ہی قبر کھود رہے ہیں۔ اب اس کے بعد کسی حکومت کے ذہن میں یہ خیال نہ آئے کہ اختیار ہمارے ہاتھ میں ہے، اس کا عوام سے کیا تعلق! تم عوام اور ملت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہو۔ تمام امور عوام کی منظوری سے ہونا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۷۲)

مسلمانوں کے حکمرانوں سے شکایت

مسلمانوں کے حکمرانوں سے ہمیں گلہ ہے، بلکہ ہمیں تو ان کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیے کیونکہ یہ خود کو اسلام کا حامی کہتے ہیں لیکن عملًا نص قرآن کریم اور رسول اعظم ﷺ کی سنت کے خلاف کرتے ہیں اور اپنے ممالک کے مفادات کے خلاف عمل

کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی اصل مشکل وہ حکومتوں ہیں جو ان پر مسلط ہیں اور وہ اختلافات ہیں جو خود ان کے اپنے پیدائش کئے ہوئے ہیں۔ (صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۳۸)

اسلامی ذمہ داری

مجھے امید ہے کہ وہ دوسرے اسلامی ممالک جنہوں نے خود کو مادیات کا قیدی بنارکھا، ان میں جو بھی مادیات کے اسیر ہو چکے ہیں، انہیں چاہیے کہ اس قید سے خود کو آزاد کر کے اپنے ایرانی بھائیوں کے ساتھ اس جہاد اکبر میں ہم قدم ہوں تاکہ بڑی طاقتیوں سے ہونے والے جہاد میں بھی کامیاب ہوں۔ میری خدا سے یہی دعا ہے کہ اسلامی ممالک کی حکومتوں لوگوں کو بیدار کریں اور اس طرح اپنے ذخائر کو آسانی سے غیر وہ اور بیگانوں کے حوالہ نہ کریں۔ اپنے غریب عوام کے ذخائر کو خندہ پیشانی کے ساتھ بڑی طاقتیوں کی خدمت میں پیش نہ کریں۔ آج ذمہ داری یہ ہے کہ جس طرح ایران نے قیام کیا اور کامیاب ہوا اور آپ نے دیکھا بھی کہ وہ طاقتیں اس سے مقابلہ نہ کر سکیں اسی طرح آپ لوگ بھی، حکومتوں اور عوام سبھی لوگ ایران کے ساتھ ہم قدم ہو جائیں تاکہ انسان پر ظلم کی بیاد کا خاتمہ ہو سکے اور پر چم اسلام تمام ممالک میں سر بلند ہو سکے، انشاء اللہ۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۷۷)

مسلمان حکمران اور انتکباری سازش

کیا مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کیلئے یہ نگ و عار نہیں ہے کہ امریکہ دنیا کے اس طرف سے ان کے مقدرات پر حکومت کرے اور کافروں غاصب اسرائیل کے ذریعہ سبھی کو جال میں پھنسا کر لوگوں کا جیناد و بھر کر دے؟! کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ وہ لوگ امریکہ کی اس سازش اور چال کی گہرائی کو سمجھ سکیں جس نے صدام کو ایک طاقتوں اسلامی ممالک پر حملہ کرنے کیلئے اکسایا؟ کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ اس کا علاقے کی حکومتوں کو اسلام کے دشمن صدام کی بالواسطہ یا بلاواسطہ مالی، فوجی اور تشویہاتی امداد پر اکسانا ایک شیطانی سازش ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تم اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی جڑ کو کاٹ دو اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے اور ایک دوسرے کی تباہی اور قتل و غارت کا سبب بنو، علاقہ کے مسلمانوں اور اپنی ہلاکت کے سامان خود ہی فراہم کرو؟ کیا اس کے باوجود بھی علاقہ کے غیرت مند مسلمان خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور امریکہ و اسرائیل کو اپنی تقدیر کے ساتھ کھلواڑ کرنے کا موقع دے رہے ہیں اور اسلام پر امریکہ کی حاکمیت اور غلبہ چاہتے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۲۸۲)

ممالک کے حکمرانوں کے ہاتھوں عوام کی تحیر

میں خلیج فارس کے حکمرانوں کو تاکید کرتا ہوں کہ اقتصادی، فوجی اور سیاسی میدان میں دیوالنے کے شکار ایک فرد کی خاطر اس سے زیادہ اپنی اور اپنے ممالک کے لوگوں کی تحیر نہ کریں۔ امریکہ کا سہارا لے کر اپنی ناقوانی اور کمزوری کو بر ملا نہ کریں۔ اپنے مفادات کی حفاظت اور نگہبانی کیلئے درندوں اور بھیڑیوں سے مدد نہ مانگیں، کیونکہ جس وقت بڑی طاقتیوں کے مفادات متفضی ہوں گے وہ تمہیں اور اپنے قدری کی وفاداروں اور دوستوں کو قربان کر دیں گے، چونکہ ان کے یہاں دوستی اور دشمنی غلامی اور صداقت کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ وہ اپنے مفادات کو معیار قرار دیتے ہیں اور ہر جگہ صراحت کے ساتھ اپنے اس موقف کا اعلان کرتے ہیں۔ کتنا اچھا ہو گا اگر اسلامی ممالک کے بعض بڑے حکمران اپنے آقاوں، زریعوں کے خداوں کو یہ سمجھادیں کہ وہ لوگ اتنا خلیج فارس میں اپنے مفادات کا اس تدر را گناہ لا پا کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲۸)

مسلمان حکمرانوں کے اختلاف

مسلمان حکمرانوں کے درمیان پائے جانے والے اختلافات نے کہ جو طوائف الملوکی اور ما قبل تمدن کے زمانے کی میراث ہیں اقوام کو پسمندہ رکھنے کے مقصد کے پیش نظر اغیار کے پیدا کردہ ہیں، اپنے مفادات کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت ان سے چھین لی ہے۔ استعمار کے ذریعہ یا سونا میدی کی ایک ایسی اہر اقوام، بلکہ مسلمان رہبروں میں بھی دوڑگئی ہے جس نے ان کو راہ حل کے بارے میں سوچنے سے روک رکھا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۲۵۳)

عالم اسلام کا اتحاد مسلمانوں کا اتحاد

ہمارا پروگرام وہی ہے جو اسلام کا پروگرام ہے۔ جو مسلمانوں کے اتحاد، اسلامی ممالک کے اتحاد سے عبارت ہے۔ جو کہ دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے ساتھ بھائی چارہ ہے۔ دنیا کی تمام اسلامی حکومتوں کے ساتھ صیہونیزم اسرائیل اور استعماری حکومتوں، بلکہ ان تمام لوگوں کے مقابلے میں ہم عہد و پیمان کرنا ہے جو اس غریب عوام کے ذخائر کو مفت میں لے جارہے ہیں اور بد بخت عوام فقر و بے روزگاری اور کسمپرسی کی آگ میں جل رہی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۳۶)

مسلمانوں کی عزت

تمام مسلمین اگر احکام اسلام پر عمل کریں تو وہ ہماری نظر میں عزیز ہیں۔ ہم تمام ملت اسلام کو عزیز اور دوست رکھتے ہیں، چاہے وہ ترک ہوں، عرب ہوں، عجم ہوں، افریقی ہوں، امریکی ہوں، جہاں سے بھی ان کا تعلق ہو ملت اسلام ہمیں عزیز ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۸۱)

مغرب کے مقابلہ میں استقامت

حقیقی اسلامی اتحاد قائم کریں اور اپنی بعض خواہشات سے صرف نظر کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بھائی چارے کا ہاتھ بڑھائیں، ایک دوسرے پر برتری کا خیال نہ رکھیں، آپس میں بھائی بن جائیں، سب مل کر مغرب کے مقابلہ میں مغرب زدہ نہ ہو جائیں، بلکہ مغرب کے مقابلہ میں مشرق حکومتیں استقامت کا مظاہرہ کریں۔
(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۲)

جاریت کی روک تھام کیلئے اتحاد

اگر یہ سب کے سب متحد ہو جائیں تو یہودی کبھی بھی فلسطین ہٹپنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ ہندو کشمیر کو لیچائی نظر وہ سے نہیں دیکھیں گے تاکہ تم سب ایک نہ ہو سکو۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے (اگرچہ جانتے بھی ہیں) کہ جو تمہارے ذخائر کو لوٹنا چاہتے ہیں، تمہاری ثروت کو مفت میں لے جانا چاہتے ہیں۔ تمہارے تحت الارضی اور فوق الارضی تمام ذخائر کو لوٹ کر لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ کبھی بھی ایران اور عراق کو متحد نہیں ہونے دیں گے۔ ایران اور مصر کے درمیان اتحاد کو برداشت نہیں کریں گے۔ ترکی اور ایران کو بھی متحد نہیں ہونے دیں گے۔ سب کو متحد نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن تمہاری ذمہ داری یہ نہیں ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۳)

اسلام سرداری کا سبب

جب تک اتحاد نہیں ہو گا، جب تک مسلمان حکمران اپنے درمیان اتحاد قائم نہ کر لیں، جب تک مسلمانوں، اسلام اور احکام اسلام کو درپیش مشکلات، اسلام اور قرآن کریم کی غربت و مصیبت پر غور و فکر نہیں کریں گے سرداری حاصل نہیں کر سکیں گے۔

پہلے غور و فکر کریں پھر عمل کریں تاکہ سرداری کر سکیں، اگر انہوں نے ایسا کیا تو دنیا کے سردار بن جائیں گے۔ اگر انہوں نے اسلام کو اسی طرح پچھوایا جس طرح وہ ہے اور اسی طرح اس پر عمل کیا ہے جیسا ہے تو سردار تم ہو گے۔ عزت تمہارے ساتھ ہو گی۔ { اللہ العزّة}

وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ } -¹

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۵)

اغیار کے مقابلے میں اتحاد

میں نے بارہا اسلامی حکومتوں کو اغیار اور ان کے پڑھوؤں کے مقابلہ میں اتحاد اور بھائی چارے کی دعوت دی ہے جو مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے درمیان نفاق کا نتیجہ بو کر رہا ہے عزیز ممالک کو اپنے قبضہ میں لینے اور استعمار کی ذلت و رسوانی کا شکار بنانا چاہتے ہیں اور ان کے مادی و معنوی ذخائر سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۱۳۹)

اتحاد، مسلمانوں کا فرائض

اس میں شک نہیں کہ دنیا کے دور ترین خطے میں رہنے والے ایک مسلمان کی بھی وہی ذمہ داری ہے جو آج فلسطین کے مسلمان کی ہے۔ تمام مسلمان ایک ہاتھ کی طرح ہیں اسی لیے عمومی ذمہ داریوں میں سب برابر ہیں۔² تفرقہ و اختلاف اور قوم پرستی ان کے درمیان مفہوم ہی نہیں رکھتی۔ اسلامی ملتوں کے درمیان تقویٰ اور پر ہیزگاری کے علاوہ کوئی چیز باعث امتیاز نہیں ہے۔ خدا کا ارشاد ہے: ”خدا کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزیز و محبوب وہ ہے جو سب سے زیادہ پر ہیزگار ہے۔“³ { حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ }

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۰۱)

1. ”عزت، خدا اور رسول اہل ایمان سے مخصوص ہے“ سورہ منافقون، ۸۔

2. بخار الانوار، ج ۲۸، ص ۲۰۳۔

3. سورہ حجرات، ۱۳۔

4. ”خدا ہمارے لیے کافی ہے اور وہی بہترین سرپرست ہے“ سورہ آل عمران، ۳۷۔

اتحاد کا فقدان باعث افسوس ہے

میں نے کبی جانے والی تمام باتیں ایران میں رہ کر اور جلاوطنی کے زمانے میں کہہ دی ہیں۔ اس وقت بھی جو کچھ کہہ رہا ہو وہ امت کی مصیبتوں کا ایک حصہ ہے لیکن میں پھر انہیں دہرانے پر مجبور ہوں اسلامی حکومتوں بالخصوص عرب حکمرانوں میں ”اتحاد“ کے نہ ہونے پر مجھے شدید افسوس ہے۔ جیسے ہی وحدت و تکمیل کی آواز بلند کی جاتی ہے تو سامراج کے کارندے اپنے خاص حربوں کے ذریعہ اختلاف و تفرقہ کی راہ ہموار کر دیتے ہیں۔ ستر کروڑ یا اس سے زائد مسلمان اور دس کروڑ یا اس سے زیادہ عرب اپنے حقیقی خود مختاری و آزادی کو نہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ خود کو استعمار کے چنگل سے آزاد نہیں کر سکتے ہیں اور ہماری میراث و آثار اور تاریخ اور لوگوں کی سرزی میں کوہڑپ کرنے والے غاصب اسرائیلی یہودیوں کو ایک بالشت کے برابر پیچھے نہیں کر سکتے اور اپنی زمینوں کو واپس نہیں لے سکتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۲۵۶)

اختلاف کو ختم کرنا

سوال: [آپ ملت عرب کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟]

جواب: عرب اور مسلمان بھائیوں کیلئے میرا پیغام یہ ہے کہ ایک دوسرے سے نزدیک ہو کر اختلافات کو ختم کر دیں اور ایک دوسرے کے دوست اور بھائی بن جائیں اور تمام غیر عرب مسلمان بھائیوں کے ہم پیمان اور شانہ سے شانہ ملا کر صرف اسلام کو اپنا پشت پناہ قرار دیں۔ تم سب اتنے زیادہ مادی ذخائر رکھنے کے باوجود، بلکہ اس سے اہم اسلام کا الہی و معنوی ذخیرہ رکھتے ہوئے ایسی طاقت بننے کی صلاحیت رکھتے ہو کہ پھر کبھی بڑی طاقتیں تم پر تسلط و قبضہ کی ہمت نہ کر سکیں اور اس طرح تم پر داعیں اور بائیں طرف سے جملہ نہ کر سکیں اور تمہارا سب کچھ لوٹنے کی جرأت نہ کر سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۸۲)

تفرقہ، بیگانوں کے تسلط کی وجہ

مسلمانوں کے درمیان موجود تفرقہ و اختلاف باعث بناتے ہیں کہ بیگانے ہم پر مسلط ہو جائیں۔ مسلمانوں کا یہ اختلاف پہلے جاہلوں کے ہاتھوں پیدا ہوا اور اب ہم بھی اس کا شکار ہیں۔ تمام مسلمانوں پر مخدود ہونا واجب ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۸۳)

مسلمانوں کا تفرقہ، ذلت کا سبب

تمام اسلامی حکومتوں کو متحد ہو جانا چاہیے۔ اگر اسلام کی ملتیں اور اسلامی حکومتیں متفرق نہ ہوتیں نجات کوئی اسلامی حکومت ہے بھی یا نہیں! شاید تم جانتے ہو کہ نہیں ہے امید ہے کہ قائم ہو جائے اگر تمام مسلمان متحد ہوتے تو اس طرح بیگانوں اور ان کے نوکروں کے ہاتھوں اس طرح ذلیل نہ ہوتے۔ مسلمانوں کی آبادی تقریباً ایک ارب ہے لیکن وہ ایک دوسرے جد اور متفرق ہیں۔۔۔ اگر صدر اسلام کی طرح ایک حکومت ہوتی، ایک ایسی حکومت جس کے سبھی تابع ہوتے تو ہمارا یہ حال نہ ہوتا۔ بیگانوں نے سنجیدگی سے کام لیتے ہوئے حکومتوں کو اپنے فائدے میں متفرق کر دیا، ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۳۹)

اتحاد، سرفرازی کا سبب

اگر مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم ہوتا اور مسلمان حکومتیں اور ملتیں باہم ہوتیں تو ممکن نہ تھا کہ ایک ارب کے قریب مسلمانوں کی تعداد بڑی طاقتیں کے متحت ہوتی۔ اگر یہ عظیم الہی طاقت ایمان کی طاقت سے مل جائے اور سب مل کر بھائی چارے کے ساتھ راہ اسلام میں قدم آگے بڑھائیں تو کوئی طاقت ان پر غلبہ نہیں پاسکتی۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۶)

فساد کی جڑ

اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ آپس میں متحد ہو جائیں اور فساد کی اس جڑ کو اکھاڑ کر پھینک دیں اور جو لوگ ان کی حمایت کر رہے ہیں انہیں حمایت کا موقع نہ دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۶)

اغیار کے اثر و سوچ کا خاتمه اور اتحاد

(ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے) ایرانی آبرومند مسلمانوں اور جوانوں کے جنہوں نے متعدد ہو کر اغیار کا اثر و سوچ ختم کر دیا، تمہاری یہ کوششیں تمام مستضعفین کیلئے نمونہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ تمام مستضعفین (جو مستکبرین کے زیر گلیں ہیں) تمہاری ان کاوشوں کی بدولت بیدار ہوں گے اور نجات حاصل کر لیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۸۲)

تمام مسلمان، ایک طاقت

ہم سب تابع اسلام ہیں، جو اسلام ہم چاہتے ہیں خدا جانتا ہے وہ کسی کے درمیان فرق کا قائل نہیں۔ وہ تمام لوگوں کے حقوق کا پاس ولحاظ رکھتا ہے۔ تمام مسلمان ایک طاقت ہیں، تمام مسلمان بھائی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۵۰)

اسلامی حکومتوں کا اتحاد

اسلامی حکومتوں کو ایک حکومت کی طرح ہونا چاہیے گویا وہ ایک معاشرہ ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۹۹)

اتحاد، رفع مشکلات کا سبب

اگر خداوند متعال کے صرف اس ایک فرمان: {وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَنَزَّلُوا} ^۱ پر عمل کرتے ہوتے تو ان کی تمام سیاسی، اجتماعی اور اقتصادی مشکلات حل ہو جاتیں اور کوئی بھی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن افسوس کہ بعض لوگوں کی غفلت اور بعض لوگوں کی بے توجہی اور بعض کے تغافل کی وجہ سے اس امر سے محروم رہ گئے اور جب تک خدا کے اس حکم پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا مسلمانوں کو مزید مشکلات سے دوچار ہونے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۱۲۹)

1. ”تم سب خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں اختلاف نہ کرو“ سورہ آل عمران، ۱۰۳۔

وحدث، اسلامی جمہوریہ کی بنیاد

مجھے امید ہے کہ ہمارا اسلامی جمہوریہ جو کہ وحدت کی بنیاد پر اور قابل قدر ولائق تاش اسلامی انقلاب طاغوتی طاقت کو محوك کر کے وجود میں آیا ہے، وہ دنیا کے مسلمانوں میں اتحاد، میل ملاپ اور اسلام کی روز بروز کامیابی و سر بلندی اور مسلمانوں کے آرام و سکون میں اہم، موثر اور ولائق تاش کردار ادا کر سکے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۶۰)

مشکلات کی وجہ، اختلافات

تمام مسلمانوں کو ظالموں کے مقابلے میں متعدد ہو جانا چاہیے اور مجھے امید ہے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان بحمد اللہ اتحاد موجود ہے اور مسلمانوں کے تمام طبقات بالخصوص اسلامی حکومتوں میں اسی اتحاد کی بدولت ہماری اور آپ کی اور تمام مسلمانوں کی مشکلات اور پریشانیاں رفع ہوں گی۔ ہم اور تمام مسلمان، بلکہ اسلامی حکومتیں بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو کچھ مشکل آج تک ہم پر آتی رہی ہے اور آرہی ہے اس کی دو وجہیں ہیں: ایک تو خود حکومتوں کے درمیان اختلاف کا پایا جانا ہے۔ افسوس کہ آج تک اس مشکل کو نہیں حل کر سکے ہیں۔ دوسرے آپ میں اختلاف کا ہونا ہے اور سبھی لوگ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کی وجہ یہی اختلاف ہے اور ہم بھی تقریباً میں سال سے زیادہ عرصہ سے اس موضوع کے بارے میں برابر تائید کر رہے ہیں۔ ہم نے بارہا کہا، لکھا اور اس اتحاد کے سلسلہ میں حکومتوں کے سربراہوں کو دعوت دی لیکن افسوس کہ اب تک اس کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۵۳۶)

ہم آہنگی، کامیابی کا راز

اے دنیا کے مسلمانوں اور اے مکتب توحید کے فرمانبردارو! اسلامی ممالک کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کا راز اختلاف فکر و نظر اور آہنگی کا نقدان ہے اور کامیابی کا راز آہنگی اور ہم آہنگی کا قائم کرنا ہے جسے خدا نے اس ایک جملہ میں بیان فرمایا: {وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا لَا تَنْقَرُو} ”خدا کی رسی کو مضبوطی سے کپڑنا“ میں تمام مسلمانوں کی ہم آہنگی کو بیان کیا گیا ہے۔ ہر چیز اسلام کیلئے ہے، اسلام کی طرف گامزن ہے اور مسلمانوں کی مصلحتوں کیلئے ہے اور چونکہ تمام بد بختیوں اور پسماندگیوں کی بنیاد حصہ بندی، جدائی اور تفرقة

ہے۔ لہذا ان سب سے بچنا چاہیے۔ میں خداوند متعال کی بارگاہ میں عظمت اسلام و مسلمین اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی ہم فکری اور پیغمبری کیلئے دعا گو ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۱۶۰)

اختلافات کا خاتمہ

میں نے اپنے خطبوں اور بیانات میں بیس سال سے زیادہ عرصے تک حکومتوں کے سربراہوں کو اس بات کی نصیحت کی ہے کہ آپس میں، مقامی اور جزوی اختلافات کو ختم کر دیں اور اسلام کیلئے اور اہداف اسلام کی ترقی و کامیابی کیلئے متحدو ہم خیال ہو جائیں اور آپسی اتحاد کو قائم رکھیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۲۸۲)

مشکلات کو حل کرنے کیلئے کوشش کریں

اسلامی حکومتیں آپس میں متحدو ہو جائیں۔ اسلام کیلئے اور پرچم اسلام کے سائے میں کمزور و ناقلوں ملتوں کیلئے مشرق و مغرب کی پیدا کردہ مشکلات کو حل کرنے کیلئے کوشش کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۲۷۷)

اسلام پر عملدرآمد

میں امید کرتا ہوں دنیا کے تمام مسلمان موجودہ زمانے میں پائی جانے والی اپنی مشکلات اور ان کے اسباب کو صحیح طریقہ سے درک کر سکیں گے اور ہر طرح کے اتحاد اور اسلام پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے پر افتخار پرچم تلے سامراجیوں کی قید سے نجات پائیں گے۔ موجودہ صدی میں جن مسلمانوں نے اپنی ناقابل برداشت مشکلات کو سمجھ لیا اور جن کو بڑی شیطانی طاقتوں کی جانب سے مختلف طرح کی لوٹ مار اور جرائم و مظالم کا شکار ہونا پڑا آپس میں مل کر خداوند متعال اور اسلام کو مد نظر رکھتے ہوئے ان مشکلات سے نجات پانے کا راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ راہ حل یہ ہے کہ مسلمان اور حکومتیں اگروہ قوی ہیں تو وہ مغرب پر اپنے فکری انحصار کو ختم کرنے کی

کو شش کریں اور اپنی حقیقت و اصلیت اور ثقافت کو زندہ کریں۔ اسلام کے اس ترقی دینے والے ثقافت کو پہچانیں اور دوسروں کی پہچانوائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۹۵)

اسلام کی پناہ لینا

اے دنیا کے مسلمانو! اے دنیا کے کمزور و ناتوان لوگو! آپس میں متعدد ہو کر خدا کی جانب بڑھو اور اسلام کے پرچم تلے آجائو۔
مسٹکبروں اور ملت کے حقوق پامال کرنے والوں کے خلاف آواز بلند کرو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۳۹)

مسلمانوں کا قلبی اتحاد، قدرت و طاقت کا باعث

مسلمانوں کو متعدد ہو جانا چاہیے {نِئْ يَدْ وَاحِدَةٌ عَلَى مَنْ سِواهُ} ^۱ انہیں ایک طاقت ہونا چاہیے۔ اپنے کو ایک دوسرے سے جدا اور الگ نہ جانیں۔ سرحدوں کو قلبوں کی جدائی کا سبب نہ مانیں۔ سرحدیں جدا بھی ہوں تو سب کے دل ایک ساتھ ہوں۔ مسلمانوں کے پاس بہت طاقت ہے۔ بہت سارے خزانے ہیں۔ لہذا ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ آپس میں متعدد ہو جائیں۔ الگ الگ سرحدوں کے باوجود ان کے دل آپس میں متعدد اور جڑے ہوئے ہوں۔ مسلمانوں کی تعداد کم نہیں ہے۔ ان کی تعداد ایک ارب ہے اور شاید اب تعداد اس سے بڑھ چکی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ خزانے بہت زیادہ ہیں۔ وہ کسی ملک کے محتاج نہیں ہیں بلکہ دوسرے نام ممالک تقریباً ان کے محتاج ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۰۵)

1. ”وہ سب (مسلمان) اس طرح یہ واحد ہیں کہ جو بھی ان کے مقابل ہے وہ اس سے بیزار ہیں۔“

اسلامی ممالک کا اتحاد

ہو سکتا ہے مسلمانوں کے بعض سربراہ بھی ان پروپیگنڈوں اور غلطیوں کی بنا پر جوان کیلئے کتنے گئے ہیں کچھ غلطیاں یہ کر بیٹھیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ اشتباہ اور غلط فہمیوں سے نجات پالیں گے اور تمام اسلامی ممالک آپس میں متحد ہو جائیں گے اور ان بڑی طاقتوں سے الگ ہو جائیں گے جو ان کو لوٹنا چاہتی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۶۳)

اتحاد، نجات کا باعث

امید ہے کہ اسلامی اقوام اتحاد اور زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے اندر ورنی اور بیرونی دشمنوں پر کامیابی پالیں گی اور مشرق و مغرب بالخصوص امریکہ جیسے ظالموں کے تسلط سے نجات حاصل کر لیں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۵۳)

حقیقی خود مختاری کا حصول

امید ہے کہ دنیا کی تمام مستضعف قومیں خاص طور سے اسلامی اقوام آپسی اختلاف کو دور کر کے اپنے اتحاد کے ذریعے کھوکھلی سامراجی طاقتوں کے مقابلے میں قیام کریں گی اور اپنے ممالک پر سے ان کے تسلط خصوصاً ایٹرے امریکہ کے تسلط کو ختم کر کے حقیقی خود مختاری اور آزادی کو حاصل کر لیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۲۹)

اتحاد، طاقتوں کی شکست کی وجہ

ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسلامی ممالک اسلام کے حکم کی رو سے حکومت اور لوگوں کے درمیان اختلاف نہ ہو۔ سبھی لوگ متحد رہیں، تمام اسلامی ممالک ایک ہو کر رہیں۔ سب مل کر تاکہ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ آپ نے ملاحظہ کیا کہ جس وقت ہماری ایرانی قوم آپس میں متحد ہو گئی تو کتنی بڑی طاقت کے گھنٹے میں میں کامیاب ہو گئی۔ ہم دنیا کی ایک ارب مسلم آبادی کو بھی اسی طرح متحد کیکرنا چاہتے ہیں، کیونکہ اگر سب متحد ہو گئے تو نہ ہی قدس کا مسئلہ باقی رہے گا اور نہ ہی افغانستان اور دوسرے مسائل۔ اگر

در باری مولوی ہمارے اتحاد کو توڑنے میں ناکام رہے تو ہم انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ اسلامی حکومتیں اور اسلامی ممالک سبھی کامیاب و سر بلند ہو جائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۹۸)

پرچم توحید تلے اتحاد

مشرق و مغرب کے اثیروں کا اصل مسئلہ اسلام ہے، جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو توحید کے پر افتخار پرچم تلے اکٹھا کرنے اور اسلامی ممالک سے ظالموں کے اثر و سوخت اور مسلمانوں پر ان کے تسلط اور دنیا کے کمزور لوگوں پر ان کے ظلم کے خاتمے کے ساتھ ساتھ خدا کے کامیاب و ترقی یافتہ اور گرانقدر مکتب کو عالمی سطح پر پیش کر سکتا ہے۔ دنیاۓ عرب کو معلوم ہونا چاہیے کہ صدام اور سادات¹ نے جوانہیں نقصان پہنچایا ہے وہ اتنا خطرناک ہے جس کی تلافی وہ صرف اپنے اتحاد سے کر سکتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۷۱)

مسلمانوں کی طاقت

اگر یہ اسلامی حکومتیں کہ جن کے پاس سب کچھ موجود ہے، افرادی قوت اور ذخائر بہت زیادہ ہیں، اگر یہ سب آپس میں متحد ہو جائیں تو انہیں اس اتحاد کے بعد کسی چیز اور کسی ملک اور کسی طاقت کی ضرورت نہیں، بلکہ اغیار ان کے محتاج ہوں گے۔ اگر نام مسلمان اور اسلامی حکومتیں مل کر اس اخوت کا مظاہرہ کریں جس کا حکم خداوند متعال نے قرآن میں دیا ہے تو نہ افغانستان پر کوئی حملہ آور ہو گا اور نہ فلسطین پر اسی طرح نہ پھر کسی دوسری ممالک پر۔ اگر اسلامی حکومتیں ہم خیال اور متحد ہو جائیں تو پھر امریکہ یا روس کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں رہے گی؟ ہمیں ان کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ان کی طرف احتیاج توجہ ہو گی جب آج کی طرح متفرق رہیں، ممالک ایک دوسرے سے جدا ہوں، آخر یہ ممالک قرآن کریم اور اسلام و خداوند متعال جیسی عظیم حمایتوں کی ہوتے ہوئے، بالفاظ دیگر ایسی حمایتوں کے ہوتے ہوئے جوانہیں دام وحدت اور تفرقہ اندازی و تفرقہ سے دور رہنے کی دعوت دیتی ہیں تو پھر کیوں ہم کتاب خدا اور اسلام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آپس میں تفرقہ کیوں ڈالتے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۵)

1. انور سادات، مصر کا سابق صدر جسے شہید خالد اسلام بولی نے ہلاک کیا۔

اختلاف، باعث نابودی

قرآن کریم نے ان الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ اگر آپس میں جھگڑا، لڑائی کرو گے تو ضائع و برباد ہو جاؤ گے۔ آپ تباہی کے آثار مسلمانوں میں دیکھ رہے ہیں۔ (اسی طرح) عرب ممالک میں بھی تباہی و بربادی کے حالات دیکھ رہے ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۵)

ملتوں کا اتحاد، حکومتوں کے اتحاد کا تابع

اگر آپ متعدد ہو جائیں، صرف یہی عرب حکومتیں آپس میں متعدد ہو جائیں تو سارے مسلمان بھی ان کے ساتھ ہو جائیں گے۔ ہم بھی ان کے ساتھ ہو جائیں گے۔ لہذا ان کا اتحاد ضروری ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۷۶)

امریکہ کے غلط پروپیگنڈے

امید کرتا ہوں کہ علاقائی حکومتیں بھی بیدار ہوں گی اور گمراہ کرنے والے علماء کے پروپیگنڈوں اور غلط بیانیوں سے خود کو الگ رکھیں گی۔ اسی طرح اس غلط پروپیگنڈے بھی بچ کر رہیں گی جسے امریکہ اور اس کے حامی پھیلارہے ہیں۔ سب حکومتیں متعدد ہو کر، ہم آواز ہو کر اسلام کو ان ظالموں سے نجات دلائیں گی اور مسلمانوں کے جن ممالک کو یہ لوگ نگل جانا چاہتے ہیں انہیں ان کے چنگل سے آزاد کرائیں گی۔
(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۵۲)

ایرانی عوام کے ساتھ مسلمانوں کا اتحاد

اگر تمام اسلامی ممالک ایران کے ساتھ ہو جائیں اور سارے مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ان تمام مظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں جو بشر اور بشریت پر ہو رہا ہے تو تمام حالات بہتر ہو جائیں گے، ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ لیکن افسوس کہ آج تک ایسا نہ ہو سکا اور میں نہیں جانتا کہ اس کا انجام کیا ہو گا؟۔ (صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۱۹۲)

مسلمانوں کے اتحاد سے بڑی طاقتون کو وحشت

جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ حالیہ صدیوں میں جنگوں کی خطرناک آگ مشرق و مغرب کی ان خطرناک بڑی طاقتون نے بھڑکائی ہے جو ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے اتحاد سے خوفزدہ ہیں۔ لہذا پنی پوری قوت کا استعمال کرتے ہوئے یا براہ راست یا پھر اپنے گمراہ پھوؤں کے ذریعہ اختلاف پھیلایا ہیں تاکہ دنیا کے مسلمانوں کی تقدیر دوں اور قسمتوں پر مسلط ہو کر ان پر حکومت کریں اور ان کے بے انتہا ذخیرہ کو ہڑپ کر لیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۳۲۱)

اتحاد، سازشوں سے نجات کا ذریعہ

احکام اسلام کی اتباع کرتے ہوئے ایرانی ملت و حکومت نے انہوں و بھائی چارہ قائم کرنے پر مبنی قرآن کریم کے حکم کے مطابق تمام اسلامی ممالک سے اتحاد کی اپیل کی تاکہ تمام مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم کر کے بڑی طاقتون کے تسلط کے شر سے اور اسلامی ممالک کے بڑے بڑے خالموں اور گھاگ لوگوں کی سازشوں سے نجات حاصل کی جاسکے۔ سب نے دیکھا کہ ساڑھے تین کروڑ کی ایک قلیل تعداد کے اتحاد نے قرآن مجید اور اسلام کا سہارا لے کر کیا مجذہ کرد کھایا اور محمد رضا کی حمایت کرنے والی تمام چھوٹی بڑی طاقتون کو ناکام کر کے اس ظالم کی طاقت کو شکست دے دی۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۵۹)

عالم اسلام کی مشکلات فتنے سے اجتناب

آج کے دور میں جبکہ فتنہ کی آگ سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے اور اس کا سیاہ دھواں ہر ایک کی آنکھوں تک پہنچ چکا ہے ایسے حالات میں دنیا کی تمام اقوام اس فکر میں ہیں کہ کس طرح خود کو اور اپنے ملک کو آگ کے ان شعلوں سے نجات دلائیں اور اس تباہ کن جنگ کے فتنے سے خود کو الگ تھلک کر لیں۔ ناچاری اور مجبوری کے پیش نظر اسلامی ممالک بھی سختی اور مشکلات سے رو برو ہو گئے اور اس عالمگیر جنگ کے نقصانات میں شریک ہو گئے۔ جبکہ اس کے فالدے سے ان کو کچھ بھی ہیں ملنے والا ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ یہ لوگ بھی اپنی اور اپنے بھائیوں کی سعادت کے فکر مند ہوتے اور متعدد ہو کر ان مشکلات سے رہائی پانے کی چارہ جوئی کرتے یا کم سے کم اس نازک موقع پر ان فتنوں اور فسادوں سے دوری اختیار کرتے اور اپنے ہی ہاتھوں اپنی بد سختی کا سامان فراہم نہ کرتے۔

(کشف اسرار، ص ۲)

حکومتوں کی مانعتی کی وجہ

خود خواہی اور خدا کیلئے قیام نہ کرنے کی وجہ سے ہم آج اس مصیبت سے دوچار ہیں اور تمام دنیا ہم پر مسلط ہے اور تمام اسلامی ممالک دوسروں کے زیر نگین ہیں۔
 (صحیفہ امام، ج ۱، ص ۲۲)

احکام اسلام کو قدیمی بتانا

اسلامی حکومتوں اور اسلامی ممالک اور ملت اسلام کو درپیش مشکلات میں سے ایک یہ ہے کہ عرصہ دراز سے سامر اجی حکومتیں پیغمبر اسلامؐ کی تحریر میں لگی ہوئی ہیں۔ انہوں نے طویل مدت تک پیغمبر اسلام ﷺ کی شخصیت کو مجروح کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد یہ نائلک شروع کر دیا کہ احکام اسلام کا تعلق ہزار سال پہلے کے زمانے سے ہے جبکہ آج حالات بدل گئے ہیں۔ حکومتیں کافی ترقی کر چکی ہیں اور روز بروزان میں تبدیلیاں آتی جا رہی ہیں وغیرہ۔۔۔ لہذا اسلام لوگوں کی اس وقت کی ضرورت اور پیش آنے والے جدید مسائل کیلئے ناکافی ہے!۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۷۹)

حکمران، اسلام کی بد بختی

امریکہ سے ایک اسٹوڈنٹ نے مجھے لکھا کہ تمام اسٹوڈنٹس کہتے ہیں کہ تمام مشکلات، اسلام کی وجہ سے ہیں! اے سادہ لوح اسٹوڈنٹس! تمام مشکلات مسلمان حکمرانوں کی وجہ سے ہیں، مسلمان حکومتوں کی وجہ سے ہیں۔ ایک دن بھی ہماری حکومتوں نے اسلام پر عمل نہیں کیا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ ایک دن بھی اسلام پر عمل نہیں ہوا۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۹۳)

جو انوں کو در غلنا

زمینی ذخائر سے کہیں زیادہ اہم یہ بالائے زمین ذخائر ہیں جو جوانوں کی صورت میں ہیں۔ ہمارے جوانوں کو لے جا رہے ہیں۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اسلامی حکومتوں کے جوانوں کو وہ لوگ لے جا رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو امریکہ چلے گئے اور کچھ تو معلوم ہی

نہیں کہاں گئے اور کچھ لوگ تو کہیں اور، اور ان میں سے کچھ لوگ توبہ اسرائیل بھی جا رہے ہیں! اس وقت طلباء کا محلہ ہمارے گھر موجود ہے جس کا نام ہے ”سازمان دانشجویان ایران در اسرائیل“ ہے! یہ جریدہ اس وقت بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمارے ذخائر یہ جوان ہیں۔ ہمارے ان جوانوں کو ورغلار ہے ہیں۔ وہ لوگ انہیں یہ سمجھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ تمہاری مشکلات کی وجہ اسلام ہے! (میراں سے سوال یہ ہے کہ) تم نے اسلام کا کب مطالعہ کیا ہے جو کہہ رہے ہو: ”مشکلات اسلام کی وجہ سے ہیں ؟!۔

(صحیفہ امام، ج۱، ص۳۸۱)

بے پناہ ذخائر کے باوجود فقر و بد بختی

آسمانی قوانین و ثقافت، بہت در خشان ماضی رکھنے والی، بہت قیمتی ذخائر اور بہت وسیع زمین اور بہت زیادہ تعداد پر مشتمل ملکیں استعمار کی اسارت میں بھوکی، برہنہ، فقر و مصیبت، پسمندگی اور آپس میں دست و گریباں ہو کر اپنی موت کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۲۵۳)

قانون اسلام کی جگہ، ظالمانہ قوانین کا نغاذ

چونکہ ہم میں سے بہت سے لوگوں نے نہیں چاہا کہ ملت اسلام، حکومت اسلامی کے ذریعہ منظم ہو جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی ممالک میں نہ صرف یہ کہ نظم اسلام موجود نہیں (اسی طرح نہ صرف یہ کہ) قانون اسلام کی جگہ غلط، باطل اور ظالمانہ قوانین نافذ ہو رہے ہیں، بلکہ علماء اسلامی آئین کو پرانا سمجھنے لگے کہ جب ان سے گفتگو کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں: {الْفَقِيْهُ اَمْنَىُ الرِّسُلُ} ^۱ یعنی مسائل کو بیان کرنے میں امین ہیں۔

(ولایت فقیہ، ص۷۲)

1. ”فقیہ، پیغمبر و علیہ السلام کے نزدیک قابل اعتماد اور امین ہیں“ کافی، ج۱، ص۵۸۔

احکام اسلام کا نافذ نہ ہوئا

کیا اب بھی اسلام فرسودہ نہیں ہوا ہے؟ اب جبکہ اسلامی ممالک میں احکام اسلام نافذ نہیں ہوئے ہیں، حدود (سزا عین) جاری نہیں ہوتے، احکام اسلام کا خیال نہیں رکھا گیا، نظام اسلام بالکل ختم ہو گیا، ہر ج مرج اور بے راہ روی عام ہو گئی تو کیا اسلام فرسودہ نہیں ہوا ہے؟

(ولایت فقیہ، ص ۷۳)

استعماری ثقافت کی مداخلت

جسے ام الامراض کہا جاسکتا ہے وہ استعمار کی اجنیہ ثقافت کا روز بروز رانج ہونا ہے، کیونکہ اسی نے ایک طویل عرصہ سے ہمارے جوانوں کی غلط افکار کے ساتھ تربیت کی اور استعمار کے داخلی کارندے اسی کو ہوادے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ استعمار کی باطل ثقافت کے ذریعہ ایک استعمار زدہ انسان ہی پروان چڑھ سکتا ہے۔ لہذا موجودہ ثقافت کے نقصانات کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے پھر لوگوں کو ان سے آگاہ کرنا چاہیے اس کے بعد خدا سے استمداد کر کے اس ثقافت کی جگہ اسلامی انسانی ثقافت کو لے آئیں تاکہ آئندہ کی نسلیں انسان سازی اور عدل کے معیار اور محور پر تربیت پاسکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۳۶)

اسلامی حقائق کو محفوظ رکھنا

تم مسلم جوانوں پر لازم ہے کہ سیاسی، اقتصادی، اجتماعی وغیرہ میدانوں میں حقائق اسلام کی تحقیق کے وقت اسلامی حقیقتوں کو مد نظر رکھو اور اس امتیاز کو بھی فراموش نہ کرو جس کی وجہ سے اسلام دوسرا مذاہب سے جدا اور ممتاز ہے۔ دیکھو کبھی بھی قرآن کریم اور اسلام کے نجات بخش آئین کو ان غلط اور منحرف ادیان سے اور مکاتب فکر سے خلط ملطنه کرنا جو بشر کی فکر سے وجود میں آئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۷۳)

قرآن کی تعلیمات پر توجہ دینا

اگر اسلامی حکومتیں اور مسلمان مشرق و مغرب کے کھوکھلے دعوؤں کے بجائے اسلام پر بھروسہ کرتے اور قرآن کریم کی نجات بخش و نورانی تعلیمات کو اپنا نصب العین قرار دیتے ہوئے اس پر گامزن رہتے تو آج صیہونی ظالموں، جاہروں کے اسیر اور امریکہ کے خوف سے مرعوب اور روس کی شیطانی چال بازیوں اور حربوں سے مقہور نہ ہوتے۔

قرآن کریم سے اسلامی حکومتوں کی دوری نے ملت اسلام کو اس بدترین نفرت آمیز حالت میں لا کر کھڑا کر دیا ہے، مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی تقدیریوں کو دائیں بائیں استعمار کی ساز باز کی پالیسیوں کا شکار کر دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۳۸)

اسلام کے خلاف دشمنوں کی تحریک

جیسا کہ متعدد بار میں نے اس خطرے کی طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر ملت اسلامیہ بیدار نہ ہوئی اور اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ نہ ہوئی، اگر علمائے اسلام نے ذمہ داری کا احساس نہ کیا اور اس کیلئے پیش قدم نہ ہوئے، اگر حقیقی اسلام کہ جو بیگانوں کے مقابلے میں مسلمانوں کے اتحاد اور تمام فرقوں کی فعالیت کا سبب اور اسلامی ممالک و مسلمان ملتوں کی خود مختاری و سیادت کی ضامن ہے، بیگانوں اور اجنبیوں کے ہاتھوں اسی طرح استعمار کے سیاہ پردہ کے پیچھے پوشیدہ رہ گیا اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی آگ بھڑکتی رہی تو یقیناً اسلامی معاشرہ کو شر مناک، افلس اور سیاہ ترین ایام پیش لے آئیں گے۔ اسلام اور احکام قرآن کی اساس کو ویران کرنے والا خطرہ لاحق ہے۔ اسلام کے نجات بخش احکام اور قرآن مجید کے خلاف عالمی پیمانے پر شہرت رکھنے والے ظالموں اور دشمنان اسلام کے کھلم کھلا اور پوشیدہ حملات ہر طرف سے شدت کے ساتھ جاری و ساری ہیں اور اسلامی ممالک کی بہت سی حکومتیں بھی اپنی کم ظرفی اور نادانی یاد باؤ اور ڈکٹیشن کی بنیاد پر ان کی خیانت سے بھر پور گندی چالوں کو عملی جامہ پہنانے کا کام کرنے میں مشغول ہیں اس میں سبھی لوگ مبتلا ہیں چاہے وہ لوگ جو اسلام کا دم بھرتے ہیں اور اسلامی کافرن斯 منعقد کرتے ہیں اور چاہے وہ لوگ جنہوں نے اسلامی ملک میں مذہب کو کا لعدم قرار دے دیا۔ بھر کیف چاہے جان بوجھ کر یا غفلت کی وجہ سے دونوں ایک ہی مقصد کی طرف رواں دوال ہیں اور وہ دشمنان اسلام کے استعماری اور مذہب موم مقاصد کو عملی جامہ پہنانا ہے جن کا ہدف یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کی بری صور تحال ہمیشہ قائم رہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۸۸)

عالم اسلام کے خلاف استعماری ساز شیں

دشمنوں کے سخت دباؤ اور طرح طرح کی سختیوں نے اسلامی معاشرہ کو مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے۔ قرآن کریم اور نجات بخش اسلام کی تعلیمات کی بنیادوں کو کمزور کرنے کیلئے سامراج ہر زمانے میں ساز شیں تیار کرتا رہتا ہے اور کسی نہ کسی صورت میں ان پر عملدرآمد کرتا رہتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۸۲)

انسانی حقوق کا منشور

ہم حکومتوں کے ان سربراہوں کو کیا کہیں جنہوں نے انسانی حقوق کے منشور پر دستخط کئے اور آزادی بشر کی حمایت کا اعلان کیا، ہماری یہ تمام مصیبتوں ان ہی لوگوں کی وجہ سے ہیں۔۔۔ اگرچہ مصیبتوں پر یہاں بہت زیادہ ہے اور بہت سی پریشانیوں کو تو ہم بیان بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن ہماری یہ پریشانیاں اور مشکلات ان کی وجہ سے ہیں جنہوں نے انسانی حقوق کے منشور پر دستخط کرتے ہوئے اسے منظوری دی، ہم اور آپ جیسے لوگ دیقانوس اور پسمندہ ہیں! اور وہ ترقی یافتہ اور یہ حکومت ترقی یافتہ حکومت ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۲۱)

ظالموں کی ندمت

آج کل ہماری ملت کی پریشانیاں بہت زیادہ ہیں۔ ہم بھی دنیا میں تمام مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور تمام ظالموں اور ستمگروں کی ندمت کرتے ہیں اور اگر طاقت ہوئی تو ہم تمام ظالموں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۲۹۹)

مشکل کی وجہ، تقہام کا فقدان

مسلمانوں کی آبادی تقریباً ایک ارب ہے، ان کے پاس بڑے بڑے ذخائر ہیں اور بہت وسیع صحراء اور زمینیں ہیں، لیکن افسوس کہ آپس میں تقہام میں ناکام رہے ہیں۔ خیانت کاروں نے بھی اتحاد کیلئے کوئی راستہ نہیں چھوڑا ہے۔ انجام یہ ہوا کہ ان کے خزانوں کو اٹھا لے گئے اور ان پر مسلط ہو کر حکومت کر رہے ہیں۔ (صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۲۳)

امت اسلامیہ کی نجات کا راستہ

ہم اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب قرآن و نبی اکرم ﷺ اور ائمہ (ع) کے تقاضوں اور احکامات پر عمل پیرا ہوں۔ ہماری کئی قسم کی مشکلات ہیں۔۔۔ ایک مشکل ایران کی ہے، ایک مشکل تمام مسلمانوں کی ہے اور ایک مشکل مسلمان حکومتوں کی جانب سے ہے۔ ایران کی مشکلات ان مواد سے متعلق ہیں جو اسلام اور امت اسلامی کی نجات کیلئے تھیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۸۵)

اجنبیوں کا غالبہ سب سے بڑی برائی

اجنبیوں کا غالبہ ہم پر سب سے بڑی برائی ہے۔ لہذا اس برائی سے نہیں کرنا چاہیے۔ حکومتوں کو اس اختلاف سے روکیں جو ان کے اپنے درمیان اور ان کے اور عوام کے درمیان پایا جاتا ہے اور حکومت کو ان دشمنان اسلام سے محبت و دوستی رکھنے سے منع کریں جن سے دور رہنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اس سے بڑی برائی اور کوئی نہیں کہ مسلمانوں کے مفادات کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۸۷)

عوام اور حکومتوں کے درمیان افہام و تفہیم

اگر حکومتیں عوام سے سمجھوتہ کر لیں، مل کر رہیں اور لوگوں کی خدمتگار بن جائیں تو لوگ ان کے حامی ہوں گے اور وہ کبھی بھی حکومت شکست سے دوچار نہیں ہو سکتیں۔ لیکن افسوس کہ اغیار بھی ایسا ہونے نہیں دیتے اور ان کی بصیرت کا فقدان بھی اس سے مانع ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۲)

تفرقہ، نابودی کی وجہ

میرے لیے ایک بات معماً بن کر رہ گئی ہے وہ یہ ہے کہ تمام اسلامی حکومتیں اور ملت اسلامی بخوبی جانتی ہے کہ وہ درد کیا ہے سب اس بات سے بھی واقف ہیں کہ دشمن چاہتا ہے کہ ان لوگوں کو ایک دوسرے سے جدار کھا جائے، انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ان تفرقوں اور اختلاف سے خود ہی کمزور ہوں گے اور نابودی ان ہی کا مقدر بنے گی۔ وہ اس سے بھی آگاہ ہیں کہ اسرائیل کی کھوکھلی

حکومت مسلمانوں کے مقابل کھڑی ہوئی ہے جبکہ اگر تمام مسلمان متحد ہوتے اور ہر ایک، ایک بالٹی پانی اسرائیل پر ڈال دیتے تو وہ بہہ جاتا، سیلاپ اسے بہا لے جاتا اس کے باوجود لوگ اس کے مقابلہ میں ہونق بن گئے ہیں اور ان کی زبانوں پر تالے پڑ گئے ہیں۔ معما یہ ہے کہ ان تمام باتوں کو جاننے کے باوجود کیوں اتحاد اور تفاہ جیسی مستحکم و مضبوط طاقت کا سہارا لے کر ان کا مقابلہ نہیں کرتے؟!

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۷۳)

کمزور لوگوں کا آپسی تفرقہ

اب تک کمزور لوگ متفرق تھے اور معلوم ہونا چاہیے کہ تفرقہ کے ذریعہ کوئی کام نہیں کیا جاسکتا۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۸۰)

منافقین، مسلمانوں کی مشکلات کی وجہ

افغانستان میں ہم جن مشکلات سے دوچار ہیں اور وہاں کے لوگ بھی جس گروہ کے ذریعہ مشکلات میں مبتلا ہیں وہ منافقین ہیں، جو اظہار اسلام تو کرتے ہیں لیکن منافق ہیں اور یہی حالات بیت المقدس اور دوسری جگہوں کے بھی ہیں جیسے لبنان اور فلسطین، جہاں پر ہمارے بھائی مشکلات سے دوچار ہیں بڑی بڑی طاقتیں صیہونیزم کی حمایت کرتی ہیں جبکہ وہاں کے باشندوں کو خون میں لھڑ رہی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۳۳۹)

افریقیہ کی مظلومانہ فریاد

آج افریقیہ میں رہنے والے ہمارے مسلمان بھائی امریکہ اور دوسرے اغیار اور انہی کے ٹکڑوں پر پلنے والوں کے ظلم کا شکار ہیں۔ آج افریقیہ کا مسلمان اپنی مظلومانہ آواز کو اپنی پوری توانائی اور طاقت سے بلند کر رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۱۶۰)

مسلمانوں کی اصل مشکل

صرف بیت المقدس مسلمانوں کی مشکل نہیں ہے، یہ تو ان مشکلات میں سے ایک ہے جن سے مسلمان دوچار ہیں۔ کیا افغانستان مسلمانوں کی مشکلات میں سے نہیں ہے؟ کیا پاکستان مسلمانوں کی مشکل نہیں ہے؟ کیا ترکی مسلمانوں کی مشکلات میں سے نہیں ہے؟ کیا مصر مسلمانوں کی مشکل نہیں ہے؟ کیا عراق مسلمانوں کی مشکلات میں سے نہیں ہے؟ لہذا ہمیں بیٹھ کر غور کرنا چاہیے کہ مسلمانوں کی مشکلات کاراز کیا ہے؟ یہ کہاں سے آئی ہیں اور ان کا راہ حل کیا ہے؟ کیوں دنیا کی تمام جگہوں پر مسلمان حکومتوں اور بڑی طاقتوں کے دباؤ میں ہیں؟ اس مشکل کا حل کیا ہے تاکہ تمام مشکلات پر غلبہ پانے کا راہ ہاتھ آجائے اور قدس و افغانستان اور مسلمانوں کے تمام ممالک آزاد ہو جائیں۔ مسلمانوں کی مشکل، مسلم حکومتیں ہی ہیں۔ ان حکومتوں ہی نے مسلمانوں کو اس حالت تک پہنچایا ہے۔ ملت مسلمانوں کی مشکل نہیں ہے، کیونکہ ملت اپنی ذاتی نظرت کی بنیاد پر بہت سے مسائل کو حل کر سکتی ہے لیکن مسئلہ حکومتیں ہیں۔ آپ اگر تمام اسلامی ممالک میں سروے کریں تو کم ہی ایسی جگہ مل سکے گی جہاں پر ان کی مشکلات ان کی حکومتوں کی وجہ سے نہ ہو۔ ان حکومتوں نے اپنے روایط کو بڑی طاقتوں سے قائم کر کے اور دائیں بائیں کی بڑی طاقتوں کی غلامی اختیار کرنے کی وجہ سے ہم اور تمام مسلمانوں کیلئے مشکلات کھڑی کر دی ہیں۔ اگر یہ مشکل مسلمانوں کے سامنے سے ہٹالی جائے تو تمام مسلمان اپنی آرزوؤں تک پہنچ جائیں گے اور اس کا راہ حل ملتوں کے ہاتھ میں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۸۳)

اسلام اور اس کے حقائق سے دور ہونا

افسوں کہ ہم مسلمان اسلام سے کو سوں دور ہو گئے ہیں اور اسلامی حقائق سے بے بہرہ ہو گئے ہیں۔ کبھی بھی اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ جو لوگ جاسکتے ہیں اور حج سے مشرف ہو سکتے ہیں، وہ جائیں اور جو لوگ صاحبان فکر ہیں، مصنفوں ہیں، روشن خیال اور عالم ہیں، وہ سب اس خاص ماحول میں اکٹھا ہو کر تمام دنیا میں موجود مسلمانوں کی مشکلات پر غور و خوض کریں اور جوان کے بس میں ہو اسے انجام دیں۔ اس وقت کا حال یہ ہے کہ مکہ اور حج کیلئے صرف عام لوگ ہی جاتے ہیں۔ حکومتوں اور بزرگان قوم میں جواہر و رسوخ رکھتے ہیں وہ وہاں (مکہ میں) اکٹھا ہو کر مسائل اسلام و مسلمین اور سیاسی و اجتماعی مسائل و مشکلات پر غور و فکر کر سکتے ہیں لیکن افسوس کہ اب تک کوئی بھی اس ذمہ داری کی طرف متوجہ نہیں ہوا ہے۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ وہاں مشکلات پر غور و خوض تو دور کی بات ان مشکلات میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کی مشکلیں بہت زیادہ ہیں لیکن ان کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کو اپنے سے دور کر کے خود کو دوسروں کے پرچم تلے کر لیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: {وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ وَلَا تَنْفَرُوا} ہم

اگر صرف اسی ایک آیت (اسی طرح) مسلمان صرف اسی ایک آیت پر عمل کرنے لگیں تو تمام اقتصادی، سیاسی اور اجتماعی، بلکہ تمام کی تمام مشکلات اغیار کا دامن تھامے بغیر ختم ہو جائیں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۷۳)

اسلام اور مسلمانوں کیلئے خطرے کا اعلان

یہ مسلمانوں کیلئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ حکومتوں کی اس حالت کو دیکھ کر میں اسلام اور مسلمانوں کیلئے خطرے کا اعلان کرتا ہوں وہ آپ کے بغل میں بیٹھ کر آپ ہی کو کمزور بنارہے ہیں۔ حکومتوں کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنارہے ہیں (جنگ پر اسما رہے ہیں) اور فائدہ خود اٹھا رہے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی تقدیر اور تاریخ کا کیوں مطالعہ نہیں کرتے؟ کب تک ہم اجنبیوں کے ما تحت رہیں گے؟ آخر کب تک ہمارے ممالک کی لوٹ مار کرتے رہیں گے؟ مسلمان کیوں بیدار نہیں ہو رہے ہیں؟ ہم مشکل، اسلامی حکومتیں ہیں، حکومتوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہیے۔ اگر حکومتیں بیدار ہو جائیں تو مسلمانوں کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اگرچہ یہ لوگ آپس میں سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایسا نہیں ہونے دیتے۔ بڑی طاقتوں کے ایسے پھوپھو ہیں جو ایسا کرنے نہیں دیتے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۲۳)

مسلمان حکمرانوں کی خیانت

اعتراف تو ان حکومتوں کی بے توجیہی اور حماقت پر ہے جو اتنی آسانی سے اپنے مفادات کو دوسرے کے حوالہ کر رہی ہیں۔ اپنے ذخیران کی خدمت میں پیش کر رہی ہیں اور اس کے عوض اپنے اپنی ملت کیلئے ذلت و رسائی خرید رہی ہیں۔ تمام مسلمانوں اور اسلام کی مشکل بعض ممالک کے حکمرانوں کی بے توجیہی و حماقت یا خیانت ہے۔ ملت اگر یہ آس لگائے بیٹھی ہے کہ حکومتیں اسرائیل کا مقابلہ کریں گی اور ان بڑی طاقتوں کا سامنا کریں گی جو انہیں ذلت کی وادیوں میں ڈھکیل رہی ہیں اور ان کے ذخیر کو ہڑپ کر رہی ہیں تو یہ ایک بے جا توقع ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۳۸)

بڑی طاقتیں، مشکلات کی وجہ

مسلمانوں کے حوالے سے ہماری ایک مشکل ہے اور یہ مشکل جو اسلامی ممالک سے متعلق ہے اسے خود اسلامی ممالک کے ذریعہ ہی حل ہونا چاہیے۔ لیکن یہ بات ہم اور آپ سمجھی لوگ جانتے ہیں کہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ ظلم و ستم ہو رہا ہے وہ انہیں بڑی طاقتیں کی وجہ سے ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۵۱۸)

بڑی طاقتیں کی جانب سے اسلام کی مخالفت

اے مسلمانو! اسلام کی مدد کرو۔ بڑی طاقتیں اسلام کی مخالف ہیں۔ بڑی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ اسلام باقی رہے، کیونکہ وہ دیکھ رہی ہیں کہ اگر ایک ارب آبادی پر چم اسلام تلے جمع ہو گئی تو ان کا اس دنیا میں جیناد و بھر کر دے گی اور پھر وہ کہیں کسی قسم کا ظلم کرنے کے قابل نہیں رہ جائیں گی۔ آخر مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں، سربراہوں کو کیا ہو گیا ہے جو اپنی آبرو کو امریکہ کے حوالہ کر بیٹھے ہیں؟ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسے اسلامی بڑے بڑے ذخراً کو جو کمزور و ناقواں ملت کی گاڑھی کمائی سے متعلق ہے انہیں امریکہ کے حوالہ کر رہے ہیں اس کے باوجود بھی امریکہ اسرائیل کی حمایت کرتا ہے اور کہتا ہے: میں کسی قیمت پر بھی اسرائیل کو تنہا نہیں چھوڑوں گا! تو پھر مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے؟ کیوں مسلمان اپنی اسی حالت پر باقی ہیں؟ آخر کیوں مسلمانوں کے ذرائع ابلاغ ان مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں جو اپنے کو اجنبیوں اور عالمی سطح کے چوروں کے تسلط سے نجات دلانا چاہتے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۶)

اسلام، بے گام سرکشوں کے جال میں گرفتار

اسلام اپنے ظہور کے وقت سے ہی خود خواہ اور سرکش افراد کی دشمنی کے جال میں پھنسا رہا ہے لیکن جمِ اللہ خداوند متعال کی عنایتوں اور غیری نصرتوں کے ذریعہ روز بروز ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۲۹)

مشکلوں کی طرف توجہ نہ دینا

اسلام کی سخت آزمائش آج یہ ہے کہ وہ کان بہرے ہو گئے ہیں جنہیں مسلمانوں کی مشکلات اور پریشانیوں کو سننا چاہیے اور وہ زبانیں گوئی ہیں جنہیں مسلمانوں کے مفادات کیلئے کار فرما ہونا چاہیے اور وہ آنکھیں پھوٹ گی ہیں جنہیں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو دیکھنا چاہیے تو پھر تم ایسے گوں، بہروں اور اندھوں سے کیا کہیں؟ کیا پڑوسی ممالک لبنان کے ساتھ اپنائے جانے سلوک کو ایک الیہ نہیں مانتے؟ اسلام کیلئے ایک الیہ نہیں مانتے؟ دنیا کے مسلمانوں کیلئے ایک الیہ نہیں مانتے؟ کیا اسرائیل کا لبنان پر حملہ کرنا اور بے پناہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دینا سانحہ نہیں ہے؟ اسلام کیلئے الیہ نہیں ہے؟ مسلمانوں کیلئے الیہ نہیں ہے؟ کیا ان کی سمجھ میں اب بھی نہیں آ رہا ہے کہ یہ تمام امریکہ کے اشارہ پر ہوا ہے؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۲۲)

مشکلات کے اسباب کا ادراک

مسلمان ان مشکلات کی طرف متوجہ ہوں جن سے دوچار ہیں اور غور و فکر کریں کہ یہ مشکلات کہاں سے آئی ہیں۔ ان مشکلات سے دوچار ہونے کے اسباب کیا ہیں اور ان سے چھکاراپانے کا راستہ کیا ہے؟ اس مظلوم اور انقلابی ملک میں اس ہفتہ جوانہ جمہ تشریف لائے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی یہ سلسلہ رہے گا، یہ سب انکار مسلمین کے اخبطاط کی علتوں کو تلاش کریں اور یہ بھی تحقیق کریں کہ آخر وہ کوئی چیز ہے جس نے استعمار کو مسلمانوں پر مسلط کر دیا ہے اور وہ علی و اسباب کیا ہیں جن کی بنا پر استعماری طاقتیں اسلامی ممالک کے تمام مقدرات اور دنیا کے تمام مستضعف لوگوں پر حکمران ہوئیں۔ بہر حال ان سب کا ان سینیواروں میں جائزہ میں اور راہ، علتوں اور ان کے تسلط و غلبہ کی کیفیت کا پتہ لگائیں، راہ علان کیا ہے، کیا ہو چکا ہے اور کیا کرنا چاہیے؟ البتہ بہت سے افراد بخوبی جانتے ہیں کہ ان ممالک میں سامراج نے کیسے اثر و سو خ حاصل کیا؟ وہ ایسے ہی لوگوں کے ذریعہ ان ممالک میں آئے جن کا تعلق اسی ملت سے تھا۔ پسمندہ حکومتوں اور مسلمانوں کے مفادات سے غافل حکومتوں کی جما قتوں سے اور ان لوگوں کے ذریعہ جن کا تعلق ان ہی حکومتوں سے ہے جیسے مصنفوں، مقررین، خطبا اور بعض امام جمعہ، خلاصہ یہ کہ اب تک جو لوگ اپنی ساری کوشش کو اس بات پر لگا دیئے تھے کہ بیرونی طاقتیں ہی سب کچھ ہیں وہ اب اس نتیجہ تک پہنچ چکے ہیں کہ اسلام ہی وہ طاقت ہے جو تمام غیر ملکی طاقتوں کے مکرا سکتا ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف بیرونی ممالک کے دانشوروں نے دیقق تحقیق انجام دینے کے بعد کیا ہے۔ لہذا وہ لوگ اپنی نجات اس میں محسوس کرتے ہیں کہ ان کے بچنے کا صحیح راستہ ہی یہی ہے کہ اسلام ہی ان ممالک میں نہ رہ رہے اور اگر رہے تو صرف برائے نام۔ یہ تو وہ خوب جانتے ہیں کہ ایسا تو نہیں کر سکتے کہ اسلام بالکل ختم ہو جائے اور وہ اس میں کامیاب بھی نہیں ہوں گے

لیکن اسلام برائے نام رہ جائے، اس میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے اور مزید کامیابی کی امید بھی رکھتے ہیں۔ اب اگر مسلمان بیدار نہ ہوئے اور ہوشیاری نہ دکھائی تو وہ اپنے اہداف کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۰۳)

اسلامی ممالک میں بڑی طاقتون کا نفوذ

اگر میں تمام مسلمانوں کی پریشانیوں اور اس کاراہ حل بیان کرنا چاہوں تو نہ تو ان چیزوں پر میرا مکمل احاطہ ہے اور نہ ہی آپ کے پاس وقت ہے اور نہ ہی میری حالت۔ ان سب کے بیان کی اجازت دیتی ہے لیکن آپ لوگ جو یہاں پر تشریف لائے ہیں اور نشست و برخاست کئے ہوئے ہیں اور حالات کا جائزہ لے رہے ہیں ان تمام مشکلات میں سے ایک وہ مشکل جس کو میں بڑی طاقتون سے متعلق سمجھ سکا ہوں وہ راستے ہیں جن کے ذریعہ انہوں نے اسلامی ممالک میں اثر و سوخ حاصل کیا ہے۔ درد کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ دواؤ کو بھی تلاش کرنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۰۷)

اسلامی ممالک میں امریکہ کی مداخلت

تمام مسلمانوں کی مشکلات کی اصل وجہ وہ بڑی طاقتیں ہیں جو مختلف علاقوں میں اپنے جاسوسوں اور ضمیر فروشوں کی برین واشنگ کر رہی ہیں۔ وہ تمام مشکلات جن سے آج مسلمان دوچار ہیں ان ہی کی پیدا کردہ ہیں اسی لیے جب تک ان سے نجات نہ حاصل کی گئی مشکلات ختم نہیں ہوں گی۔ پتہ لگانا چاہیے کہ آخر کس حق کے تحت امریکہ دنیا کے اس پار سے اس پار اسلامی ممالک میں مداخلت کر رہا ہے اور خود اسلامی ممالک کے مقدرات اور تقدیر کا فیصلہ کرنا چاہتا ہے؟!

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۸)

لوگوں کو آگاہ کرنا

میں اسلامی ممالک اور اسلامی حکومتوں کے ائمہ جمعہ سے پوچھتا ہوں کہ آپ لوگ بتائیں کیا کرنا چاہیے؟ ہمارے ساتھ یہ رویہ کیوں اپنایا گیا کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں اور ہمارے ممالک کی تقدیر کا فیصلہ امریکہ امریکہ دنیا کے اس پار سے آکر کرے! علمائے

اسلام کے مقدرات کو طے کرے چاہے دوسروں کے ذریعہ! اور صراحةً اعلان کرے کہ علاقہ سے میرے مفادات وابستہ ہیں پھر اطراف کے علاقوں میں کھلم کھلا مداخلت کرے اور مسلمان تماشاد کیجھتے رہیں؟ اے تمام اسلامی ممالک کے ائمہ جمعہ! لوگوں کو آگاہ کریں۔ اس لفظ ”کیوں“ کو لوگوں کے درمیان بیان کریں، چونکہ اس ”کیوں“ کا تعلق مغرب سے بھی ہے اور مشرق سے بھی۔ اسی طرح کیوں روں اسلامی ممالک میں فوجی مداخلت کرتا ہے؟ جو ممالک امریکہ کے زیر تسلط ہیں ان ممالک میں وہ بھی اسی طرح مداخلت کرتا ہے یا چاہتا ہے کہ انہیں بھی اپنے ماتحت کر کے فوجی مداخلت بھی کرے اور سیاسی بھی، غرض یہ کہ ہر طرح کی مداخلت کرے۔ اچھا تو کیا دنیا میں یہ سوال نہیں کیا جانا چاہیے؟

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۰۹)

مادی مفادات اور بڑی طاقتیں

امریکہ صرف آپ لوگوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کیلئے منڈی ہوں۔ اسی طرح سے روں بھی ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں، چونکہ دونوں کا ہدف ایک ہے اور وہ آپ کے ذریعہ فائدہ اٹھانا، ان ذخائر سے بہرہ مند ہونا ہے جو خدا نے آپ کو عطا کئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۲۷)

اسلامی ممالک کا اٹھ کھڑے ہونا

اسلامی ممالک کی حکومتوں بالخصوص خلیج ممالک کو یاد دہانی کرائی جائے کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں بڑی طاقتیں کے ہاتھوں اس قدر ذلیل نہ ہوں۔ آپ خود ہی کام کر سکتے ہیں۔ امریکہ اور اس کے حامیوں کی تقدیر اور نبض حیات آپ کی مٹھی میں ہے۔ آپ خود ہی ہر کام کر سکتے ہیں۔ اسلامی حکومتیں یہ کوشش نہ کریں کہ ایران بھی ہماری طرح ہو جائے اور امریکہ سے تعلقات استوار کر لے یہ کوششیں بے فائدہ ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۳۰)

مسلمین پر ڈھانے گئے ظلم و ستم کا تماشائی بننا

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کے مختلف ممالک میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاری ہے ہیں۔ لبنان میں جو آگ کے شعلہ بھڑک رہے ہیں وہ امریکہ کی دین ہے۔ امریکہ اور فرانس اور ان کے ہم خیال ممالک کی جانب سے جو لشکر کشی اور فوجی کارروائی ایک قلیل تعداد پر مشتمل شیعوں اور مظلوم مسلمانوں پر ہو رہی ہے تمام مسلمان اس کے تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۵۶)

حقیقی اسلام سے دوری

یہ وہ مصیبیتیں اور مظالم ہیں جو اسلامی ممالک پر ڈھانے جاری ہے ہیں پھر بھی خود کو اسلام کو مطبع و پیر و کارمانے تھے ہیں۔ دین اسلام کا پیر و کارمانے تھے ہیں لیکن حقیقی اسلام کا دور دور تک نام و نشان نہیں ہے۔ اسلام قرآن میں وضاحت کے ساتھ اعلان کر رہا ہے کہ دنیا کے جابر و ظالم (قہر و غلبہ پسند) کفار مسلمانوں پر تسلط اور حاکیت کا حق نہیں۔¹ جبکہ آپ سب اس کو شش میں ہیں کہ وہ مسلط ہو جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۵۷)

حکومتوں کا مرعوب ہونا

مسلمانوں کی سب سے بڑی مصیبیت یہ ہے کہ وہ ایسی حکومتوں کے سایہ میں جی رہے ہیں جو مرعوب ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۹۸)

شکار کی تقسیم پر طاقتلوں کا اختلاف

جو شخص اسلامی ممالک کی صورتحال کے بارے میں تھوڑا سا بھی فکر کرے وہ یقیناً جان لے گا کہ دنیا کی دو بڑی طاقتیں اور ان طاقتلوں کی پیر و طاقتیں بھی اس بات پر متفق ہیں کہ تیسری دنیا کے ممالک خاص طور سے اسلام کے وسیع ممالک کو فوجی، سیاسی، اقتصادی، اجتماعی اور ثقافتی تمام پہلوؤں میں کمزور کر دیا جائے اور تیسری دنیا پر استعماری پالیسیوں کو مسلط کر دیا جائے اور وہ اس سلسلہ

1. اس آیت کی طرف اشارہ ہے: {إِنَّ يَجْعَلُ اللَّهُ لِكُلِّ كَافِرٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا} سورہ نساء، ۱۳۱۔

میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کر رہی ہیں اور یہ مقصد چونکہ ان کی نگاہ میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا بہت سی زحمتوں کو تحمل بھی کیا اور اسے پایہ تک پہنچائے کیلئے اپنے وقت کے ساتھ ساتھ بہت ساری پونچی داوی پر لگادی ہے اور مسلسل لگا رہے ہیں۔۔۔ اگر ان کے درمیان کوئی اختلاف ہے تو شکار کی تقسیم اور تیسری دنیا کے ممالک کے ٹورنے کے بارے میں ہے۔ انہوں نے جدید استعماریت کو غالب کرنے کیلئے ملت کی شاقتوں کو مندوش کرنا ہی بہترین راستہ جانا ہے اور اسی ہدف کے تحت یونیورسٹیوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ ان مراکز کو ہتھیانے کے بعد اپنے مقاصد تک پہنچنے کیلئے ان کو حربے کے طور پر استعمال کیا اور اپنی پسندیدہ حکومتیں بنائیں اور نظام کو مکمل طور پر مغربی یا یورپی کر دیا ان چیقشوں کا سب سے زیادہ نقصان اسلامی ممالک نے اٹھایا اور اب بھی اسی کے شکار ہیں، کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس میں اونچی تیخ، رنگ و زبان اور علاقہ فضیلت کا معیار نہیں ہے بلکہ وہ انسانیت کے رشتقوں کو معیار بن کر آگے آیا اور عملی و اخلاقی اور اعتقادی پہلوؤں پر ہدایت کر رہا ہے اور گھوارہ سے لے کر لحد تک حصول علم کی ترغیب دلاتا رہا ہے، اسلام نے سیاسی محاذ پر تمام ممالک کو تمام میدانوں میں، جھوٹ، دھوکہ دھڑکی، مکاری اور سازشوں سے منع کر کے ایک اچھی حکومت کے قیام کی ہدایت دی ہے اور ان ممالک سے روابط کو استوار کرنے اور برادرانہ و محکم بنانے کی دعوت دیتا ہے جو مساملت آمیز ہوں اور ظلم و ستم سے کوسوں دور ہوں اور اقتصاد کو صحیح طریقہ سے بغیر کسی چاپلوسی یا وابستگی کے کمزور و محتاج افراد کے مراتب کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام لوگوں کے نفع میں کام کرنے کا معتقد ہے۔ تجارت و صنعت اور زراعت کی مزید ترقی کیلئے کوشش کرتا ہے اور محاذ پر بھی جن میں ملک کے دفاع کی صلاحیت پائی جاتی ہو ان تمام لوگوں کو اضطراری موقع پر فوجی تربیت دیتا ہے اور ایسے حالات میں تمام لوگوں کو کبھی ان کے اختیار کے ساتھ آمادہ کرتا ہے اور کبھی اس پر مجبور کرتا ہے اور نظم و انتظام کی حفاظت، سڑکوں کی سلامتی، شہروں کے نظم و نظام اور سرحدوں کی دفاع کیلئے عام حالات میں منتخب شدہ مومن افراد کی تربیت کرتا ہے۔

اگرچہ مذکورہ باتوں کے سلسلہ میں کافی باتیں کہی جاسکتی ہیں لیکن جتنا بیان کیا گیا ہے اتنا بھی بڑی طاقتلوں کی سازشوں کی بنیاد پر نہ صرف یہ کہ حقیقی اسلام کی ثقافت کو ترقی نہیں کرنے دی، بلکہ غیر مہذب یونیورسٹیوں اور آزاد خیال تہذیبوں اور متعصب قوم پرستوں کی جانب سے زبردست دباو رہا ہے۔ انہی لوگوں کے دباو کی وجہ سے اسلامی ممالک کو بنیادی نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا۔ اگر آج ملت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے دینی علمائی، خطبا، قلم بدبست اور روشن خیال افراد زبردست قیام نہ کریں اور اسلامی، انسانی عظیم گروہوں کو بیدار کر کے مظلوم اقوام اور ممالک کی حمایت کیلئے نہ بڑھیں تو ان کے ممالک یقیناً پہلے سے کہیں زیادہ تباہی و بر بادی سے دوچار ہو جائیں گے۔ مشرقی ملحدین غار تگر لوگ، بلکہ ان سے بھی بدتر مغربی ملحدین ان کے خون کو چوس لیں گے اور ان کے انسانی اقدار و شرافت کو تباہ کر دیں گے۔

اس وقت اسلامی ممالک کی منڈی مغرب و مشرق کی اشیاء کے مقابلے کا مرکز بنی ہوئی ہے اور ڈیکوریٹ کے غیر مہذب سماں، کھلونے اور روزمرہ سے متعلق وسائل کا انبار لگا ہوا ہے اور تمام لوگ اس طرح اس کے شیدائی ہیں کہ ان کے زعم کے مطابق اگر یہ جاپانی، یورپی، امریکی اور دوسرے ممالک کی چیزیں نہ ہوں تو زندگی گزر نہیں سکتی۔ افسوس کہ مکہ معظمه، جده اور حجاز کے مقدس مقامات جو کہ مرکزو ہی اور جرنیل و ملائکہ کے نزول کی جگہ ہے اور اسلامی حکم کے مطابق بتوں اور ظالموں کو جہاں نیست ونا بود کر دینا چاہیے اور ان کے خلاف آواز بلند کر کے ان سے اظہار برائت بے زاری کرنا چاہیے، ایسی جگہیں بھی بیگانوں کی اشیاء سے بھری ہے اور اسلام و پیغمبر ﷺ کے دشمنوں کیلئے منڈیاں بنی ہوئی ہیں! حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کیلئے جب حجاج وہاں تشریف لے جاتے ہیں تو بجائے اس کے کہ بیگانوں کی سازشوں کے مقابل مسلمانوں کی حمایت و امداد کی صدابلند کریں، بازاروں میں جا کر امریکی، یورپی اور جاپانی چیزیں تلاش کرتے پھرتے ہیں اور اپنے اس عمل سے صاحب شریعت کے دل کو تکلیف پہنچاتے ہیں، چونکہ یہ عمل حج اور حجاج کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے۔

اے خانہ خدا کی زیارت کرنے والے حاجیو! ذرا خود کی طرف متوجہ ہو اور اے دنیا کے ہر گوشے میں رہنے والے مسلمانو! اٹھ کھڑے ہو اور اے عالم اسلام کے علمائی! اسلام اور مسلمانوں کے ممالک اور خود مسلمانوں کی مدد کیلئے آگے بڑھو اور ایرانی قوم و حکومت اور اس کے علماء و بزرگوں کی طرح دنیا کے ہر گوشے میں مغربی و مشرقی ظالموں کے چہرہ پر زبردست طہرانچہ مار کر تیل لوئے والے ان کے مشیروں اور جھوٹے محققین کو اپنے ممالک سے باہر نکال دو اور ایرانی عوام کے عزائم کی طرح شہادت کو ذلت پر اور انسانی و اسلام کے شرف و کمال کو چند روز کی عیش پر ترجیح دے کر سیاسی اور فوجی میدان میں ان کے مقابل استقامت کا مظاہرہ کرو اور ان بے بنیاد پر و پیکنٹ سے خوف نہ کھاؤ چونکہ خدا تمہارے ساتھ ہے: {إِنَّ تَصْرُّفَ اللَّهِ بِنُصُرَّتِكُمْ وَيَئِثْبُتُ أَفْدَامَكُمْ} ¹

خدا یا! تیرے حقیر بندے نے ایک مظلوم ملک سے ایک قلیل جماعت کے سہارے جو کہ ہر اعتبار سے ناجیز ہے اور تیری عنایتوں کے صدقہ میں زندہ ہے، اپنی مظلومانہ فریاد کو اپنی مختصر اور ناچیز حیثیت کے مطابق دنیا کے تمام مظلوموں اور مسلم اقوام تک پہنچا دیا اور اے مسلمانو! ”اسلام کی نصرت و مدد کرو“ کا نعرہ ہر جگہ تک پھیج دیا جب تیر الطف و کرم نہ ہو گا کوئی بھی گرہ نہیں کھلے گی کوئی کبھی مشکل آسان نہیں ہو گی اور کسی درد کا علاج نہیں ہو سکے گا۔ لہذا تو خود ہی مسلمانوں پر اپنی وسیع رحمت کے ذریعہ لطف و کرم فرم۔ ہم کو اور ان سب کو خواہشات و انانیت کی قید اور بتوں کی عبادت، خاص طور سے بت نفس سے نجات عطا کر۔ ظالموں کے شر کو دنیا کے مظلوموں بالخصوص مسلمانوں سے دور کر دے۔ مسلمانوں کو خود اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرم۔ اسلامی ممالک کی حکومتوں کو ایسی جرأت و شجاعت عنایت کر کے اتنی زیادہ تعداد کے ہوتے ہوئے اور مشرق و مغرب کی حیاتی نبض کو اختیار میں رکھنے

1. ”اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو خدا تمہاری مدد کرے گا“ سورہ محمد، ۷۔

کے باوجود ذلت اور اجنبیوں کی غلامی قبول نہ کریں اور اپنی ملت کے ساتھ ہم صد اہو جائیں۔ امید ہے کہ ایک دن اسلام کے تمام سپاہی اور مجاہدین، سارے عالم میں کفر پر ظفر بیاب ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۳۲۲)

سیاہ فام ہونے کے جرم میں تازیانہ
ہماری فریاد برائت درحقیقت افریقی مسلمانوں کی فریاد ہے۔ یہ ہمارے ان دینی بھائیوں اور بہنوں کی فریاد ہے جو سیاہ فام
ہونے کے جرم میں تہذیب و تمدن سے عاری قوم پرست دشمنوں کے ظالمانہ تازیانوں کا شکار ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱۷)

سدھار کرنے والے پروگراموں کا نفاذ ضروری
اسلامی ممالک کمزور قیادتوں اور چاپلو سانہ رویوں کی وجہ سے افسوس ناک حالت سے دوچار ہو گئے ہیں۔ لہذا اس وقت
علمائے اسلام اور مسلمان محققین و دانشوروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ عالم اسلام پر مسلط نامناسب اقتصاد کے سسٹم کو بدلنے کیلئے ایسے
سدھارنے اور سنوارنے والے پروگرام پیش کریں جن سے محرومین کے مفادات حاصل کئے جاسکیں۔ جو مسلمانوں اور مستضعفین
کی دنیا کو معاشری بحران سے نجات دلا سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲۰)

معرفت حج کی ضرورت
اسلامی معاشرہ کا سب سے بڑا درد یہ ہے کہ وہاب تک الی احکام کے بہت سے حقیقی فلسفہ کو نہیں سمجھ سکے اور وہ حج کہ جس
میں اتنی فضیلتیں اور راز موجود ہیں اب تک ایک خشک عبادت اور لا حاصل و بے ثر تحریک بن کر رہ گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۷۶)

دوسری فصل:

اسلامی ممالک سے

روابط رکھنے کے کلی اصول

* اسلامی حکومتوں کے ساتھ مضبوط تعلقات

* اسلامی حکومتیں اور اسرائیل کا مسئلہ

* اسلامی انقلاب اور اسرائیلی مسئلہ

* اسلامی انقلاب اور اسلامی قیام و انقلاب

اسلامی حکومتوں کے ساتھ مصبوط تعلقات

مسلمان عرب ممالک اور ایران کے مشترکات

عرب مسلمانوں اور پڑوسی اقوام کے ساتھ تعلقات خاص اسلامی خصوصیات کے حامل ہیں۔ لہذا ہم یہی چاہتے ہیں کہ یہ اقوام جتنا بھی ہو سکے آپس میں نزدیکیاں بڑھائیں۔ استعماری طاقتیں اور بیگانوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور پھوٹ ڈال دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۳۲)

اسرائیل کے مقابلے میں عربوں کی حمایت

سوال: [آپ عربوں کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں؟]

جواب: ہم ان عرب ممالک کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں جو اسرائیل کے مقابلے میں اپنی جدوجہد کو مسلسل جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہم ہمیشہ اسرائیل کے مقابلے میں ایسے ممالک کی حمایت کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اقوام عرب ملت ایران کی جدوجہد کا دفاع کریں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۴۰)

عربوں کے ساتھ برادری

عرب قوم، سب ہمارے بھائی ہیں اسی لیے ہم ان کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۵۸)

مسلم ممالک کے ساتھ برادرانہ روابط

سوال: [آپ عرب مسلم بھائیوں کے ساتھ کیسارویہ اختیار کریں گے؟ کیونکہ یہ روابط فی الحال کسی حد تک محدود ہیں]

جواب: ہمارا رابطہ برادرانہ ہے، اس کی وجہ ہمارا مذہب ہے اور ہماری ثقافت و تاریخ بھی مشترک ہے۔ ہم ہمیشہ ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھتے ہیں اور ہمارے دشمن بھی مشترک ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۵۰۹)

سوال: [کیا آپ عرب قوم کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟]

جواب: مسلمانوں اور عرب بھائیوں کی خدمت میں ہمارا پیغام یہ ہے کہ آپسی اختلاف کو دور کر دیں اور آپس میں بھائی چارہ قائم کریں۔ تمام غیر عرب مسلمانوں کے ساتھ مل کر صرف اسلام کو اپنا پشت پناہ قرار دیں۔ بے حساب مادی ذخائر کے ہوتے ہوئے اور اس سے کہیں بڑھ کر اسلام جیسا معنوی اور الہی ذخیرہ آپ کے پاس ہوتے ہوئے آپ ایسی طاقت بن سکتے ہیں کہ بڑی طاقتیں کسی بھی وقت آپ پر غلبہ کی ہوں نہ کر سکیں اور کسی بھی بہانے آپ پر حملہ کی سمجھی نہ کر سکیں اور اس طرح آپ کی کسی چیز کو غارت و بر بادنہ کر سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۸۲)

عرب ممالک کی گروپ بندی اور ایران کا رجحان

سوال: [آپ کا عرب ممالک سے کیا تعلق رہے گا؟ آپ کا رجحان کس طرف ہو گا؟ لیبیا، سوریا اور عراق جیسے ترقی یافتہ عربی ممالک کی طرف یا سعودی عرب اور مصر جیسے اعتدال پسند ممالک کی جانب؟]

جواب: ہم اسلامی حکومت کے طرفدار ہیں اور ایسی حکومت بنانا چاہتے ہیں جو اسلامی جمہوریہ ہو۔ لہذا مذکور لوگوں میں جو اسلامی جمہوریہ سے زیادہ نزدیک ہو گا وہ ہم سے زیادہ قریب ہو گا اور جو جتنا دور ہو گا وہ اتنا ہی ہم سے بھی دور ہو گا۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۳۵)

ظالم حکومتوں سے دشمنی

ہم کسی بھی ملک کے مخالف نہیں ہیں لیکن وہ ممالک اور حکومتیں جو ظالم ہیں ہم ان کے دشمن ہیں چاہے یہ ظلم ہم پر کیا جائے یا ہمارے مسلمان بھائیوں پر۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۳۲۶)

اسلامی اہداف حاصل کرنا

امید ہے کہ ہمارا اسلامی جمہوریہ جس کی بنیاد اتحاد اور دنیا کی مسلمان اقوام کی حمایت پر رکھی گئی وہ اسلام کے عالی اور عظیم اہداف کو حاصل کرنے اور دنیا کے مسلمانوں کی عظمت و بزرگی میں چارچاند لگانے میں موثر رول ادا کرے گا۔
(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۸۰)

اسلامی حکومتوں کے ساتھ مکرم و قوی رابطہ

تمام اسلامی حکومتوں، بلکہ تمام حکومتوں سے روابط کے سلسلہ میں ایک ہی قسم کا رابطہ اور رویہ ہے لیکن تمام حکومتوں کے ساتھ ایک سیاسی رابطہ بھی ہے، ہماری حکومت ان سے یا روابط قائم کرے گی یا نہیں کرے گی پھر بھی ہمارے روابط اسلامی حکومتوں سے ہمیشہ قوی و مکرم ہونا چاہئیں۔ تمام اسلامی حکومتوں کو ایک حکومت بن کر رہنا چاہیے گویا کہ ایک معاشرہ ہیں، ایک پرچم تلنے ہیں ان سب کی ایک کتاب ہے، پیغمبر ﷺ ایک ہیں۔ لہذا ان سب کو ہمیشہ متحد ہونا چاہیے۔ ہر اعتبار سے ایک دوسرے سے مرتبط رہنا چاہیے اور اگر۔۔۔ یہ آرزو نہیں حاصل ہو جائیں کہ تمام اسلامی حکومتوں ہر اعتبار سے متحد ہو جائیں تو امید ہے کہ وہ اپنی مشکلات پر قابو پا کر خود ان کا حل تلاش کر لیں گی اور دوسروں کے مقابلہ میں ایک خود مختار اور بڑی طاقت بن کر ابھریں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۹۹)

بآہمی تعاون کی دعوت

ہم ایران کے اس اسلامی انقلاب میں تمام بڑی اسلامی اقوام کو تعاون کی دعوت دیتے ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۳۹۵)

تمام لوگ ایک پرچم تلنے آجائیں

ہم خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ ہماری تمام اسلامی حکومتوں کو توفیق دے کہ وہ سب اسلام کے سائے اور اس کے پرچم تلنے بھائی چارے کے ساتھ ایک دوسرے سے نزدیک آ کر ایک ساتھ اپنی مشکلات پر غلبہ پائیں۔
(صحیفہ امام، ج ۸، ص ۸۹)

تمام حکومتوں کے ساتھ اچھے روابط

ہم امید کرتے ہیں کہ تمام اقوام اور حکومتوں کے ساتھ اچھی ہمسانگی، حسن نیت، موقف کی بنیاد پر اچھے روابط قائم کریں گے اور ہماری حکومت اور دوسری حکومتوں کے درمیان باہمی تعلقات اچھے ہوں گے۔
(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۷۳)

پرچم اسلام و قرآن تلے اجتماع

امید کرتا ہوں کہ تمام مسلمان اور اسلامی اقوام اسی طرح آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں گی جس طرح قرآن مجید اور اسلام کا حکم ہے اور انسانیت و اسلامی ممالک کے دشمنوں کے ساتھ شدت اور قوت کے ساتھ مقابلہ کریں گی اور یہ اسی وقت ممکن ہو گا جب حکومتوں کے ما بین موجود جزئی اختلافات ختم کر دیئے جائیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائی جسے بن جائیں گی، چونکہ ان اختلافات سے اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا۔ لہذا اسلامی وحدت کا سہارا لے کر انہیں اس طرح فائدہ اٹھانے اور بہرہ مند ہونے سے روکا جائے اور سب کے سب اسلام و قرآن مجید کے پرچم تلے اکٹھا ہو جائیں، کیونکہ جس طرح قرآن نے کفار کے مقابلے میں {أشدّاء} اور آپس میں {رحماء} رہنے کا حکم دیا ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۷۳)

انقلابی ممالک کی حمایت

تمام اسلامی ممالک کی اسلامی ذمہ داری ہے کہ وہ ایران کی طرح انقلابی اور ترقی کی راہ پر گامز ن اور سامراج کا مقابلے کرنے والے ممالک کی معنوی اور مادی امداد کریں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۹۶)

اسلام، انسانیت کا ہمدرد

ہم کسی بھی قوم کا بر انہیں چاہتے۔ اسلام تمام مل و اقوام کیلئے آیا ہے {یا أَبْهَا النَّاسُ---} اسلام سب کیلئے ہے، وہ انسانیت کا ہمدرد ہے۔ ہم بھی اسلام کے تابع ہیں۔ ہم بھی انسانیت کے ہمدرد ہیں۔ جس کا برتاؤ ہمارے ساتھ انسانی ہو گا ہم اس کے دوست ہیں --- کیونکہ انسانی روابط کی رکاوٹ نہیں ہے۔ اسی لیے تمام اقوام کے ساتھ ہمارا رابطہ اچھا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۲)

مسلمانوں کی خوشی اور غم میں شریک ہونا

ہم تمام مسلم اقوام کے بھائی ہیں اور ان کی خوشی و غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہمیں بھی یہی امید ہے کہ وہ لوگ بھی ہماری خوشی اور غم میں ہمارے ساتھ شریک ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۰۲)

اسلام کے مفادات، تعلقات کی بنیاد

اسلامی حکومتیں ہم سے مرتب ہیں اور جہاں تک اسلامی اور مسلمانوں کے مفادات مقتضی ہیں ہمارا بھی ان سے رابطہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۳۰۲)

احیائے اسلام

وہ دن بہت مبارک ہو گا جس دن تمام اسلامی حکومتیں اقوام کے ساتھ ہو جائیں گی اور سب مل جل کر ایک ساتھ، ہم صدا ہو کر، ایک ہو کر اسلام اور مقصد کو بھی تمام جگہوں پر زندہ کریں گی اور تمام اسلامی ممالک متحد ہو جائیں گی تاکہ بڑی طاقتون کے اثر ور سوخ، واژرات کو اپنے ممالک سے ختم کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۹۳)

وحدت، دعوت اسلام کی بنیاد

اسلامی جمہوریہ ایسی باتوں کو جسے قرآن نے بیان کیا ہے، پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے انہیں تمام ممالک میں نافذ کرنا چاہتا ہے اور ایران نے اس کا آغاز کیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ تمام ممالک کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اسلام کی بنیاد برادری و برابری اور وحدت ہے اور تمام مسلمان دوسروں کے مقابلے میں یہ واحدہ ہیں۔

ہم تمام ملل و اقوام کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اسلام اتحاد کا دین ہے۔ برادری کا دین ہے، برابری کا دین ہے۔ کسی بھی گروہ و ملت کو دوسرے پر فوقیت اور برتری حاصل نہیں ہے سوائے تقوا اور اسلامی احکام کے اتباع کے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۲۵)

مسلم اقوام کا آپسی اتحاد

ایرانی عوام عراقی عوام سے الگ نہیں ہیں، اسی طرح دوسری مسلم اقوام سے بھی الگ نہیں ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک ہی ملت ہیں جس کی تعداد ایک ارب ہے۔ یہ ایک ہی ملت ہے جس کے بے شمار خزانے ہیں۔ لیکن افسوس ہیں کہ اسلامی حکومتوں کے اکثر انحرافات کی وجہ سے یہ ایک ارب کی آبادی شیطان بزرگ کے قبضے اور دباؤ میں ہے یہاں تک کہ ان اسلامی ممالک کے یہ عظیم خزانے، ان بڑی طاقتون کے حلقوں میں چلے جا رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۲۷)

اعراب و ایران کی وحدت سے امریکہ کو خوف

مسلمان عرب بھائیوں اور ایران کے اتحاد سے جتنی زیادہ ان کو تشویش لاحق ہے کسی دوسرے کو نہیں ہے۔ امریکہ علاقہ میں اپنے مفادات کے پیش نظر تشویش میں مبتلا ہے۔ مسلمانوں خاص طور سے ہمارے عرب بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ایران و اسرائیل کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ مشرق و مغرب کے لیوروں کیلئے اصل مسئلہ ”اسلام“ ہے، چونکہ اسلام ہی دنیا کے تمام مسلمانوں کو توحید کے پر افتخار پر چم تلے اکٹھا کر کے اسلامی ممالک اور دنیا کے کمزوروں پر ظالموں کے غلبہ کو ناکام بنا سکتا ہے اور باعث افتخار اور گرانقدر مکتب فکر کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ عالم عرب کو معلوم ہونا چاہیے کہ آج صدام اور اس کے سربراہوں نے جوان پر ظلم ڈھائے ہیں وہ اتنے وحشت ناک ہیں جن کا ازالہ صرف ان کا آپسی اتحاد ہی کر سکتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۷)

اسلامی ممالک کا اتحاد

امید ہے کہ اسلامی ممالک خاص طور سے سعودی عرب کی حکومت کس کو اسلامی سیاست میں مرکزی حیثیت حاصل ہے، یہ سب ہم خیال ہو جائیں گے اور ہر ملک اپنے عوام کی حمایت کی مٹھاں کو اپنے ممالک میں محسوس کرے گا اور ایران کی عوامی حکومت کی طرح خدا کی اس عظیم نعمت سے بہرہ مند ہو گا۔
(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۹۲)

اسلامی ممالک کی تقدیر پر تنویش

ہم عرب ممالک اور ان کے مقدرات کو خود سے جدا اگل نہیں سمجھ سکتے۔ اسی طرح دوسرے تمام ممالک کے مقدرات کو اپنے سے جدا نہیں جانتے۔ ہر جگہ اسلام ہے اور تمام مسلمان (کہ میں بھی ان ہی میں سے ہوں) ہم سب کی ذمہ داری اسلام کی ہر جگہ حفاظت کرنا ہے۔ ہماری شرعی ذمہ داری یہ ہے کہ جتنا بھی ان اسلامی ممالک کی ہدایت و رہنمائی کر سکیں، کریں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۷۰)

اسلامی ممالک پر چڑھائی نہ کرنا

حکم خدا کے مطابق ہم اپنی اخوت کو تمام دنیا کے مسلمانوں، اسلامی ممالک کی حکومتوں، مسلمان اقوام چاہے ان کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو اور جس ملک میں بھی رہتے ہوں کے ساتھ اعلان کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ کسی بھی اسلامی ملک اور غیر اسلامی ممالک پر حملہ یا چڑھائی کا تصد نہیں رکھتے۔ ہماری تمنا صرف اتنی ہے کہ تمام اسلامی ممالک آپس میں برادرانہ اور بھائی چارے کی زندگی بسر کریں جس طرح ایرانی عوام اور ایرانی حکومت آپس میں متحد ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۷۳)

ایران، اسلامی ممالک کا مخالف

ایرانی عوام اور حکومت کبھی یہ نہیں چاہتی کہ اسلامی ممالک کو کوئی نقصان پہنچے، بلکہ یہ چاہتی ہے کہ سب بھائیوں کی طرح مل کر اسلام کے دشمنوں خاص طور سے اسرائیل جو کہ اسلام اور عرب کا دشمن ہے، کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں اور اسلامی ممالک، مسلمانوں، مستضعین پر عالمی لیسوں کا سایہ بھی نہ پڑے اور لیسوں اور ظالموں کی قوت وارادے کا قلع قمع کر دیا جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۳)

تمام حکومتوں کے ساتھ پر امن زندگی بس رکنا

یہ بات میں نے اور اسلامی جمہوریہ کے حکام نے بارہ آپ لوگوں سے بیان کی ہے کہ ایران کی اسلامی حکومت اور عوام قرآن و اسلام کے مقدس احکام و آئین کے سامنے سرتسلیم خم ہیں اور قرآن مجید ہی کی رو سے خود کو تمام اسلامی اقوام اور جغرافیائی و ثقافتی لحاظ سے مختلف ممالک کا ایمانی بھائی جانتے ہیں اور تمام حکومتوں، ملتوں کے ساتھ مسالت آمیز اور صلح پسند زندگی کے طالب ہیں اور جب تک کوئی حکومت ان کے ملک کے خلاف جاریت نہ کرے گی اور احکام اسلام کی پابندی کرتا رہے گی تب تک وہ اس کو اپنا بھائی جانیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۷)

پر امن رویہ

ہم تمام ممالک بالخصوص ہمسایہ اور اطراف کے ممالک کی بھلائی اس میں جانتے ہیں کہ اپنی خیالی پلاٹ پکانے اور ماجراجوی کی خواہش کی تسلیم اور صدام کی حقیقت سے مطلع ہونے اور تلاش منفعت اور تسلط و غلبہ پانے کیلئے جن طاقتوں نے انہیں اپنے جاں میں پھانس کر گمراہی و بر بادی کے کگار پر لگادینا چاہا ہے اس کا شکار ہو کر خود کوتباہی، دنیوی ہلاکت اور آخرت کے دردناک عذاب میں مبتلانہ کریں اور جو ممالک دنیا کے تمام مسلمانوں سے ایسا بھائی چارہ قائم کرنا چاہتے ہیں جس کا خدا نے حکم دیا ہے پھر اسے عملی جامہ پہناتے ہیں تو ان کے ساتھ پر امن رویہ اختیار کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۵۸)

ہم کسی بھی ملک سے لڑنے کا رادہ نہیں رکھتے

ہم کسی بھی ملک سے چاہے وہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی اُڑائی کا رادہ نہیں رکھتے ہیں، بلکہ ہر ایک کیلئے امن و صلح کے طالب ہیں۔ اسی لیے اب تک جو الٰہی ذمہ داری رہی ہے اور جس کا تعلق انسانیت سے رہا ہے فقط اس کا دفاع کیا ہے ورنہ کسی بھی ملک پر چڑھائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رہا ہے۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ اسلامی ممالک شانہ بہ شانہ ہو کر اسلامی تہذیب کے ساتھ غاصب اسرائیل جیسے ظالموں اور سرکشوں کے مقابلے میں اسلامی ممالک اور مسلمانوں کے حقوق کے دفاع کیلئے اٹھ کھڑے ہوں اور اگر ایرانی عوام و حکومت کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہو جائے تو کوئی ملک چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اسلامی ممالک یا ان میں سے کسی ایک ملک پر چڑھائی اور ظلم کرنے یا طاقت کی زبان استعمال کرنے کی بہت نہیں کر سکتا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۵۸)

صدام کی حمایت کے سلسلہ میں حکومتوں کی غلطی

میں اور ایرانی حکومت و عوام اعلان کرتے ہیں کہ اگر آپ لوگ صدام کا ساتھ نہ دیں اور ہمارے ساتھ اسلامی رویہ اختیار کریں، قرآن کریم کے احکام کے مطابق ہمارے اور عوام کے ساتھ سلوک کریں تو ایران کی حکومت اور عوام آپ کے بھائی ہیں اور آپ سب کی حمایت کریں گے۔ لیکن اگر خدا نخواستہ نامناسب اور غلط رویہ اختیار کیا اور خود کو اس کے جال میں پھنسالیا تو یاد رہے کہ آپ بہر حال صدام سے زیادہ طاقتوں نہیں ہیں اور اس کی مدد اور حمایت کا دم بھرنے والی مصر جیسی حکومتیں بھی عنقریب اس کا انجام دیکھ لیں گی۔ اس لیے میں ان سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسا تجربہ نہ کریں اور لوگوں کے بے گناہ جوانوں کو ضائع و بر باد نہ کریں اور جوانوں کو ایسے میدان میں نہ اتاریں جہاں سوائے ہلاکت کے کچھ اور ہاتھ نہ آئے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۵۲)

اسلامی ممالک کے داخلی مسائل میں مداخلت نہ کرنا

ہم ابھی سے یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم بھی ایسے جنگجو نہیں رہے ہیں جو کسی اسلامی ملک پر حملہ کر بیٹھیں۔ اس لیے کہ تمام اسلامی ممالک کو ہم اپنامالک مانتے ہیں۔ اسی لیے کبھی بھی کسی ملک میں مداخلت کا رادہ بھی نہیں کیا اور الحمد للہ اب تک مداخلت نہیں کی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۵۵)

تمام اسلامی ممالک کے ساتھ بھائی چارہ

(اگرچہ میری حیثیت ایک طالب کی ہے نہ کہ عہدیدار کی لیکن میں نصیحت ضرور کرتا ہوں) اسی لیے میں نے اور تنام حکومتی عہدیداروں نے اب تک بارہاں علاقائی حکومتوں کو متوجہ کیا، آگاہ کیا اور بتایا کہ ہم آپ سے کبھی بھی نبردازمانہیں ہوں گے۔ ہم لوگ بہر حال ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جنہیں جب طاقت مل جاتی ہے تو ٹھللر بن کر دوسرے ملک کے (اندرولنی) مسائل میں مداخلت کرنے لگتے ہیں۔ اگرچہ علاقائی حکومتوں کی بہ نسبت ہماری حکومت سب سے زیادہ قوی ہے اور اسلام کی برکت سے ہمارے عوام اور ہمارے ملک کے پاس ایک ایسی طاقت ہے کہ بڑی بڑی طاقتیں بھی ہم سے ٹکرانے کی جرأت وہست نہیں کر سکتیں پھر بھی ہم ان تمام اسلامی ممالک با خصوص علاقائی حکومتوں سے چاہے وہ خلیج میں ہوں اور چاہے اطراف خلیج میں، بھائی چارہ چاہتے ہیں۔ اسی لیے ان سب کی طرف برادری کا ہاتھ بڑھانا چاہتے ہیں۔ خداوند متعال نے ان تمام اسلامی ممالک کو اتنی معنوی اور مادی نعمتوں سے نوازا ہے کہ اگر یہ حکومتیں سمجھ لیں اور اس حقیقت و مسائل پر غور و فکر کر لیں تو با آسانی جان لیں گی کہ ان کے مقابل ہر طاقت معمولی اور بیچ ہے۔

آپ، آپ کاملک، خلیجی ممالک اور علاقہ کے دوسرا لوگوں کے پاس مادی قدرت ہے یعنی تیل ہے اور ایسا تیل کہ اگر مغرب والوں پر دس دنوں تک کیلئے بند کر دیا جائے تو سب کے سب گھنٹے ٹیک دیں گے۔ آخر ہم علاقائی ممالک سے کتنی بار کہیں کہ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے، آپ سب ہمارے ساتھ برادری کا ثبوت دیں تاکہ سب مل کر بڑی طاقتوں کا مقابلہ کریں اور اپنے ملک کو (ان کے مظالم سے) نجات دائیں۔۔۔

ہم اگر عراق کی سر زمین میں داخل ہوئے تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہمیں عراق پر قبضہ کرنا ہے یا بصرہ اور شام ہمارا وطن نہیں ہے، بلکہ اسلام ہمارا وطن ہے۔ ہم احکام اسلام کے تابع ہیں۔ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم ایک مسلمان ملک کو اپنے قبضہ میں لیں اور ایسا ہم کبھی بھی نہیں چاہیں گے اور کسی وقت ایسا سوچ بھی نہیں سکتے تو پھر کس بنیاد پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ ایران ہمارے لیے خطرہ ہے؟! ایران تو امریکہ اور روس کیلئے خطرہ ہے نہ کہ آپ کیلئے! ایران تو آپ کیلئے رحمت ہے۔ لہذا آگے بڑھ کر ایران سے رشتہ اخوت قائم کریں تاکہ لذت برادری کو محسوس کر سکیں اور یہ معلوم ہو سکے کہ آپ ان غیار سے جو طمع و امید لگائے بیٹھے ہیں اس کے مقابلے میں آزاد زندگی ان سب سے بہتر ہے تو پھر آپ ایران کی کیوں مخالفت کرتے ہیں؟!

الحمد للہ علاقہ کے کچھ ممالک اس بات کی طرف متوجہ ہوئے لہذا اپنی پرانی روشن کو چھوڑ کر نئے طرز کی زندگی شروع کر دی۔ مجھے امید ہے کہ تمام علاقائی ممالک اور حکومتیں بھی اپنی صورتحال سے آگاہ ہو جائیں گی اور سب مسلمان رہیں کہ ان کیلئے ایران ایک اسلامی طاقت کی حیثیت سے امریکہ اور روس سے بہتر ہے، چونکہ وہ ممالک صرف اور صرف اپنے مفادات کے بارے میں

سوچتے ہیں جبکہ اسلام، اسلامی ممالک اور مسلمان، بلکہ تمام انسانیت کے مفادات کا خیال رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نہ تو ہمیں کسی ملک کا لائق ہے اور نہ ہی کسی پر حق جتنا کا شوق۔ خدا نے بھی کسی ملک (کے مسائل) میں ہمیں مداخلت کا حق نہیں دیا ہے مگر یہ کہ دفاع جیسی صورتحال پیش آجائے۔۔۔

میں ایک بار پھر تمام اسلامی ممالک کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایران کبھی بھی ان کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ ایران کے پاس اپنے عوام کیلئے تمام چیزیں موجود ہیں، لہذا ایسا نہیں کہ ایک سرکش ملک بن کر تمام چیزوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہو۔ ایران نے خدا کیلئے قیام کیا ہے اور اسی کیلئے اس تحریک کو آگے بڑھائے گا اور سوائے دفاع کے کسی سے بھی جنگ کی ابتدائیں کرے گا۔
(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۹۰)

دوسروں کی سرزین پر چڑھائی نہ کرنا

ایرانی حکام بارہا علاقے کی مسلم حکومتوں سے کہہ چکے ہیں کہ ایران کے اسلامی جمہوریہ کی اساس اسلامی عدل ہے اور وہ پوری دنیا سے اپنے عہد و پیمان پر باقی ہے، اسی لیے ایران کو کسی سرزین کے خلاف جاریت کا حق حاصل نہیں ہے اور یہ الہی ذمے داری نظام اسلام اور اسلامی جمہوریہ کی اساس ہے۔۔۔ اور بارہا کہا جا چکا ہے کہ اگر تمام مسلمان اسلامی احکام و آئین پر عمل کرنے لگیں اور اپنے اتحاد کا تحفظ کریں، اختلاف اور جھگٹرے سے اجتناب کریں تو وہ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کے پرچم تلنے دشمنان اسلام اور عالمی لشیروں سے محفوظ رہیں گے اور مسلمان کے عزیز ممالک سے مغرب و مشرق کے نفوذ کو بھیشہ کیلئے ختم کر دیں گے، چونکہ مسلمانوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور بے انتہا ذخائر بھی اور ان سب سے کہیں بلند وبالا خدا کی بے پناہ قدرت ان کی حامی اور محافظ ہے۔ بڑی طاقتیں ان (مسلمانوں) کی محتاج ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۳۲۳)

تعلق قائم کرنے میں برادری کا لحاظ

میں نے بارہا، متعدد موقع پر علاقائی حکومتوں اور دوسروں کو نصیحت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ احکام خدا اور قرآن مجید پر عمل پیرا ہونے کیلئے اسلامی اخوت اور اچھے ہمسایہ بننے کی کوشش کریں اور مطمئن رہیں کہ اگر آپ نے برادری اور بھائی چارہ باقی رکھنے کیلئے ایک قدم آگے بڑھایا تو ہم آپ کے دست مبارک کو تھامنے اور بڑی طاقتیں کو نکال باہر کرنے میں کئی قدم آگے آئیں گے۔ (صحیفہ امام، ج ۷، ص ۳۲۳)

اسلامی حکومتوں کی حمایت

جب بھی موقع ملائیران کے حکام نے اعلان کیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ اپنے تمام ہمسایوں اور دوسروں کے ساتھ صلح کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے اور اگر اسلامی حکومتوں پر کسی نے حملہ کیا یاد باؤڈا تو ہم اسلامی حکومتوں کی حمایت کریں گے پھر بھی یاد رہے کہ بدر فتاری، مظالم اور اسلام مخالف روئیے کے مقابلے میں ایران ڈھا ہوا ہے اور اسے کسی کا خوف و ڈر نہیں، چونکہ اس نے خدا کی نصرت کا مضمون ارادہ کیا ہے اور اس کے وعدے پر یقین ہے، اسی لیے اس کی جانب سے مدد کی امید ہے۔ اس نے فرمایا ہے: {إِنَّنَّهُمْ لَكُمْ بِالْجُنُوبِ}

اللهَ يَنْصُرُكُمْ وَيُبَشِّرُكُمْ أَفَدَامَكُمْ { }

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۹۶)

اسلامی حکومتوں کی دلجوئی

چونکہ ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ تمام مسلمانوں، تمام حکومتوں کی دلجوئی کریں اور کبھی بھی سختی اور شدت پسندی کے راستے کو نہیں اپنا ناچاہتے لہذا ہماری ان سے یہی خواہش ہے کہ وہ اپنے افکار پر نظر ثانی کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲)

اسلامی ممالک کی طرف برادری کا ہاتھ بڑھانا

ہم تمام اسلامی ممالک کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتے ہیں لہذا تمام حکومتوں اخراج و کج فکری کے باوجود ہماری طرف برادری کا ہاتھ بڑھائیں۔ ہم سب کافلہ چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں وہ مقبول رہیں۔ ہم چاہتے ہیں وہ امریکہ کی غلامی نہ کریں۔ امریکہ دنیا کے اس پار سے اسی طرح روس آپ پر حکومت نہ کرے۔ آپ سب مل جل کر رہیں۔ آپ کی یہ حکومتوں آپس میں مل کر رہیں۔ آپ کے عوام آپ کے ساتھ ہیں، لہذا آپ ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ عوام آپ کے پیچے ہیں، لہذا اگر ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے اور اسلامی آئین کا لحاظ کریں گے تو یاد رہے کہ چونکہ یہ عوام آپ کے ساتھ ہیں لہذا کوئی آپ کا ایک بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲)

ہم امن چاہتے ہیں

ہم طالب امن ہیں۔ تمام دنیا کے لوگوں کے ساتھ امن چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ تمام دنیا کے ساتھ پر امن زندگی بس رکریں۔ ہم دنیا والوں کے درمیان رہنا چاہتے ہیں لیکن وہ ایسا نہیں کرنے دیتے۔ اگر صدام نے ہم پر حملہ نہ کیا ہوتا تو ہم بھی عراق کے خلاف جوابی کارروائی نہ کرتے۔ عراق ہمارا بھائی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۳)

بڑی طاقتون کی سازشوں سے نجات

میں نے علاقائی حکومتوں سے بارہا کہا ہے کہ آئینے مل کر کام کریں اور بڑی طاقتون کی سازشوں سے نجات حاصل کریں۔ مظلوم میں اب بڑی طاقتون کے ظلم کا شکار نہیں رہ سکتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۲)

علاقہ کے ممالک سے دوستانہ روابط

سیاسی اور لشکری میدانوں میں ان تمام کامیابیوں کا سہرا جانوروں کے ثبات قدم اور لوگوں کے سرجاتا ہے اور پھر دوبارہ ہمسایہ ممالک کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ سیاسی اور لشکری میدانوں میں اپنی روزافزوں کامیابیوں اور لاکھوں لوگوں کے فوجی تربیت یافتہ اور ٹرینڈ ہونے کے باوجود کبھی بھی دوسروں کی زمین پر قبضے اور لشکر کسی کے درپے نہ ہوئے، بلکہ ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ اسلامی اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ دوستانہ روابط رکھیں۔ عرب اور اسلامی ممالک بالخصوص خلیج فارس کے ممالک یہ جان لیں کہ صدام جیسی باطل طاقت اور جنگ پسند کے ہوتے ہوئے ان کے علاقہ میں امن و سکون قائم نہیں ہو سکتا اور جب تک اسلامی ملک میں یہ گندہ مادہ رہے گا، علاقہ اور ہمسایہ ممالک بد امنی اور تلتخت واقعات کی آتش میں جلتے رہیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲)

اسلامی مفادات کی مخالفت نہ کریں

ہم علاقہ وہ سایہ کی حکومتوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اسلام اور بشریت کے دشمنوں کی حمایت سے باز آ جائیں اور اس سے زیادہ اپنے، اپنے وطن اور دنیا کے مظلوموں کے مفادات سے کھلواڑ نہ کریں۔ اسلامی جمہوریہ کی حمایت اور تعاون کے ساتھ فتنہ گروں اور امن عالم کو خطرہ میں ڈالنے والوں کو منہ توڑ جواب دیں اور وہ یہ جان لیں کہ یہ مردہ گروہ¹ زندہ نہیں ہو گا {والعاقبۃ للْمُتَّقِّنَ} -²

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۹۹)

بآہمی تعلقات کا احترام

ہمارا ملک ہمیشہ کی طرح اچھا ہمسایہ بننے اور دوسروں سے روابط کا معتقد رہا ہے اور اس کو محترم مانتا رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۲۲۶)

اسلامی حکومتیں اور اسرائیل کا مسئلہ

حکومتوں کا اسرائیل سے اتحاد

میں اسلامی حکومتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ نہر کے بارے میں کیوں جھگڑ رہے ہیں؟ فلسطین غصب کر لیا گیا ہے، یہودیوں کو فلسطین سے باہر نکالو۔ اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ آخر کیوں ایک دوسرے کے پیچھے پڑے ہو؟ (دیکھو!) فلسطین پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور تم نہر کے بارے میں لڑ رہے ہو! تم نے نہر پر جھگڑا لیا تو فلسطین پر اسرائیلی حکومت قائم ہو گئی، کیا یہی حکومت ہے؟ اس حکومت نے تو بے چارے عربوں کو گھر سے باہر کر دیا اور اب دس لاکھ یا اس سے بھی زائد بھوکے اور بے گھر بیبانوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ واقعی وہ پریشان ہیں اور ان کا کوئی پر سان حال نہیں۔ کیا اسلامی حکومتوں کو اس سلسلہ میں اعتراض نہیں کرنا چاہیے؟ کیا انہیں کچھ نہیں بولنا چاہیے؟ ایسی حکومت کہ جس نے دس لاکھ یا اس سے بھی زائد مسلمانوں کو بے گھر کر دیا ہو، در بدر کر دیا ہوا سے آپ ہاتھ ملارہے ہیں، اتحادرہے ہیں؟ اگر آپ نے ان سے اتحاد نہیں کیا تو اس کا انہمار اخباروں کے ذریعہ کریں۔ اگر آپ

1. اس سے مراد، عراق کی بعث پارٹی ہے۔

2. ”نیک انجام (صرف)“ تحقیقیں کیلئے ہے۔ سورہ عرفہ ۱۲۸۔

کا ان سے اتحاد نہیں توجیں کہہ رہا ہوں اسے کسی پر لیں میں چھپنے اور شائع ہونے دیں اور اگر ایسا نہیں کرنے دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسرائیل کے اتحادی ہیں۔ اسرائیلی پٹھوؤں کو دیکھ رہے ہو کہ وہ اس ملک میں کیا کارروائیاں کر رہے ہیں؟ کیا ہو رہا ہے؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۸۷)

سامراجی طاقتوں کی جانب سے اسرائیل کی حمایت

مغرب و مشرق کی استعماری حکومتوں کی ملی بھگت اور اتحاد سے اسرائیل نے وجود پایا اور اس کے بنانے کا ہدف اسلامی مل ماقوم کو کچنا اور تباہ و بر باد کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام تمام ستمگر اور ظالم لوگ اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ انگلینڈ اور امریکہ اسرائیل کو تباہ کن اسلحہ فراہم کر کے اور سیاسی و لشکری طاقت کو تقویت دے کر اسے برابر عربوں، مسلمانوں اور فلسطین پر ظلم کرنے، دوسری اسلامی زمینوں کو ہڑپنے اور غصب کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ادھر روس مسلمانوں کو ضروریات جنگ سے لیں ہونے سے منع کر کے اور اپنی سازشی سیاست و خیانت اور مکاری کے ذریعہ اسرائیل کے وجود کو ہر اعتبار سے ممحکم بنارہا ہے۔ اگر اسلامی حکومتیں اور مسلمان قومیں مشرق و مغرب کے جھوٹے وعدوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے اسلام پر اعتماد کر تیں اور قرآن کریم کی نجات بخش و نورانی تعلیمات کو اپنا نصب العین قرار دیتیں اور اس پر گامزن ہو تیں تو آج وہ صیہونیزم کے ظلم و استبداد، امریکہ کی دھمکیوں اور روس کی مکارانہ چال کا شکار نہ ہو تیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۳۷)

اسلامی ممالک میں بیگانوں اور اجنیوں کا نفوذ

اس وقت مصیبتوں کے اعتبار سے فلسطین پہلے نمبر ہے۔ قدرتی اور قبیتی ذخائر اور ستر کروڑ آبادی رکھنے کے باوجود اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے باہمی اختلاف اور بعض مسلمان حکمرانوں کے بڑی طاقتوں کے سامنے سر تسلیم خم ہو جانے کی وجہ سے اسلامی ممالک پر سے سامراج اور صیہونیزم کا قبضہ ختم اور ان کے پٹھوؤں کا اثر و سوخت ختم نہیں کیا جاسکا ہے۔ بعض عرب حکومتوں کی خواہشات نفسانی اور خود غرضی ہے جس کی وجہ سے وہ عربوں کی ایک ارب آبادی فلسطین کو اسرائیل کے چنگل سے آزاد نہیں کر سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۶۱)

اسلامی ممالک کے حکمران اور فلسطین کا مسئلہ

کیا موجودہ صورتحال میں مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کی خدا، عقل و ضمیر کے مقابل کوئی ذمہ داری نہیں؟ فلسطین کے جانشناز و ندراکار نوآبادیاتی ممالک میں استعمار کے پھوٹوں کے ہاتھوں ظلم و ستم کا شکار ہوتے رہیں اور یہ سب خاموش بیٹھے رہیں یا اس گھناؤنے مقصد کو ہوادیتے رہیں؟ کیا عرب حکومتوں اور ان ممالک کے باشندے یہ نہیں جانتے کہ اس گروہ کے شکست کھانے سے کوئی عرب ملک اس خبیث و غاصب کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکے گا؟

اس وقت تمام مسلمانوں، اسلامی حکومتوں خاص طور سے عرب حکومتوں پر اپنی خود مختاری کی حفاظت کیلئے لازم ہے کہ اس مجاہد گروہ کی حفاظت اور ان کی مدد کریں۔ انہیں اسلحہ اور ضروری اشیاء کافراہمی سے لمحہ درلغنہ کریں اسی طرح مجاہدین کی ذمہ داری ہے کہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اور قرآن کریم سے متنفس ہو کر اس مقدس راہ میں کسی بھی کوشش سے درلغنہ کریں اور بعض لوگوں کی کابلی، غفلت اور سستی ان کی کابلی اور کمزوری کا سبب نہ بنے اور ان پر تاکید کے ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ جہاں کہیں بھی ہیں وہاں کے باشندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں اور اپنے ایمانی انخوٰت کے فرائض پر عمل کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۶۱)

اسلامی حکومتوں کا مرعوب ہو جانا

جیسا کہ میں نے بارہاں خطرے سے آگاہ کیا ہے کہ اگر ملت اسلام بیدار نہ ہوئی اور اپنی ذمہ داریوں سے باخبر نہ ہوئی، اگر علمائے کرام نے اپنی ذمہ داری محسوس نہ کی اور اٹھ کھڑے نہ ہوئے، اگر حقیقی اسلام جو بیگانوں اور اجنیوں کے مقابلہ میں وحدت کا سبب اور مسلمانوں کے تمام فرقوں میں جوش و حرکت کا باعث، اسلامی ممالک اور مسلمان ملتوں کی خود مختاری و سیادت کا ضامن ہے، اجنیوں اور بیگانوں کے ہاتھوں اسی طرح استعمار کے سیاہ پرده کے پیچھے پوشیدہ رہا گیا اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف آگ بھڑکتی رہی تو اسلامی معاشرہ کو ذلت آمیز اور سیاہ ترین ایام کا سامنا کرناضرے گا اور احکام قرآن و اساس اسلام کو تباہ و بر باد کرنے والا خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ قرآن مجید اور اسلام کے نجات بخش احکام پر دشمنان اسلام اور عالمی دہشت گردوں کے کھلم کھلا اور منفی طور پر جملے ہر طرف سے شدت کے ساتھ ہو رہے ہیں اور بہت سے اسلامی ممالک ہمت ہار جانے یا ان کے دباؤ کی بیاد پر ان کے خیانت پر بُنی اور ناجائز ادلوں کو عملی جامہ پہنارہ ہے ہیں چاہے ان کا شمار ان ممالک میں ہو جو اسلام کا دم بھرتے ہیں اور اسلام کے نام پر کافرن斯 بلا تے ہیں اور چاہے ان لوگوں میں جو اسلامی ممالک میں مذہب کا انکار کرتے ہوئے اسلام کو قبول نہیں کرتے۔ بہر حال سب کے سب ایک ہی راہ کے مسافر ہیں چاہے جان بوجھ کرائی غلطی کر رہے ہوں یا ناواقفیت کی بیاد پر اور وہ راستہ ان دشمنان اسلام کے استعماری اور

ناجائز مقاصد کا حصول ہے جن کی خواہش یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ کی یہ بدحالی اور نخوت آمیز حالت اسی طرح باقی رہے۔ ملت اسلام کی سرز مینوں اور جان و مال پر اس طرح اسرائیل قابض رہے۔ دنیا نے اسلام پر استعماری طاقتون کا قبضہ ہمیشہ رہے، اسلامی ممالک میں صیہونیزم کا تباہ کن اور توسعی پسند پروگرام جاری و ساری ہو سکے اور ملت اسلام اور اسلامی ممالک کی حکومتیں ہمیشہ ذلیل و خوار اور عالمی ظالموں اور غاصبوں کے ہاتھوں اسیر ہو کر ہمیشہ ان غاصبوں کی محتاج بن کر رہیں اور خود مختاری و آزادی، آسانس اور امن و سکون سے محروم رہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۸۸)

سازش کرنے والی حکومتوں سے تعلقات توڑ دینا اور ان پر دباؤ ڈالنا

اب جبکہ اسرائیل کی غاصب حکومت عرب سرز مینوں پر ظلم و ستم اور فتنہ و فساد کو مزید بڑھا وادینے کیلئے اور صاحبان حق کے مقابلے میں قبضے کی پالیسی کے تسلسل کا محاکم ارادہ کرچکی ہے اور آتش جنگ کو متعدد بار ہوادے چکی ہے۔ ہمارے مسلمان بھائیوں نے اس عصر فساد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور فلسطین کی آزادی کیلئے ہتھیلوں پر اپنی جان لے کر میدان جنگ اور میدان شرف قدم رکھ دیا ہے ایسی حالت میں اسلامی ممالک کی تمام حکومتوں خاص طور سے عرب حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اس کی لازوال قدرت پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی تمام قوتیں اور طاقتون کو یکجا کر کے ان فداکار جوانوں کی مدد کیلئے آگے آئیں جو محافظ پر ملت اسلام سے امید لگائے ہوئے ہیں۔ آزادی فلسطین اور اسلامی عظمت و شرف کو زندہ رکھنے کیلئے اس مقدس جہاد میں شرکت کریں۔ تباہی و بر بادی اور ذلت کی انتہا پر پہنچانے والے نفاق و اختلاف کو ختم کر کے سب کی طرف برادری کا ہاتھ بڑھائیں اور اپنی طاقت کو مضبوط بنائیں۔ صیہونیزم اور اسرائیل کے محافظوں کی کھوکھی طاقت سے خوفزدہ ہوں۔ بڑی طاقتون کے جھوٹ اور غلط وعدہ و عید سے دھوکہ نہ کھائیں۔ ایسی سستی اور خاموشی سے دوری اختیار کریں جس کا نجام شر مندگی، ذلت اور خطرناک ہے۔

اسلامی ممالک کے سربراہ اس بات کی طرف متوجہ رہیں کہ انہوں نے فساد کا جو پنج اسلامی ممالک کے قلب میں بویا ہے اس کا نقصان صرف ملت عرب تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ اس کا نقصان پورے مشرق و سطی کو ہو گا۔ صیہونیزم کا پروگرام دنیا نے اسلام پر غلبہ اور تسلط حاصل کرنا اور اسلامی ممالک کے بے پناہ خاڑ اور زرخیز مینیوں کو زیادہ سے زیادہ ضائع و بر باد کرنا ہے۔ جس کا منه توڑ جواب صرف اسلامی حکومتوں کا اتحاد، ثابت قدی اور فداکاری ہے اور اگر کسی حکومت نے اس اہم ذمے داری کے سلسلے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کیا تو دوسرا اسلامی حکومتوں کو اسے ڈرا، دھمکا کر اور تعلقات ختم کرنے کی دھمکی کے ذریعے اسے اپنے ساتھ

ملانے پر مجبور کرنا چاہیے۔ وہ اسلامی حکومتیں جن کے پاس تیل ہے وہ تیل اور دوسرے وسائل کو اسرائیل اور ظالمین کے خلاف ہتھیار کے استعمال کرتے ہوئے ان حکومتوں کو تیل نہ بچیں جو اسرائیل کی مدد کرتی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱)

اسرائیل کا وجود اور ناجائز اقدامات

سوال: [کیا دوسرے اسلامی حکمرانوں کی طرح کیا آپ بھی "کیمپ ڈیویڈ" معاہدہ کے مخالف ہیں؟]

جواب: کیمپ ڈیویڈ جیسے معاہدے اسرائیل کے مظالم کو جائز قرار دینے کی ایک سازش ہے جس کے ذریعہ حالات کو اسرائیل کے حق اور اعراب و فلسطینیوں کے نقصان میں تبدیل کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورتحال، علاقہ کے لوگوں کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۵۲)

انور سادات کی مذمت

سوال: [کیمپ ڈیویڈ] معاہدے اور بیت المقدس کے بارے میں سادات کے سمجھوتے کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

جواب: میں شدت کے ساتھ اس کی مذمت کرتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱)

اسرائیل کی حمایت سے منع کرنا

اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں پر آپ میں اتحاد فرض ہے اور فساد کی اس جڑ کو اکھاڑ پھینکنا ان کی ذمہ داری ہے اور جو لوگ ان کی حمایت اور مدد کرتے ہیں، انہیں حمایت سے روکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۶)

اسرائیل کے خلاف شدید موقف

تمام اسلامی ممالک غاصب اسرائیل کے مقابلہ میں (جس کی وجہ سے اسلامی ممالک کو اکثر مسائل کا سامنا ہے) شدید موقف اپنائیں اور فلسطین و لبنان کے مقاصد کی پوری طاقت سے حمایت اور دفاع کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۹۶)

اسلام پسندی کا جھوٹا دعویٰ

آج بھی (دشمن اسلام) صدام، اسلام اور عرب دوستی کا مدعا ہے، صرف وہی نہیں، بلکہ اس کے خائن بھائی (سدات اور اس کے جیسے) لوگ بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں، لیکن جب آپ ان کے اعمال و کردار کو دیکھیں گے تو ان کے اعمال اور دعویٰ کے درمیان میلوں کا فاصلہ پائیں گے۔ اسلام دوستی اور اس کی حمایت کے دعویداروں نے طائف نامی مقام پر جمع ہو کر جہاں سے اسلام پروال چڑھایعنی سر زمین حجاز اور یہ جگہ اس کیلئے مرکز قرار پائی، نجاست کیا کیا؟ کیا انہوں نے ان معصوم پتوں کا نام بھی لیا جن کے سروں سے باپ کا سایہ چھین لیا گیا؟ کیا انہوں نے لبنان کا نام لیا؟ اور ان اسلامی ممالک کا نام لیا جو بڑی طاقتیں اور ان کے پڑھوؤں کے زیر تسلط ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۶)

لڑائی میں ایران کے ساتھ ہم آہنگی

کیا یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے باعث شرم نہیں کہ وہ اتنے معنوی و مادی اور انسانی ذخائر کے ہوتے ہوئے اور ایسے ترقی یافتہ مکتب اور انسانی حمایت حاصل ہونے کے باوجود زمانہ کے ظالم قدر تمندوں اور زمینی و دریائی چوروں کے زیر تسلط ہیں؟ کیا بھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ خواہشات نفسانی کو دور کر کے ایک دوسرے کی طرف مودت و اخوت کا ہاتھ بڑھائیں اور انسانیت کے دشمنوں کو شکست دے اور ان کے ظلم و ستم سے بھر پور نگ و عار زندگی کا خاتمہ کر دیں؟ کیا بھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ فلسطین کے غیر تمند اور مجاہد عوام اسرائیل سے جنگ کے کھوکھلے اور سیاسی دعویداروں کی شدت کے ساتھ مذمت کرتے ہوئے اسلام و مسلمین کے دشمن اسرائیل کے سینے کو چیرڈالیں؟ خداوند عظیم نے جو لوگوں کو خدا کی رسی مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے اور تفرقة وجود ایسے منع کیا ہے، اس خدا کے مقابل مسلمانوں کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا انہیں اپنی یہ ذمہ داری نہیں معلوم کہ جس ایرانی حکومت اور عوام نے جہاد کر کے پر چم کفر کو سرگاؤں اور اسلام کے باعزمت پر چم کو بلند کیا ہے اس کی حمایت کریں؟ کیا درباری مولوی مملکت ایران کے

اسلامی انقلاب کی مخالفت کو امر یکہ اور اسرائیل کی مخالفت سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں؟ میں مغرب اور مشرق میں رہنے والے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ مل کر خدا کی مدد سے اسلامی ممالک اور کمزور لوگوں کے ممالک سے ظالموں کے شر کو ختم اور ان کے ہڑپنے و قبضہ جمانے کے منصوبے کو ناکام بنادیں اور اس اہم ذمے داری کے سلسلے میں پروردگار کے فرمان پر لبیک کہیں۔ حاجتوں سے التماں ہے کہ وہ اسلام کی کامیابی کیلئے مقدس مقامات پر دعا کریں اور ایرانی عوام کے پیغام اور اس مظلوم ملت کی ندائے ”یا ^{للسُّلَمِينَ}“ کو اپنے ممالک تک پہنچائیں۔ خداوند عالم کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ ہم سب کو اسلامی ذمہ داریوں سے باخبر ہونے اور اتحاد کی توفیق عنایت فرمائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۷۲)

ایران کی مخالفت اور اسرائیل کے ساتھ تعاون

آپسی اتحاد اور اسلامی ممالک سے فساد کی اس جڑ کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کے بجائے ایک ساتھ بیٹھ کر اٹی سید ھی باقیں کرتے ہو یا ان کے فائدے کی باقیں کرتے ہو۔ بعض ممالک کی ساری پریشانی یہ ہے کہ ایران میں اسلامی قوانین نافذ کرنا چاہتے ہیں! ایرانی تو شروع سے ہی یہ فریاد کر رہے ہیں کہ ہم فلسطین اور بیت المقدس کو آزاد کر کے ہی دم لیں گے اسی لیے اس سلسلہ میں ہر دن ایک ترانہ تیار کرتے ہیں اور ہر دن اسرائیل سے تعلقات منقطع کرنے کے حوالہ سے کوئی نہ کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔ آخر کس بیان پر آپ لوگ اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی توہین کو برداشت کر رہے ہیں! اس طرح آپ کی توہین کرتا ہے۔ اس طرح سے وہ آپ کی حیثیت و آبرو کو پامال کر رہا ہے، ہر جگہ پر قبضہ جمانا چاہتا ہے اور کھلم کھلا کھتا ہے کہ مجھے کسی کا ڈر نہیں! ایسے فساد کی اس جڑ کو آپ سب کو مل کر اکھاڑ پھینکنا چاہیے اور اگر اسے ہمیشہ کیلئے ختم نہ کیا تو یہ ایک ایسا کینسر ہے جو دوسری جگہوں میں بھی سرایت کر جائے گا صرف تھوڑی تباہی پر اکتفا نہیں کرے گا۔ ان کا تو یہ مانتا ہے کہ اسرائیل ہر قوم سے بالاتر ہے، دریائے فرات سے دریائے نیل تک (سارا علاقہ) اس کا ہے! المذاہب اسرائیل کے حوالہ کر دینا چاہیے اور آپ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ایک معمولی و مختصر چیز کو لے کر آپس میں اختلاف کئے بیٹھے ہو اور ساری ہمت و طاقت اس بات پر لگا رکھی ہے کہ کہیں ایران کوئی بات نہ کہہ دے! جبکہ ایران کے ہر مجھے کا کہنا ہے کہ ہم دوسری حکومتیں اور ملتیں ہمارا مطیع نظر نہیں ہیں سوائے اس کے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم سب متحد ہو جائیں اور فساد کو علاقہ سے دور کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۵۱۸)

اسلامی ممالک اور شرمناک خاموشی

بیت المقدس کا مسئلہ نہ تو کوئی ذاتی مسئلہ ہے اور نہ ہی کسی ایک ملک اور نہ ہی عصر حاضر کے مسلمانوں سے مختلف مسئلہ ہے، بلکہ گزشتہ، موجودہ اور آئندہ کے زمانوں مومنین اور کائنات کے توحید پرست لوگوں کیلئے ایک ایسا حادثہ ہے جو مسجد الاقصیٰ کی بنیاد رکھے جانے کے وقت سے شروع ہوا ہے اور نظام عالم میں جب تک یہ سیارہ گردش میں ہے اس وقت تک باقی رہے گا۔ عصر حاضر میں موجود مسلمانوں کیلئے کتنے دکھ کی بات ہے کہ اتنے مادی اور معنوی وسائل کے ہوتے ہوئے ان ہی کے سامنے خداوند متعال اور عظیم الشان انبیاء (ع) کی شان میں اس طرح گستاخی کی جائے وہ بھی چند عدد او باش اور سر پھرے ظالمین کے ہاتھوں! اور اسلامی ممالک کیلئے کتنے شرم کی بات ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتیوں کی شرگ کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کے باوجود ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ رہیں اور امریکہ جیسے تاریخ کے بڑے ظالم و جابر کی جانب سے ایک باطل و فاجر و غیر اہم عصر (اسرائیل) کو ان کے مقابلہ اہمیت دیئے جانے کا تماشاد یا کھیس اور کچھ لوگ ان کے قبلہ اول اور مقدس عبادت گاہ کو غصب کر کے بڑی بے حیائی کے ساتھ ان کے مقابلہ میں قدرت نمائی کریں۔ تاریخ کے اتنے بڑے المناک واقعہ پران لوگوں کی خاموشی کتنی شرمناک ہے! کتنا اچھا ہوتا گراسی وقت سے مسجد الاقصیٰ کے مایک سے یہ اعلان عام کیا جاتا جس وقت اسرائیل نے یہ عظیم ظلم انجام دیا تھا، اب جبکہ انقلابی مسلمانوں اور فلسطین کے بہادروں نے بلند ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے الہی آواز رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی معراج گاہ سے بلند کی ہے اور مسلمانوں کو قیام و وحدت کی دعوت دی ہے اور جہان کفر کے مقابلہ میں انقلاب برپا کیا ہے تو پھر اس اسلامی کام میں انسان کو بیدار کرنے والے وجدان اور خدا کی بارگاہ میں کس عذر و بہانہ کا سہارا لے کر خاموش رہا جا سکتا ہے؟ اب جبکہ قدس کی دیواریں فلسطین کے جوانوں کے خون کے خون سے رنگیں ہیں اور انہیں ان کے جائز حق کے مطالیب پر گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کیا غیر تمدن مسلمان کیلئے عار و ذلت کی بات نہیں اگروہ ان کی مظلومانہ فریاد کا جواب نہ دیں اور ان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار نہ کریں؟ کیونکہ عین ممکن ہے کہ ان کی ہمدردی کی آواز حکومتوں کو بیدار کرے تاکہ وہ اپنی عظیم اسلامی طاقت استعمال کر کے تاریخ کے اس بڑے ظالم و جابر امریکہ کو کہ جو سات سمندر پر اس سے ظالموں کی پشت پناہی کے ساتھ اسرائیل پلید کی حمایت کر رہا ہے کو شکست دے دیں اور خود کو اور دنیا کے مظلوم عوام کو نجات دلائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۹۰)

آج اسلام کا مسئلہ یہ ہے کہ جن کانوں کو مسلمانوں کی مشکلات اور مسائل کو سننا چاہیے تھا وہ بہرے ہو گئے ہیں اور جن زبانوں کو مسلمانوں کے مفادات کیلئے بولنا چاہیے وہ گونگی ہو گئی ہیں۔ جن آنکھوں کو مسلمانوں پر دن رات پڑنے والی مصیبتوں کو دیکھنا چاہیے وہ انہی ہو گئی ہیں۔ اب ایسے گونگوں، بہروں اور انہوں سے کیا کہیں؟ کیا یہ ہمسایہ حکومتیں لبنان کے مسئلہ کو ایک الیہ نہیں سمجھتیں؟ اسلام کیلئے ایک سانحہ نہیں مانتیں؟ دنیا کے مسلمانوں کیلئے المناک واقعہ نہیں جانتیں؟ لبنان پر اسرائیل کا حملہ اور بے پناہ تقلیل و غارت کیا الیہ نہیں ہے؟ اسلام کیلئے سانحہ نہیں ہے؟ مسلمانوں کے حق میں ظلم و ستم نہیں ہے؟ کیا یہ بات ان کے کانوں تک نہیں پہنچتی ہے کہ یہ کام امریکہ کے اشارہ پر ہوا ہے؟ اگر بہرے نہیں ہیں تو پھر لبنان میں ہمارے مظلوم بھائیوں کی یہ فریاد اور نالہ کیوں نہیں سنتے؟ اگر انہیں ہیں تو پھر اس لبنان اور ایران کے محاذوں پر جوانوں، شہروں اور گلیوں میں خواتین، بچوں اور کمزور مردوں کی گرتی لاشوں کو کیوں نہیں دیکھتے ہیں؟ اگر دیکھ رہے ہیں اور اسے ظلم و ستم مانتے ہیں تو پھر کچھ بولتے کیوں نہیں؟ اگر انہیں آبروئے اسلام سے لگاؤ ہے قرآن مجید سے انس ہے حریم شریفین سے دلچسپی اور لگاؤ ہے توجب آج دنی معاالم کو پامال کیا جا رہا ہے اور برابر اسلام و قرآن اور حریم شریفین کو برا بھلا کہا جا رہا ہے تو وہ لوگ کیوں کچھ نہیں بولتے؟ کیوں پھر بھی ان کی حمایت اور مدد کرتے ہیں؟ آخر انہیں کیا ہو گیا ہے انہی لوگوں کی موجودگی میں یہ مصیبتوں نازل کی جا رہی ہیں ان کے سامنے مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں پھر بھی نہ صرف یہ کہ خاموشی اختیار کئے ہیں، بلکہ ان کی حمایت بھی کر رہے ہیں دوبارہ یکمپ ڈیویڈ معاہدہ کی حمایت کرنا چاہتے ہیں دوبارہ فہد کے پروگرام اور ارادوں کی حمایت کرنا چاہتے ہیں پھر اسرائیل کو تسلیم کرنا چاہتے ہیں؟ آخر ان مظالم کو ہم کس سے بیان کریں؟ کیا ان حکومتوں سے بیان کریں جو اپنے کان، اپنی آنکھ کو بند کر کے بغیر سوچے سمجھ امریکہ کے سامنے سر تسلیم خم ہو گئی ہیں؟ (یا) ان مظلوم عوام سے کہیں جوان حکومتوں کے ظلم و ستم کا شکار ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھور ہے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۲۲)

اسرائیل کے خلاف اسلامی حکومتوں کا اتحاد

امید ہے کہ علاقے کے ممالک کہ جن کی ہر چیز اسلامی ملک لبنان پر اسرائیل کے حملے اور اس کی حالیہ کشت و خون کے باعث خطرے میں پڑ گئی ہے بے اعتنائی کا مظاہرہ نہیں کریں گے؟ مسلمان اقوام یہ جان لیں کہ بعض ہمسایہ حکومتوں کی ذلت آمیز خاموشی اور اسرائیل و امریکہ کے سامنے ان بے چون و چرا سر تسلیم خم ہو جانے کی وجہ سے آج عالمی اٹیئرے اور ان کے پہلو لبنان کو نگل رہے ہیں اور مستقبل قریب میں وہ دوسرے اسلامی ممالک کو نگل جائیں گے۔ اگر آج ہمسایہ حکومتیں تیل اور آتشیں ہتھیاروں کے ساتھ

ان ظالموں کے مقابلے میں استقامت کا ثبوت دیں تو بہت جلد اسرائیل کا مسئلہ پھر اس کے بعد امریکہ پھر ہر غاصب طاقت کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہم کو اس بات کا گہرا دکھ ہے اور ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں کہ بعض اسلامی ممالک نے امریکہ جیسے ایک نمبر کے ظالم اور سازشی کے سامنے دست سوال دراز کیا ہے اور انسان کو پھاڑ کھانے والے بھیڑے سے اپنی نجات چاہتے ہیں۔ ہم پہلے کی طرح ایک بار پھر اسلامی ممالک خاص طور سے ہمسایہ حکومتوں سے مطالبة کرتے ہیں اور دو ٹوک الفاظ میں ان سے کہتے ہیں کہ اسلامی اقوام کی جان، مال، ناموس اور عزت کی حفاظت کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ فلسطینیوں، حکومت شام اور ہمارے ساتھ مل جائیں اور ایک صفت میں کھڑے ہو کر اسلام و عرب کی عزت و شرف کا دفاع کریں اور ان کو اپنے زرخیز ممالک سے ہمیشہ کیلئے نکال باہر کریں۔ موقع نہ گنوائیں ورنہ کل دیر ہو جائے گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۶۳)

اسرائیل کا خطرہ

اس وقت اسرائیل تمام اسلامی ممالک کو خبردار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ ہمارے خلاف کوئی اقدام نہ کرنا! کیا یہ افسوس ناک نہیں؟ وہ حکمران انسان نہیں ہیں جن کے مقابلے میں اسرائیل سر اٹھا کے کہتا ہے کہ: ”حماقت نہ کرنا!“ بیروت پر قبضہ جمانے کے بعد اسرائیل نے کیا کچھ ظلم نہیں کیا؟ تنظیم آزادی فلسطین (PLO) کو بھی بر باد کر دیا۔ تمام افراد کو پراکنہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد بھی آپ لوگ چپ رہے، ان مظالم کا مقابلہ نہیں کیا، صرف اکٹھا جمع ہو کر ایک لفظ بولے، وہ بھی اسرائیل کی حمایت میں اب تمہاری نوبت آنے والی ہے۔ اسرائیل تمہارے درپے بھی ہو گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۳۲)

اسلامی حکومتوں کی بے اعتمانی

کتنے دکھ کی بات ہے کہ مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے پڑوس میں غاصب اسرائیل اس طرح لبنان کے مظلوم لوگوں، بیروت کے رہنے والے بھائیوں اور بہنوں کے خلاف گستاخانہ اور فاتحانہ انداز میں جاریت کرے اور اسلامی حکومتیں دفاع کیلئے اٹھ کھڑے ہونے کے بجائے جو کہ ایک الٰہی اور انسانی فرائض ہے، اس قدر کچلدار رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں، بلکہ اسرائیل اور امریکہ کے ناپاک مقاصد کیلئے سرگرم عمل ہیں اور اسرائیل جیسے ظالم کے بجائے ایران اور اس میں نافذ اسلام پر حملہ اور بھرپور حملہ کر رہی ہیں۔

اگر آج خاموشی، بلکہ اس ظالم اور اپنے آقاوں کے ناپاک مقاصد کی تکمیل میں مددینے کیلئے بہانے گھر بھی لیں تو کیا تاریخ کو بھی بدلتے ہیں گے؟!۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۵۱۳)

اسرائیل، علاقائی حکومتوں کی جائے پناہ

خداؤند متعال ان ملتوں کو ان مسائل کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کو خواب غفلت سے بیدار کرے۔ یہ لوگ اس گمان پر اسرائیل کی حمایت اور مدد کرتے ہیں کہ وہ ان کا پشت پناہ ہے۔ اسرائیل جس کی بنیاد ہی اس پر رکھی گئی ہے کہ وہ عرب ممالک کو اپنے قبضہ میں لے لے اس کے بارے میں پشت پناہی کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح امریکہ کو بھی اپنا پشت پناہ سمجھ بیٹھے ہیں جبکہ امریکہ آپ کا تیل حاصل کرنا چاہتا ہے، امریکہ آپ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے، وہ چاہتا ہے آپ اس کیلئے منڈی بنے رہیں۔ اسی طرح روس بھی ہے۔ ان سب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ سب آپ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ ذخیر جو خدا نے آپ کو عطا کئے ہیں ان سے استفادہ کریں اور آپ ان کیلئے صرف قلی بنے رہیں ورنہ جب آپ کسی مشکل میں گرفتار ہوں گے تو ان میں سے کوئی بھی آپ کی مدد کیلئے نہ آئے گا، بلکہ اس وقت یہ کہیں گے: ہم تو انہیں پہچانتے بھی نہیں۔ جو لوگ خود غرض اور دنیا پرست ہوتے ہیں ان کا فائدہ جب تک کسی سے وابستہ ہوتا ہے اس وقت تک وہ اس کے ہمراہ رہتے ہیں، اس کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوتے ہیں لیکن جس دن انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب اس سے کوئی فائدہ نہیں مل سکتا تو چاہے دوست بھی ہوا سے دھنکار دیتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۲۶)

اسرائیل کی سازش اور عرب ممالک کے سربراہوں کی خاموشی

امریکہ کے نئے مہرے اسحاق شامیر نے امریکہ کے دوسرے مہرے بلین کی جگہ وزارت عظمیٰ کے عہدے کیلئے نامزد ہوتے ہی سب سے پہلے اسرائیل کی سازش کو فاش کیا اور کہا: ”تنظيم آزادی فلسطین (PLO) کو نابود ہو جانا چاہیے“۔ اس کے بعد صراحت سے کہا کہ میں ایک بڑے اسرائیل کا حامی رہوں گا! کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہے کہ عرب ممالک کے حکمران اس مصیبت کے مقابلہ میں یا تو چپ بیٹھے ہوئے ہیں اور اس ناپاک سازش کی کامیابی کا راستہ کھلار کھے ہوئے ہیں یا امریکہ کی خوشنامہ کیلئے یا اپنے عارضی اقتدار کی خاطر اسرائیل کے حامی ہو گئے ہیں؟ میں نے اسلامی فرائضہ کو ادا کرتے ہوئے علاقہ کے مظلوم اور محروم لوگوں کے

دل کی آواز کو جب بھی موقع رہا دنیا والوں خاص طور سے اسلامی ممالک کی حکومتوں تک پہنچایا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر خدا نے موقع دیا تو انشاء اللہ پہنچاتا رہوں گا۔ شاید (ایک وقت ایسا آئے کہ) ان ممالک کی ان حکومتوں پر اثر ہو جن میں سے بعض عیاشی میں مصروف ہیں اور بعض اپنے ہی بھائیوں کے ساتھ جنگ وجدال میں الجھی ہوئی ہیں اور بعض امریکہ کے ڈر سے مرعوب ہو گئی ہیں اور پھر یہ خواب غفلت ایک اسلامی و انسانی بیداری میں تبدیل ہو جائے اور وہ اپنی غیر ذمہ دارانہ صورتحال کا خاتمه کر کے ایران کی طرح بڑی طاقتوں کے چہرہ پر زبردست طما نچہ لگائیں۔ اس وقت ہمارے لبنانی مسلمان بھائی اسرائیل اور لبنانی کی ظالم حکومت اور اس سے بدتر امریکہ جیسے ظالم کے ظلم کا شکار ہیں اور ہر روز ان کا ایک گروہ شہید یا بے گھر ہو رہا ہے۔ جبکہ علاقہ کی اکثر حکومتیں اسرائیل کی سازش کو کامیاب بنانے یا لبنان حکومت کی حمایت کرنے میں مصروف ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۲۵)

فلسطین کی کامیابی اور پھٹو حکمرانوں کی خاموشی

آج تمام طاقتوں اور بڑی طاقتوں نے متعدد ہو کر یہ طے کر لیا ہے کہ فلسطین کے مسلمانوں کو اپنے اہداف حاصل نہیں کرنے دیں گے اور جو لوگ فلسطینیوں کے ساتھ ہمدردی کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی چاہتوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فلسطینی مسلمان اسرائیلوں پر غالب آجائیں، بلکہ افسوس کہ سازش اور سکوت کے ساتھ وہ بھی دوسروں کے ساتھ اس بات میں شریک ہو گئے ہیں کہ فلسطینی مسلمانوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، کیونکہ ان کی کامیابی اسلام کی کامیابی کے دشمن کو بھی اس بات کا ڈر ہے کہ جس طرح ایران میں اسلام کامیاب ہو گیا اور ان کی بساط الٹ گئی ان کے مفادات بھی ختم ہو گئے اسی طرح اگر لبنان اور فلسطین میں اسلام کامیاب ہو گیا تو وہاں بھی ان کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔ اسی لیے تمام شیاطین اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ اسلام کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم سب اپنی تمام ترقتوں کا استعمال کر کے راہ خدا میں جہاد کریں، چونکہ مسلمانوں کی ناموس اور مسلمانوں کی مملکت اور تمام مسلمانوں کی حیثیت و آبرو کا دفاع ضروری ہے ہمیں اُنی مقاصد اور مسلمانوں کے دفاع کیلئے تیار رہنا چاہیے اور جب تک فلسطین و لبنان کے حقیقی فرزند یعنی حزب اللہ اور غصب شدہ سرزمین و لبنان کے انقلابی مسلمان اپنے خون و جان کی قربانی دیتے ہوئے مسلمانوں سے مدد کے طالب ہیں۔ ہم اپنی تمام معنوی اور مادی قوتوں کا استعمال کر کے اسرائیل اور ظالموں کے مقابلے میں ڈٹے رہیں اور ان کی تمام سفراکیوں اور مظالم کے مقابلہ میں استقامت و پامردی کا ثبوت دیتے ہوئے ان کی مدد کیلئے تیزی سے آگے بڑھیں اور سازش رپنے والوں کا پتہ لگا کر لوگوں کو ان سے آگاہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۸۵)

اسلامی انقلاب اور اسرائیل کا مسئلہ

فلسطین کی آزادی تک صیہونیزم کا مقابلہ

سوال: [اس وقت جبکہ ایرانی مسلمانوں کے تمام اہم امور میں صیہونیزم اثر و سوخ حاصل کر چکا ہے تو ایسے حالات میں سرز میں ایران پر اسرائیل کے اثر و سوخ کے خاتمے کیلئے آپ کی نظر میں بنیادی طور پر ایرانی مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے تاکہ ہمارے ایرانی بھائی اسے انجام دے کر فلسطینی جوانوں کے ساتھ قدم ملا کے چل سکیں؟

جواب: {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} بنیادی را یہ ہے کہ ایرانی مسلمان، ایران میں موجود صیہونیزم اور سامراجی پھوؤں سے لین دین بند کر دیں اور مادی و روایی اعتبار سے ان پر دباؤ ڈالیں اور ان کے تمام اہم راستوں کو بند کر دیں الغرض، ان کے خلاف اقتصادی و معاشری جنگ چھیڑ دیں، دوسرے میدانوں میں بھی ان کا مقابلہ کریں تاکہ وہ اپنے روابط کو ایران اور اس کے مسلمان عوام سے توڑ دینے پر مجبور ہو جائیں ایرانی عوام اپنے تمام مادی اور معنوی امکانات وسائل فلسطینی مجاہدوں کو دے سکیں۔

موجودہ افسوس ناک حالات میں تمام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ غصب شدہ زمینوں کو آزاد کرانے اور غاصبین سے انتقام وبدلہ لینے کیلئے اپنی تمام قوت و طاقت کو بروئے کار لائیں {وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ}۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کے دور ترین علاقوں میں یعنی والے ہر مسلمان کی ان مسائل کے حوالے سے ذمہ داری ہے جن میں اس وقت کے فلسطینی مسلمان مبتلا ہیں۔ مسلمان ایک متحد طاقت و قدرت کا نام ہے اسی لیے تمام لوگ عام فرائض و ذمہ داریوں میں برابر ہیں۔ تفرقہ اور قوم و نسل پرستی کا کوئی تصور نہیں، اسلامی اقوام میں تقویٰ اور پر ہیز گاری کے سوا کوئی چیز باعث امتیاز نہیں ہے۔ تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا خدا کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ متقدی اور پر ہیز گار ہو {خَسْبُنَا اللَّهُ وَلَئِمَ الْوَكِيلُ}۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۰۱)

اسرائیل، اسلام کا سخت دشمن

اسلام اور انسانیت کے سخت دشمن صیہونیزم کے چنگل سے فلسطین کی زمین کو آزادی دلانے کیلئے آپ سب مل کر کوئی راہ نکالیں، اسی کے ساتھ ان فداکار جوانوں کی حمایت اور نصرت سے بھی غافل نہ ہوں جو فلسطین کو آزادی دلانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۲۲)

اسرائیل، غاصب ہے

سوال: [فلسطینیوں کی تحریک اور خاص طور سے بیت المقدس کے بارے میں آیت اللہ کا کیا خیال ہے؟ تنظیم آزادی فلسطین (PLO) اور آپ کے درمیان کیسے تعلقات پائے جاتے ہیں؟]

جواب: ہم بہت سالوں سے اسرائیل اور اس کے غاصب ہونے کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہمیشہ یہی رہی ہے کہ اپنے فلسطینی بھائیوں کے شانہ بے شانہ دشمن سے مقابلہ کریں اور جب بھی موقع ہاتھ آیا تو جس طرح وہ لوگ اپنے حق کا دفاع کر رہے ہیں اسی طرح ہم بھی ایک بھائی بن کر ان کے شانہ بے شانہ اور ہم قدم ہوں گے۔ بیت المقدس مسلمانوں کو واپس ملنا چاہیے۔ اسرائیلی غاصب ہیں۔ افسوس عرب حکومتوں پر ہے کہ جو اتنی زیادہ افرادی قوت اور ہر قسم کے بے پناہ مادی وسائل کے ہوتے ہوئے اپنے حقوق اور اپنی زمینوں کو واپس لینے کیلئے اپنے وطن کا دفاع کیوں نہیں کر رہے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ خود ان کے درمیان اختلافات ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ اپنے اختلاف کو ختم کر لیں گی اور حکومتیں اسلامی مسائل و مشکلات کی طرف توجہ دیں گی اور خدا کی نصرت و حمایت کے ساتھ کینسر کے اس پھوٹے کا اپنی سرزی میں سے ہمیشہ کیلئے قلع قمع کر دیں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۲۳)

فلسطینی بھائیوں کی حمایت

سوال: [کیا آپ اپنے اور فلسطینی مجاہدین کے روابط کی کیفیت کے سلسلے میں کچھ کہنا پسند کریں گے؟ مشہور ہے کہ اسرائیل اور شاہ کے درمیان مختلف شعبوں میں آشکار روابط قائم ہیں خصوصاً شاہ ایران، اسرائیل کو تیل بھیج کر اس کی بہت مدد کر رہا ہے۔ شاہ کی حکومت سے ایران کو آزاد کرنے کے بعد آپ اسرائیل کے ساتھ کیسے روابط رکھیں گے براۓ مہربانی بیان فرمائیں؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ ہم اپنی طاقت و وسائل کے ذریعے غاصب اسرائیل سے اسلامی زمینوں کو آزاد کرنے اور اس کے مظالم کو ختم کرنے کیلئے ہم ہمیشہ فلسطینی بھائیوں کی حمایت کرتے ہیں اور کسی بھی قیمت پر ذرہ برابر اسرائیل کی کوئی مدد نہیں کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۲۲۰)

تعلقات اسرائیل سے ختم کرنا

سوال: [آپ اسرائیل کے مخالف ہیں اور یا سر عرفات کی حمایت کرتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے بحراں کے سلسلہ میں کیا آپ کیسا قدم اٹھائیں گے؟]

جواب: یہ تو آنے والی حکومت پر منحصر ہے۔ میں اس وقت اس سلسلہ میں کوئی موقف بیان نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک عوامی حکومت بر سر اقتدار آتے ہی اسرائیل سے تعلقات منقطع کر دیں گے، کیونکہ وہ غاصب ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۵۳۹)

اسرائیل کی مخالفت

اسرائیل نے عربوں کے حقوق کو غصب کر لیا ہے، لہذا ہم اس کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ اسرائیل شاہ کا بڑا حامی بھی ہے اور ساواک کے حق میں پروپیگنڈہ بھی کرتا ہے، اس طرح اسرائیل، شاہ اور ساواک کے مظالم میں شریک ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۲۹۵)

اسرائیل بڑا خطرہ

پندرہ سال سے بھی زائد عرصہ سے میں غاصب اسرائیل کے خطرہ سے آگاہ کر رہا ہوں اور اقوام عرب اور عرب ممالک کو اس حقیقت سے مطلع کر چکا ہوں۔ اسرائیل اور مصر کے مابین سامر اجی سمجھوتے کی بنابر اب یہ خطرہ مزید یقینی اور نزدیک تر ہو گیا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۶۰)

اسرائیل، فساد کی جڑ

افسوس کہ علاقہ واطراف بالخصوص عرب علاقوں میں اختلافات کی وجہ سے اسرائیل مختصر سی آبادی کے باوجود ان عربوں کے مقابلہ میں آگیا جن کی آبادی بھی زیادہ ہے اور وسائل بھی۔ اب اگر فساد کی اس جڑ کو روکا نہ گیا تو وہ پورے علاقہ پر قبضہ جمانے کا خواب دیکھے گا اور وہ فلسطین و مسجد اقصیٰ پر اکتفا نہیں کرے گا، وہ ہر جگہ پر قبضہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۶)

اسرائیل کی توسعہ پسندی

میں تقریباً بیس سال سے عرب ممالک کو آپس میں متحد ہونے کی تاکید کر رہا ہوں، اگر اسرائیل کو طاقت حاصل ہو گئی تو صرف بیت المقدس پر اکتفا نہیں کرے گا۔ لیکن افسوس کہ ان پر نصیحت اثر نہیں کر پا رہی ہے! میں خدا سے مسلمانوں کے بیدار ہونے کیلئے دعا گو ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۸)

اسرائیل سے نفرت

ہماری طرف سے فلسطین کی حمایت کرنا اور اسرائیل سے نفرت و بیزاری کوئی نیا کام نہیں ہے۔ ہم نے تقریباً بیس سال سے اب تک اس سے متعلق مسائل پر کافی گفتگو کی ہے۔ عرب ممالک اور تمام مسلمانوں کو اس حوالے سے نصیحت کی کہ ان مسائل میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اگر۔۔۔ عرب ممالک کہ جن کی آبادی بھی زیادہ ہے اور گروہ بھی بہت ہیں، آپس میں متحد ہوتے تو کبھی بھی فلسطین اور بیت المقدس پر یہ مصیبتیں نہ آتیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۹۸)

اسرائیل، انسانیت کا دشمن

اسرائیل بشریت اور انسان کا دشمن ہے جو ہر دن کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کرتا رہتا ہے اور جنوبی لبنان میں ہمارے بھائیوں کو ان کے خون میں غلطان کر رہا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے آقاوں کی اب دنیا میں کوئی حیثیت نہیں رہ گئی ہے۔ ان کو اب الگ تھلک رہنا ہو گا۔ ایران سے متعلق لائج چھوڑ دیں۔ تمام اسلامی ممالک میں ان کا اثر و سوچ ختم کر دیا جانا چاہیے۔ تمام اسلامی ممالک میں ان کے پھوؤں کو عہدوں سے ہٹا دیا جانا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۲۷)

اسرائیل، امریکی اڈہ

اسرائیل کے مقابلے میں ہم فلسطین اور لبنان کے مظلوم و بے سر پرست لوگوں کا دفاع کرتے ہیں۔ فساد کی جڑ اسرائیل ہمیشہ امریکہ کا اڈہ بن رہا ہے۔ میں تقریباً بیس سال کے عرصے سے لوگوں کو اسرائیل کے خطرے سے آگاہ کر رہا ہوں۔ ہم سب کو مل کر ایک ساتھ اسرائیل کو نابود کر کے فلسطینی مجاہدوں کو ان کی جگہ پر لے آنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۸)

اسرائیل کو نابود ہونا چاہیے

ہم نے جب سے یہ امور شروع کئے ہیں اور تحریک کا آغاز کیا ہے اسی وقت سے ہمارا سب سے اہم مقصد یہ رہا ہے کہ اسرائیل کو نابود ہونا چاہیے، وہ ایک بالکل بے بنیاد اور غلط بات کو سچ ثابت نہیں کر سکتے ہیں لیکن یہ دوسرے ممالک سے آنے والے برادران حالات کا جائزہ لیں اور بتائیں کہ ہم ہتھیاروں کے ساتھ اسرائیلیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں یا ایمانی طاقت سے؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۲۹)

کیمپ ڈیویڈ سمجھوتہ اسرائیلی مظالم پر مہر تصدیق

کیمپ ڈیویڈ سمجھوتہ اور فہد کی تجویز، آج کا سب سے خطرناک مسئلہ ہے، چونکہ یہ اسرائیل اور اس کے مظالم کو صحیح اور جائز قرار دیتا ہے۔ ہم سب خاص طور سے سعودی عرب کی حکومت اسلام و قرآن کریم اور آنے والی نسلوں کو جوابدہ ہیں۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسلامی حکومتیں اور عوام اس دن بیدار ہوں جب ظالم و سفاک امریکہ اور اسرائیل اپنے ظالمانہ اور سفاکانہ مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں اور مسلمانوں سے کچھ بن نہ پڑے۔ میں اسرائیل کی ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے قیام اور اس کو تسلیم کئے جانے کے منصوبے کو مسلمانوں کیلئے ایک الیہ اور اسلامی ممالک کیلئے دھماکہ سمجھتا ہو اور اس کی مخالفت کو اسلام کا ایک بہت بڑا فرائضہ مانتا ہوں۔ مسلمان نما لوگوں کے ذریعہ اسلام کیلئے جو یہ سازشیں رچی جا رہی ہیں ان سے میں خداوند عالم کی بارگاہ میں پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۹۳)

بیت المقدس کی آزادی تک جدوجہد

شاید انہوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسرائیل اور صیہونیزم کے مظالم کے طور طریقے بدل گئے ہیں اور صیہونیزم کے خون آشام بھیڑیئے نیل سے فرات تک کی سر زمین کو غصب کرنے کا خیال چھوڑ چکے ہیں، ان کو جان لینا چاہیے۔ ایرانی حکمران، ہمارے عوام اور اسلامی اقوام اس شجرہ خوبی سے جنگ اور اسے صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے ہمیشہ لڑتے رہیں گے۔ اس سلسلہ میں خدا کی مدد اور اس کے فضل و کرم کے ساتھ منتشر و پراکنده پیروان اسلام، امت محمد مصطفیٰ ﷺ کی معنوی طاقت اور اسلامی ممالک کے وسائل سے استفادہ کرنا چاہیے اور پوری دنیا میں حزب اللہ جیسی عظیم و طاقتوں عوامی تنظیمیں بناؤ کر اسرائیل کو اس کے سابقہ مظالم پر پیشان کرنا اور مسلمانوں کی مقبوضہ زمینوں کو اس کے قبضے سے آزاد کرانا چاہیے۔ میں نے جس طرح انقلاب سے پہلے اور بعد میں کئی سالوں تک لوگوں کو متوجہ کیا۔ اسی طرح پھر اس خطرہ سے آگاہ کر رہا ہوں کہ اسلامی ممالک کے قلب میں صیہونیزم کا کینسر کا پھوڑ اروز بروز پھیلتا جا رہا ہے اور میں اپنی طرف سے، اپنی ملت، ایرانی حکومت اور حکام کی جانب سے بیت المقدس کی آزادی کیلئے جاری تمام اسلامی تحریکوں کی حمایت کا اعلان کرتا ہوں اور لبنان کے ان تمام جوانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے ذریعہ امت اسلام کو سرفرازی و سربندی ملی اور عالمی لیبریوں کو ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑا ہے اور ان تمام عزیزوں کیلئے دعا گو ہوں جو مقبوضہ علاقوں میں یا اس غصب شدہ ملک کے ساتھ اور ایمان اور جہاد کے اسلحے لے کر اسرائیل اور اس کے مفادات کو ضرب لگا رہے ہیں اور اس بات کا تین دلاتا ہوں کہ ایرانی عوام کبھی آپ لوگوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ خدا پر بھروسہ کریں اور مسلمانوں کی معنوی طاقت سے فائدہ اٹھائیں تقویٰ، جہاد، صبر اور استقامت جیسے اسلحوں سے دشمنوں پر حملہ کریں {إِنَّمَا تَنْصُرُوا اللَّهَ

يَنْصُرُكُمْ وَيَنْبَثِثُ أَفْدَامَكُمْ} -

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲۰)

اسلامی انقلاب اور اسلامی تحریکیں غلطیفی مجاہدین کی مالی امداد واجب ہے

سوال: [رہبر انقلاب، زکات اور سہم امام (ع) جیسی شرعی رقوم کو ان شجاع مجاہدوں کو دینے کیلئے جو فتح کی میدان میں میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں، آپ کی کیا رائے ہے؟]

جواب: {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} مناسب، بلکہ واجب ہے کہ زکات اور سہم امام جیسی رقوم کا ایک مناسب حصہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور کافر، دشمن بشرطیں صیہونیزم کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے قصد سے میدان جنگ میں قدم رکھنے والے مجاہدین اور اسلامی عزت و شرافت کو حیاء و اپس لوٹانے کی کوشش کرنے والوں اور اسلام کی تاریخ شریف کی تکریم کیلئے معز کرنے آرائی کرنے

والوں کے ساتھ مختص ہونا چاہیے اور خدا و آخرت پر ایمان رکھنے والے مسلمان پر واجب ہے کہ اپنی تمام قوت و طاقت کو اس راہ میں لگا دے یہاں تک کہ شہادت یا ظفر یا بھی جیسی دوچھائیوں میں سے کسی ایک پر فائز ہو جائے اور آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ انتقام اور شرم کے داع کو مٹانے کیلئے آگ سے کھینے کا حوصلہ کریں اور خدا کی مدد سے اس درخشنان کامیابی کو حاصل کریں جو آپ کی منتظر ہے اور آزاد مومنین کو بشارت دین کہ خدا ہر مردانہ اور حق پسندانہ ارادے کا پشت پناہ ہے۔ ہمارے جن بھائیوں نے خدا کی نصرت و مدد کیلئے کمرکس لی ہے انہیں کامیابی مل کر رہے ہیں۔ یعنی ”فتح تحریک“ کے جوان اور ”عاصفہ“ گروپ سے تعلق رکھنے والے ان کے ہم خیال مجاہد اور دوسرے فدائیوں میں شامل ہیں۔ اپنی تمام طاقت کے ساتھ ان کی مدد اور حمایت و پشت پناہی کرنا واجب ہے {وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ}۔

سوال: [سر زمین فلسطین پر مقدس انقلاب کی آگ کے شعلہ ور ہونے اور ”فتح“ کی قیادت میں متعدد کامیابیاں حاصل ہونے کے بعد آپ کا ہمارے ان بھائیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو غصب شدہ زمینوں اور محاذوں پر استقامت کا ثبوت دے رہے ہیں؟]

جواب: {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} ہمارے ثابت قدم اور مجاہد بھائیوں کے بارے میں ہماری پہلی اور آخری نظریہ ہے کہ اسی طرح حوصلہ، عزم و ہمت کے ساتھ جنگ کو جاری رکھیں، کیونکہ زندگی کا مطلب ہے ”عقیدہ اور اس کی راہ میں جہاد“ {إِنَّ الْحَيَاةَ عَقِيقَةٌ وَالْجَهَادُ} اور اس میں شک نہیں کہ اسلامی فکر کے لحاظ سے ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ موجودہ حالات میں اپنی اور اسلام کی باعظمت تاریخ میں آنے والی نسلوں کی عزت و عظمت کو باقی رکھنے کیلئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ اپنی تمام تر قوت و طاقت کے ساتھ نبرد آزمائی کریں۔ قرآن میں ارشاد ہے: {وَأَعْدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعُمُ مِنْ فُؤَادٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْبِيُونَ بِهِ عَدُوُّ اللَّهِ وَعَدُوُّكُمْ}۔ جتنا ان کیلئے لشکر اور سواری کا انتظام کر سکتے ہو کرو تاکہ خدا اور اپنے دشمن کا خاتمہ کر سکو۔ {إِنَّ تَشْرُرُوا اللَّهَ يَتَصْرُرُ كُمْ وَيَتَبَثُّ أَقْذَامُكُمْ} اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو خدا بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو محکم واستوار قرار دے گا۔ {وَلَا تَثِبُّو فِي اِنْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُو تَائِمُونَ فَإِنَّمِّا يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَلَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ} دشمن کو پہچاننے میں سستی نہ کرو اگر تم رنج و مصیبت کا سامان کر رہے ہو تو وہ بھی تمہاری طرح مصیبتوں میں گرفتار ہیں، بس فرق صرف اتنا ہے کہ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو اور وہ نہیں رکھتے۔

سوال: [سر زمین فلسطین پر جو جاری لڑائی اور عرب اور اسلامی امت کے خلاف اسرائیل و حشیانہ کا رواج مقدس جہاد میں شرکت اپنی نظر بیان فرمائیں تاکہ تمام ممالک میں موجود مسلمان اپنی تمام معنوی و مادی طاقتیوں کو بروئے کارلا کراس مقدس جہاد میں شرکت کریں]۔

جواب: {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} جیسا کہ میں نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ ایسے حالات میں کہ جب اسلام کے مقدس قوانین کو پامال کر دیا گیا ہو ایسے وقت میں اسلام کی سر بلندی کیلئے جان و مال کے ساتھ دفاع کرنے سے زیادہ کوئی واجب کام نہیں ہے۔ جب آپ کی نگاہوں کے سامنے آپ کے بھائیوں اور بہنوں کا خون سر زمین فلسطین پر بھا جا رہا ہو، ہماری زمینوں کو غصب کر لیا گیا ہو اور ہمارے گھروں کو صیہونیزم تباہ و بر باد کر رہا ہو تو سوائے جہاد کے کوئی اور راستہ نظر نہیں آتا۔ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس مقدس پیکار میں اپنی مادی و معنوی امداد کریں۔ خدا اس ارادے کا پیشہ پناہ ہے {وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِ الْقَصْدِ}۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۱۹۹)

مجاہدوں کی حفاظت

اس وقت تمام مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی حکومتوں خاص طور سے عرب حکومتوں پر لازم ہے کہ اپنی خود مختاری و آزادی کے تحفظ کیلئے اس مجاہد گروہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کی مدد کریں۔ انہیں خوراک اور ہتھیاروں کی فراہمی سے دریغ نہ کریں۔ مجاہد فدائکاروں پر بھی لازم ہے کہ خداوند متعال پر توکل کرتے ہوئے قرآن کریم سے مستمسک ہوں اور اس مقدس راہ میں اپنی کسی بھی کوشش سے دریغ نہ کریں بعض عناصر کی سستی ان کے حوصلے پست نہ کر دے اور تاکید کے ساتھ ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ جہاں پر ہیں وہاں کے باشندوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئیں اور ایمانی بھائی چارے پر منی اپنے فرائض پر عمل کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۶۲)

مظلوم کی حمایت

ہم مظلوم کے حامی ہیں، جو شخص دنیا کے کسی حصے میں مظلوم ہے، ہم اس کے حامی ہے۔ فلسطینی مظلوم ہیں۔ اسرائیل ان پر ظلم کر رہا ہے اسی لیے ہم ان کے حامی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۲۸)

ایران، فلسطین کے شانہ بہ شانہ

میں تمام مسلمانوں اور جنوبی لبنان کے ان شیعوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اپنے ملک کی آزادی و خود مختاری اور فلسطینی مظلوموں کے دفاع کی کوشش کر رہے ہیں اور نو محروم کو مظاہرے کے ذریعہ مسلمانوں اور ایران کی مظلوم ملت سے اپنے اتحاد کا اظہار کیا۔ مجھے امید ہے کہ دشمن اسلام و مسلمین اسرائیل کے خلاف مستحکم ارادے کے ساتھ لڑائی کو جاری رکھتے ہوئے ایران اور فلسطین میں موجود اپنے مسلمان بھائیوں کے اسلامی و حقیقی انقلاب کا ساتھ دے کر تمام غاصبوں اور ظالموں کو اپنے ملک سے باہر نکال کر ان کی تخریب کاریوں اور قتل و غارت کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیں گے۔

خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اسلام و مسلمین کو عظمت و عزت عطا فرمائے اور بیگانوں کے ظلم و جور کا خاتمه کر دے۔ آپ جیسے اسلام کے سپاہیوں پر میر اسلام ہو۔ آپ کی توفیق اور مدد کیلئے بارگاہ خدا میں دست بہ دعا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۲۷)

حریت پسندوں کی جدوجہد کی حمایت

سوال: [کیا آپ مختلف عرب ممالک کی حریت پسندوں تحریکوں کے ساتھ کہ جن میں سے ہر ایک ملت فلسطین کی طرح اپنے خاص حالات میں خاص طریقے کے ساتھ اپنی خود مختاری اور سیاسی، اقتصادی اور عقیدتی آزادی کیلئے سعی اور جہاد کر رہی ہے، آپ کا تعلق ہے؟]

جواب: ایران کی مقدس اسلامی تحریک کا کسی بھی غیر ملکی تحریک کے ساتھ تنظیمی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ چونکہ ملت ایران نے ہمیشہ حریت پسندوں خصوصاً فلسطینی بھائیوں کی غاصب و ظالم اسرائیل کے مقابلے میں حمایت کی ہے اور ہم نے پندرہ سال کے زائد عرصے سے برابر اپنے اعلاموں اور بیانات کے ذریعے ان تحریکوں کی حمایت کی ہے اور ممکنہ حد تک ان کی مدد کی ہے وہ اور آج کے تمام حریت پسند ملت ایران کی حق پسندانہ تحریک اور جدوجہد کی حمایت کریں۔ ہمیں امید ہے کہ اس کام کو زیادہ سے زیادہ اور بہت جلدی انجام دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۲۳۱)

حریت پسند تنظیموں کا دفاع

اسلامی ممالک کو دنیا کی تمام حریت پسند تنظیموں کا دفاع کرنا چاہیے۔ ہم فلسطینی مجاہدوں کی عظیم تحریک کو کچلنے کے مقصد سے تیار کی جانے والی اسرائیل، امریکہ اور مصر کی سازش کی شدید مذمت کرتے ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۹۶)

کمزوروں کی حمایت

ہم عظیم اسلام کی پیروی کرتے ہوئے تمام کمزور لوگوں کی حمایت کرتے ہیں اور دنیا کی ان تمام تنظیموں کی حمایت کرتے ہیں جو اپنے ملک کو نجات دینے کیلئے کمرستہ ہو چکی ہیں۔ ہم غاصب اسرائیل کے مقابلے میں جنوبی لبنان کے لوگوں اور فلسطینی بھائیوں کی مکمل طور پر حمایت کرتے ہیں اور خدا کی نصرت و مدد کے ساتھ اسلام و بشریت کے تمام دشمنوں پر کامیابی پائیں گے۔ امید ہے کہ خدا کی نصرت اور مسلمانوں کی فتح عنقریب ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۱۰)

حق و حقیقت کا دفاع

ایران کے آزاد عوام دنیا کے ان ناقلوں عوام کی ان لوگوں کے مقابلے میں مکمل طور پر حمایت کرتے ہیں جن کی منطق توپ، ٹینک اور جن کا نورہ طاقت کا استعمال ہے۔ ہم دنیا کی ان تمام حریت پسند تنظیموں کی حمایت کرتے ہیں جو خدا، حق و حقیقت اور آزادی کی راہ میں جدوجہد کر رہی ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۸)

راہ آزادی کے مجاہدوں کی مدد

ہم زندگی کی آخری سانس تک حکومت امریکہ کے خلاف جدوجہد کرتے رہیں گے اور اس وقت تک خاموش نہیں ہوں گے جب تک اس کو شکست نہ دے دیں گے اور علاقے سے ان کے ظلم کو ختم نہ کر دیں گے اور ہم راہ آزادی کے تمام مجاہدوں کی مدد کرتے رہیں گے تاکہ اسے شکست دیں اور ایرانی عوام اپنی تقدیر اور مستقبل کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ (صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۷۵)

تحریکیوں کی حمایت

میں ایک بار پھر ان تمام گروہوں، تنظیموں اور اتحادوں کی حمایت کا اعلان کرتا ہوں جو داعیین کی بڑی طاقتوں کے چنگل سے نجات پانے کیلئے جدوجہد کر رہی ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۰۳)

حریت پسند تحریکیں اور آزاد معاشرے کا قیام

میں ایک بار پھر دنیا کی تمام حریت پسند تنظیموں کی حمایت کرتا ہوں۔ مجھے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے آزاد معاشرہ کے قیام میں کامیاب ہو جائیں گی۔ مجھے امید ہے کہ اسلامی حکومت ضرورت کے وقت ان کی مدد کرے گی۔
(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۷۷)

دنیا کے مظلوموں کا دفاع

ایران کی ملت و حکومت، پارلیمنٹ اور مسلح افواج جو کہ آج اسلامی وحدت اور الٰہی ہم آہنگی کے ساتھ ایک صفت میں کھڑی ہو گئی ہیں اور پکارا دہ رکھتی ہیں کہ انسانوں کے حقوق کو پامال کرنے والے ہر شیطان اور جارح طاقت کا مقابلہ کریں اور مظلوموں کا دفاع کریں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۶۲)

اسلامی جمہوریہ، اسلامی تحریکیوں کا حامی

میری اور تمام ملت ایران کی جانب سے تمام مسلمانوں کو یہ اطمینان دلادیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران آپ اور آپ کے اسلامی پروگراموں اور تحریکیوں کا حامی ہے اور ظالموں کے خلاف ہر محاذ پر آپ کے شانہ بے شانہ کھڑا ہے اور آپ کے ماضی، حال اور مستقبل کے حقوق کا دفاع کرتا ہے گا انشاء اللہ اور انہیں بتا دیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران کا ساکھ اور طاقت تمام اسلامی ملتوں کی ساکھ اور طاقت ہے۔ ایران کی دلاور اور بہادر ملت کا دفاع حقیقت میں تمام مظلوم ملتوں کا دفاع ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲۵)

کمزوروں کی حمایت

مجھے آپ کی کامیابی کی امید ہے اور آپ اطمینان رکھیں کہ کامیاب ہوں گے۔ اسلامی جمہوریہ ایران آپ اور تمام مسلمانوں، بلکہ دنیا کے تمام کمزوروں کے ساتھ رہے گا۔
(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۸۶)

اصول عقلائد سے مسلمانوں کی واقفیت

ہم اعلان کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران ہمیشہ دنیا کے آزاد مسلمانوں کیلئے جائے پناہ اور ان کے حامی رہے گا۔ ایران ایک فوجی قلعہ اور سیسیسہ پلاٹی دیوار کی طرح اسلام کے سپاہیوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے انہیں اسلام کے اصول عقلائد، نیز کفر و شرک کے نظاموں کے مقابلے کے طریقوں اور اصول سے واقف کر لتا رہے گا۔
(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۹۱)

تیسرا فصل:

دنیا نے اسلام میں

تنظیمیں اور انجمنیں

*ج

*اسلامی کانفرنس تنظیم

*حوزات علمیہ

*مسلمانوں کی عمومی تنظیم

اسلام کے بنیادی مسائل سے متعلق تبادلہ خیالات

حج کے اس عظیم اجتماع سے جبکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ اسلام اور مسلمین کو اس سے فائدہ پہنچ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ سامر اجی پھوؤں کے بعض زہر اگلنے والے قوم کئی سالوں سے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اندازی کیلئے مرکزو حی میں صاحب و حی کے مقاصد کے خلاف الخطوط العرنخہ اور اس کے جیسے نام سے متعدد پھلفٹ شائع کر رہے ہیں اور استعماری طاقتوں کی مدد کر رہے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ جھوٹ اور بہتان کا سہارا لے کر تقریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ کی آبادی کو مسلمین کی صفائی سے خارج کر دیں! تعجب تو اس بات پر ہے کہ حکومت جازگراہ کرنے والے ان پھلفٹوں کو مرکزو حی میں شائع کرنے کی کیوں نکردیتی ہے؟ تمام مسلمانوں پر اس طرح کی تفرقہ آمیز اور سامر اجی کتب اور جرائد سے دوری اختیار کرنا واجب ہے اور وحدت مسلمین کے مخالف لوگوں سے اظہار بیزاری ضروری ہے اور حج کے اس مقدس اجتماع کے موقع پر پہلے اسلام کے بنیادی مسائل پر پھر اسلامی ممالک کے خصوصی مسائل کے بارے میں تبادلہ خیالات کریں تاکہ انہیں اس بات کا اندازہ ہو سکے کہ ان کے ممالک کے اندر سامر اج اور ان کے پھوؤں کے ہاتھوں مسلمان بھائیوں پر کیا بیت رہی ہے۔ ہر ملک کے سربراہوں کو اس مقدس اجتماع میں اپنی ملت کی مشکلات کو دنیا کے مسلمانوں کے سامنے بیان کرنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۲۳)

حجاج کے ساتھ برادرانہ رویہ

ہماری سابق حکومت نے اپنے آقاوں کی ہر طرح کی خدمت کرنے کیلئے یہاں پر بہت ظلم و ستم ڈھائے۔ حجاج کرام کیلئے بہت سی مشکلات کھڑی کیں۔ سعودی عرب کے حکمرانوں کے سلسلہ میں ایسی باتیں کہہ دیں جو شاید ایرانیوں کو بھی اچھی نہیں لگیں۔ لیکن ہم اس ظالم و جابر حکومت کے خاتمہ کے بعد متوجہ ہیں کہ آنے والے سالوں میں سعودی عرب کی حکومت ان ایرانیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنے والی تھی جو حج کیلئے جاتے ہیں۔ ایرانیوں کو تو صرف اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے بھائیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ آج جب کہ اس مملکت سے ظلم کا خاتمہ ہو گیا ہے اور ان کی غلط تبلیغات اور غلط بیانیوں کا قلعہ قمعہ ہو گیا ہے، مجھے امید ہے کہ ہمارے بھائی آپس میں بھائی کی طرح رہیں گے اور ان کا رویہ برادرانہ ہو گا۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۷)

جاز کے حکمراں، اسرائیل کے حامی

جس وقت اسلامی جمہوریہ اسلامی زمینوں کی حفاظت اور حریم شریفین کے تحفظ اور پاسداری کیلئے مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دے رہا ہے اور ”یا مسلمین“ کا نعرہ بلند کر رہا ہے، ٹھیک اسی وقت مرکزوں سے اس نعرہ و فریاد کو دبانے اور ناکام کرنے کیلئے اس دعوت کے خلاف جہاد کی پیش کش کی جا رہی ہے اور یہ لوگ اسلام کے دشمن امریکہ اور اس اسرائیل کے مفاد کیلئے کہ جوفرات سے نیل تک علاقہ کو حاصل کرنے اور حریم شریفین پر غلبہ و تسلط پانے کیلئے مستقل کوششیں کر رہا ہے ہر کام انجام دے رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۹۲)

حجاج کے ساتھ اسلامی برtaو

میں امید کرتا ہوں کہ جاز، ملک جاز، حکومت جاز ان لوگوں کے ساتھ کہ جو اسلام دشمنوں، امریکہ، امریکہ کے پیرو اور اس باطل حکم کے مخالف ہیں، اسلامی برtaو کرے گی اور ہماری ملت و حکومت کیلئے تشویش کا سامان فراہم نہیں کرے گی، چونکہ اگر ایسا ہوا تو یہ خطرناک ہو سکتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۸۳)

حج کے موقع پر مظاہرہ کرنے پر بابندي

اب بھی جاز میں ”اسرائیل مردہ باد“ کہنے کی اجازت نہیں ہے! اسرائیل مردہ باد، کے حوالہ سے جو گروہ گیا ہے اور پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں اسلام کیلئے شکایت لے کر گیا ہے، خدا کے گھر میں گلہ و شکوہ لے کر گیا ہے، اسے شکایت نہیں کرنے دیتے۔ کہتے ہیں: کھاؤ، تمہاری آواز باہر نہ آئے! لبنان والومار کھاؤ، مرتے رہو لیکن اف تک نہ کہنا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۵۰۲)

حکومت جاز کی بیداری

ایک دن حکومت جاز ضرور متوجہ ہو گی لیکن تب تک موقع ہاتھ سے نکل چکا ہو گا لہذا بھی سے اسے اپنے کاموں کو دائرہ اعتدال میں رکھنا چاہیے۔ ایرانی حجاج کو روکنے کا مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے کہ سعودی عرب کی حکومت اس پر عملدرآمد کر سکے۔

حکومت جاز میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ حاجج کو منع کر دے۔ یہ اور بات ہے کہ بہانے اور اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ضرور وہ بیدار ہوں گے لیکن تب تک موقع ہاتھ سے نکل چکا ہو گا اور اب معذرت خواہی بھی نہیں کر سکیں گے۔ لہذا ان کو ابھی سے متوجہ ہو جانا چاہیے جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم خادم الحریمین ہیں اور تم ایک ایسے ملک میں رہتے ہو جس میں خانہ خدا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کا گھر تمہارا کا ہے اور تم اس کے دارث و ذمہ دار ہو۔ خدا کا گھر تمام مسلمانوں کا ہے۔ امریکی ایڈ وائر آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں اور انہیں بے چاروں کے پیسوں اور تیل کو جتنا چاہتے ہیں، دیتے ہیں۔ لیکن ایرانی حاجج ان کیلئے نقصان دہ ہیں! جانتے ہیں کیوں نقصان دہ ہیں؟ چونکہ جب ایک حکومت دوسری حکومت کی پٹھوؤں بن جائے تو پھر وہ اس حکومت کے مفادات کی حفاظت پر مجبور ہو جاتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کیوں دوسروں کے آگے جھکیں؟ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی حکومتیں سر بلند رہیں۔ دنیا کی سردار بن کر رہیں جس طرح آج ایران کی حکومت ہے۔ کیوں آپ خود کو امریکہ کے سامنے اس طرح سے ذلیل کریں کہ اگر کوئی ملکہ میں امریکہ یا اسرائیل کے خلاف ایک لفظ بھی بولنا چاہے تو اس کی جرأت نہیں رکھتے اور چاہتے یہ ہیں کہ ایران اپنے ایک لاکھ حاجیوں کو وہاں نہ بھیجے؟ یاد رہے کہ ایران یا تو اپنے تمام حاجیوں کو بھیجے گا یا پھر کسی کو نہیں بھیجے گا۔ حکومت جاز کو میری یہ نصیحت ہے کہ اس طرح کا روایہ مسلمانوں کے ساتھ نہ اپنائے اور اس طرح اسلام کے دشمنوں اور خانہ خدا کے دشمنوں کی حمایت نہ کرے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ دیر ہونے سے پہلے متوجہ ہو جائیں اور ایسا نہ ہو کہ وقت گزر جانے کے بعد معذرت خواہی کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۳)

حج کا مسئلہ اسلام کا مسئلہ ہے

انہیں اپنی پاتوں پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔ اپنے بڑے بڑے ملبوں میں بیٹھ کر یہ خیال نہ کریں کہ اب جبکہ ہم محل میں بیٹھے ہیں ایران کے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ اس سال ایرانی حاجج مکہ نہ جائیں۔ خدا نہ کرے کہ یہ چیز فیصلہ اسلام اور مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو جائے، کیونکہ اس صورت میں نہ کوئی شیخ باقی رہے گا اور نہ ہی امریکہ کے پٹھو بیدار ہو جائیں؛ مسئلہ، اسلام کا مسئلہ ہے۔ (حاجیوں کو روکنا) قرآن کی صریح مخالفت ہے۔ قرآن کی صریح مخالفت کرنے والا کیسے اسلامی حکومت کا اہل بن سکتا ہے اور مکہ کا اختیار اس کے ہاتھ میں رہ سکتا ہے؟ ہم چونکہ تمام مسلمانوں، تمام حکومتوں کے ساتھ نرمی کا بر تاؤ رکھنا چاہتے ہیں اور کسی بھی وقت سختی اور شدید رویہ اختیار نہیں کرنا چاہتے اس لیے ان سے اپنے خیال پر نظر ثانی کے طالب ہیں۔ جس دن آپ مشکلات میں گھرے ہوں گے امریکہ آپ کے کسی کام نہ آئے گا جس طرح آج امریکا صدام کے کام نہیں آ رہا اور بار بار کہہ رہا ہے کہ میں غیر جانبدار ہوں وہ یہ یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ میں اس کا حامی ہوں۔ (صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲)

حجاج کے ساتھ تعاون

امید ہے کہ سعودی عرب کی حکومت بھی ان ایرانی حجاج کی مناسب انداز سے حمایت اور ان کا ساتھ دے گی جو ایسے غدار ظالموں و جاپروں کے ظلم و جر کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں جو اسلامی ممالک میں ظلم و ستم کے ساتھ بے جام اخلت کرتے ہیں اور وحدت کلمہ اور ایک دوسرے کی حمایت کے ذریعے اسلامی سرزینوں پر ظلم کرنے والے کفار کی خدمت کرے گی۔ رواں سال کا حج اسی طرح انجام پائے گا جس طرح خداوند متعال کی مرضی ہے، انشاء اللہ۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۲)

خدا کے مہماں کے ساتھ محبت آمیز سلوک

سعودی عرب کی حکومت کی پولیس، حکومت اور حج و زیارات کے حکام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایرانی حجاج ایک ایسے انقلابی ملک سے آئے ہیں جو مغرب و مشرق کے ظلم و ستم اور غارتگری کا شکار تھا پھر اس نے خدا کی تائید و نصرت اور اپنے عالم گیر انقلاب و قیام کے ذریعہ بڑی طاقتوں کے چنگل سے نجات پائی اور مرد و عورت، چھوٹے بڑے کی زبردست حمایت اور بلند ہمت و حوصلہ کے ذریعہ خود مختاری و آزادی کو حاصل کیا اور امریکہ نواز شاہی طاقت کو عوام کی اسلامی طاقت میں بدل دیا۔ امریکی اور روسی جاسوسوں اور مشیروں کو یا تو ملک سے باہر نکال دیا یا تیڈ کر لیا۔ یہ لوگ خانہ خدا اور رسول خدا و ائمہ مسلمین کی مرقد مطہر کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے ہیں۔ وہ خدا اور اس کے رسول کے مہمان ہیں۔ لہذا ان کی توہین ان کے عظیم میزبانوں کی توہین ہے، خاص طور سے جبکہ یہ مہمان اسی لئے آئے ہیں کہ اعمال و مناسک حج کے ساتھ ابراہیم خلیل (ع) اور محمد رسول اللہ ﷺ کی آواز پر لبیک کہیں۔ ان کی آواز پر لبیک کہنا خداوند عالم کو لبیک کہنا ہے۔ لہذا جو لوگ {کُلْ فَيَّعْمِقُ} ^۱ یعنی دور دراز علاقے سے چل کر خدا اور اس کے عظیم پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، ان کے ساتھ مہر و محبت، وفا اور اسلامی اخوت کا بر تاؤ کیجئے۔ خدا اور رسول کے مہماں کو کوافیت و تکلیف نہ دیجئے۔ یہ لوگ مناسک حج کو انجام دینے اور ان کا فردوں اور مشرکوں سے بے زاری اور دوری کے اظہار کیلئے آئے ہیں جن سے خدا اور اس کے رسول نے بے زاری کا اظہار کیا ہے۔ لہذا ان فرض شناس مہماں کا احترام کیجئے اور اسلام و مسلمین کے دشمن، غاصب اسرائیل اور اس کے آقا امریکہ جو کہ اسلام اور اسلامی ممالک سے دشمنی میں سرفہrst ہے، کو شکست دینے کیلئے ایک طاقتوں اسلامی حکومت سے فائدہ اٹھائیے اور تمام دنیا کے حجاج سے مل کر مکہ کو ظالموں کے خلاف آواز بلند کرنے کے مرکز میں

1. سورہ حج، ۲۷۔

بدل دیجئے، یہ اسرار حج میں سے ایک ہے۔ خداوند تعالیٰ بندوں کی عبادتوں اور ان کی صدائے لبیک سے بے نیاز ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۷)

وسوسوں پر کان نہ دھرنا

ہمیں امید ہے کہ سعودی عرب کی حکومت خدا سے غافل و بے خبر علماء کے وسوسوں پر کان نہیں دھرے گی اور وعدہ کے مطابق مسلمانوں کو حج اور کفار و مشرکین سے برائت و دوری سے متعلق رسومات کے سلسلے میں آزادی دے گی اور اس الہی عمل میں ان کے خاص طور سے ان ایرانی، فلسطینی، لبنانی اور افغانی بھائیوں سے ہم آہنگ رہے گی جن پر کافروں نے بہت مظالم ڈھائے تاکہ تمام مظلوم یک آواز ہو کر دنیا والوں کو اپنے مشترکہ دشمن سے آگاہ کر سکیں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۲)

خدا کے وعدوں پر قلبی اطمینان

مشعر الحرام اور عرفات میں عرفان اور معرفت کی حالت میں جائیئے اور ہر موقف پر کمزوروں کی حکومت اور خدا کے وعدوں پر قلبی اطمینان میں اضافہ کیجئے اور سکون اور خاموشی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی آیتوں میں غور و فکر کیجئے اور محرومین و کمزوروں کو عالی سامراج کے پنجے سے نجات دلانے کی فکر کیجئے اور ان موافق کریمہ میں خدا سے نجات کے راستے طلب کیجئے۔
(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۹۰)

حج کے موقع پر فریاد برائت

ہماری فریاد برائت لبنان و فلسطین اور تمام اقوام اور ان تمام دوسرے ممالک کی فریاد برائت ہے جن پر مشرق و مغرب کی بڑی طاقتیں بالخصوص امریکہ و اسرائیل نظر جمائے ہوئے ہیں اور ان کے سرمایہ کولوٹ لیا ہے اور اپنے نوکروں اور پھٹکوؤں کو ان پر مسلط کر دیا ہے۔ ہزاروں کلو میٹر کے فاصلہ پر ہوتے ہوئے بھی ان کی زمینوں پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں، ان کے ممالک کی زمینی اور سمندری سرحدوں کو بھی اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہیں۔۔۔ ہماری فریاد برائت، مکتب و حیثیتوں اور ناموس کے دفاع کی فریاد ہے،

ذخائر و ثروتوں اور سرمایوں کے دفاع کی فریاد ہے۔ ان اقوام کی ہمدردانہ فریاد ہے جن کے قلب کو کفر و نفاق کے تختجنے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱)

آل سعود، تاریخ کے بدنام چہرے

جنت الاسلام جناب الحاج شیخ مہدی کریمی دامت افاضۃ

میں عالمی لیبرے امریکہ کے حلقہ بگوشوں اور تاریخ کے بدترین حکام آل سعود کے حملے کے مقابلے میں بیت اللہ الحرام کے لاائق احترام اور مظلوم حاجیوں کی بیان سے باہر اور اسلامی استقامت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں فرض شناسی اور شجاعت پر منی آپ کی استقامت پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے خون آشام صفت آل سعود کے چنگل میں گرفتار ہونے کے باوجود اپنے شعلہ بیان انٹر دیو اور پیغامات کے ذریعہ تاریخ کے ان ظالموں کا مکروہ چہرہ بے نقاب کر دیا اور ظالم امریکہ اور اس کے خبیث پھوؤں کے بارے میں ناقابل فراموش ذلت و رسائی کی آواز دنیا میں بلند کر دی، جناب عالی جمیل اللہ ہمیشہ اسلامی مجاہدوں کی صفوں میں تھے اور ہیں۔ میں گز شستہ سال کی طرح اس سال بھی آپ کو اپنی جانب سے حاج بیت اللہ کی سر پرستی کے عہدہ پر منصوب کرتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۷۸)

اسلامی کانفرنس تنظیم حقیقی اسلام کی شناخت

حقیقی اسلام کو پہچانیں اور لوگوں کو پہچناؤں۔ ملت اسلام کو بیدار اور آگاہ کریں۔ معاویہ اور غاصب و جائز حکومتوں اور سامر اج کی پھوٹو حکومتوں کے خود ساختہ اسلام جس کو وہ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور وزارت خانوں کے ذریعے لوگوں کے سامنے پیش کر رہی ہیں اور پیغمبر و اوصیائے پیغمبر (ع) کے اسلام کے درمیان پائے جانے والے تباين اور مفارکت سے لوگوں کو آگاہ کریں اور دنیا کو سمجھائیں کہ وہ اسلام جس کا ان کی بنائی حکومتیں دم بھرتی ہیں اور نام نہاد اتحاد اسلامی کانفرنس بلاطی ہیں وہ سلاطین بنی امیہ و بنی عباس کا خود ساختہ اسلام ہے جسے انہوں نے قرآن اور پیغمبر اسلام ﷺ کے دین کے مقابلہ میں بنایا ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ سامر اجی طاقتیں اور جو لوگ قرآن کو ہاتھوں پر بلند کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب تک قرآن مسلمانوں کے درمیان حکمران ہے، ہم ان پر تسلط حاصل نہیں کر سکتے۔ اب وہ اس اسلام اور اس اسلامی اتحاد کی حمایت کر رہے ہیں تاکہ ملت اسلام کو مخرف کر دیں، قرآن کریم کو مہور کر دیں، دین خدا کو پاماں کر دیں اور اپنے مذموم استعماری مقاصد و اغراض کی تکمیل کیلئے راستہ ہموار کریں۔۔۔

قرآن مجید اور اسلام کے نجات دینے والے احکام کے خلاف عالمی جاری میں اور دشمنان اسلام کے خفیہ اور علانیہ حملہ ہر طرف سے مسلسل جاری ہیں اور اسلامی ممالک کی بہت سی حکومتیں یا ہمت ہار جانے کی وجہ ہے یا پھر ان کے پھوپھون جانے کی وجہ سے ان کی خیانت آمیز اور مذموم ساز شوں کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہیں، چاہے وہ اسلام کا دم بھرتی ہوں یا نہاد اسلامی کا نفرنس بلاتی ہوں ان میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے اسلامی ممالک میں اسلام کو کا عدم قرار دے کر اسلام کے تسلیم کئے جانے کے سدرہ ہوئے ہیں۔ الغرض، سب حکومتیں جان بوجھ کر یا غفلت کی وجہ سے ایک ہی راستے پر چل رہی ہیں اور وہ راستہ دشمنان اسلام کے گھناؤنے مقاصد کو عملی جامہ پہنانا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۸۷)

غیر اسلامی کا نفرنس

سوال: [اس سال موسم بہار میں افغانستان میں ہونے والی پہلی اسلامی اتحاد کا نفرنس میں اشتراکیت کے بہت سے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ کیا آپ کی نظر میں اشتراکی نظام اور جدید اسلامی فکر کے مسائل مشترک ہیں؟]

جواب: اس طرح کی نام نہاد اسلامی کا نفرنسوں کا ہدف اسلامی نہیں ہے، جو لوگ ایسی کا نفرنسوں میں مسلمانوں کا نمائندہ بن کر شرکت کرتے ہیں وہ درحقیقت لوگوں کے نمائندے نہیں ہیں۔ اشتراکی نظام شتر مرغ کی چال چل رہا ہے۔ ایک طرف سے تو وہ دین اسلام کا مخالف ہے، کیونکہ اپنے ماتحت تمام مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو سلب کئے ہوئے ہے۔ دوسری طرف سے وہ ان مسلمانوں کا نمائندہ قرار دیتا ہے! اشتراکی نظام اپنے اس روئیے اور مسلمانوں پر تسلط کی وجہ سے اس لاکٹ بھی نہیں رہ گیا جو مظلومیت کی حمایت اور ظالموں کی مخالفت کا دعویٰ کر سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۶۰)

طاائف کا نفرنس اور صدام سے بھیجتی

ہم کو صدام سے کوئی توقع و امید نہیں ہے اس کو طائف کا نفرنس میں بے ہودہ باتیں کرنا ہی ہے ہمیں بعض ممالک کے حکمرانوں سے بھی جوان کی گاتے ہیں اور شاہ کے زمانہ میں اس کے حامی اور اس کے مظالم میں برابر کے شریک تھے اور آج صدام کے مظالم میں شریک ہیں کوئی توقع نہیں ہے۔ (صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۵۰)

تفرقہ ڈالنا طائف کا نفرنس کا مقصد

ہمارے شیعہ بھائی اور ہمارے سنی بھائی ہو شیار رہیں۔ اگر آپ کے درمیان کچھ لوگ آکر آپ کے بھائیوں کے بارے میں کچھ کہیں۔ آپ سے شیعوں کے بارے میں اور اہل سنت کے بارے میں دوسروں سے کچھ کہیں تو یہ جان لیں کہ یہ کا نفرنس کی سازش ہے یعنی یہ وہی ہدف و مقصد ہے ان میں سے بعض بد عنوان ترین حکمران اور حکومتیں جس کے درپے ہیں۔ بیدار و ہوشیار رہ کر اس شیطانی سازش کو ناکام کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۱)

طائف کا نفرنس میں اسلامی حکمرانوں کی غفلت

اسلام سے عقیدت اور اس کی حمایت کا دم بھرنے والے اسلام کے نام پر طائف میں اکٹھا ہوئے ہیں جہاں سے اسلام پھیلا ہے، جسے حجاز کہتے ہیں لیکن انہوں نے کیا کہا اور کیا کیا؟ کیا ان مخصوص بچوں کا نام بھی زبان پر لائے جو صیہونیزم کے ہاتھوں یتیم ہو گئے؟ کیا لبنان کا نام لیا؟ کیا ان تمام اسلامی ممالک کا نام بھی لیا جو بڑی طاقتیں اور ان سے وابستہ افراد کے زیر تسلط ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۶)

طائف کا نفرنس اور دنیا کے مسائل

وہ حکمران جو طائف کا نفرنس میں شرکت کیلئے ایسے ملک میں اکٹھے ہوئے ہیں جس میں رسول اللہ، پیغمبر اسلام ﷺ تھے، آپ نے اس ملک میں تبلیغ کی اس کا نفرنس میں اسلام کے بارے میں کچھ کہا گیا؟ مسلمانوں اور ان سے متعلق مسائل کے سلسلے میں کہا گیا؟ کیا حدیث شریفؐ کی رو سے انہیں مسلمان مانا جا سکتا ہے؟ کیا انہوں نے یہ جانتے ہوئے کہ اسلامی ممالک بڑی طاقتیں کے زیر تسلط ہیں ہے اور ان کی وجہ سے مسلمان بے گھر ہوئے ہیں موت کے گھات اتار دیئے گئے ہیں، مخصوص بچے یتیم ہو گئے ہیں، ان کے بارے میں کچھ کیا؟ کیا لبنان اور فلسطین پر اسرائیل کے جارحانہ مظالم کے بارے میں کچھ بولے؟ کیا انہوں نے عراق کے اس حملے کے بارے میں طائف کا نفرنس میں کچھ کہا جو اس اسلامی ملک ایران پر کیا جبکہ ایران کے سوا اس کا کوئی جرم نہیں کہ اس نے شیطان و ظالم

1. { مَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يَهُمْ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ } جو شخص صح اٹھے اور مسلمانوں سے متعلق غور و فکر نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ اصول کافی، ج ۳، ص

کا تختہ پلٹ کر اسلام لانا چاہا، کفر کی جگہ اسلام نافذ کرنا چاہا۔ کیا طائف کا نفرنس میں مذکورہ موضوعات سے متعلق کچھ گفتگو ہوئی یا صرف دعویٰ ہے؟! ان کا مسلمان ہونا اور اسلام بھی کھو کھلا دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ تنامِ ممالک کے حکمرانوں میں رائج و عام ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳)

طائف کا نفرنس کے مقابلہ میں خاموش نہ بیٹھنا

طائف کا نفرنس کے سلسلے میں مسلمانوں کو خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے۔ آپ ہر گز یہ نہ سوچیں کہ دو قویں ایک دوسرے کے مقابلے میں ہیں۔ جس طرح اس حکومت سے ایرانی عوام نفرت کرتے ہیں ہے، عراقی عوام اس سے کہیں زیادہ تنفر ہیں، چونکہ عراقی عوام نے بہت سے علماء کو کھوایا ہے، بہت سے جوانوں سے ہاتھ دھویا ہے، بہت سے ضعیفوں، جوانوں اور بچوں کو تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھا ہے۔ یہ سب مصیبیں اس فاسق و فاجر و ظالم کی وجہ سے ہے۔۔۔ طائف میں منعقدہ کا نفرنس نے ہمارے مظلوموں، فلسطینی مظلوموں اور لبنانی مظلوموں کے حق میں کیا کیا؟ مسلمانوں کیلئے کیا کام کیا ہے؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۶۳)

طائف کا نفرنس میں سازشیں

تم ایسا سوچنا بھی نہیں کہ جس ملت نے اتنی مشکلات کو برداشت کر کے اسلامی جمہوریہ کو اس مقام تک پہنچایا ہے وہ تمہیں ہر وہ کام کرنے دے گی جس کا تم ارادہ رکھتے ہو اور اس جمہوریت کو تباہ و بر باد کر دو گے اور طائف کی سازش کی طرح جو سازشیں تمہیں پڑھائی سکھائی جا رہی ہیں وہ ملک کے اندر کر سکو گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۸۹)

فہد کی تجویز کیمپ ڈیویڈ سے بدتر

آج سب سے زیادہ خطرناک امور میں سے کیمپ ڈیویڈ سمجھوتہ اور فہد کی تجویز ہے کیونکہ اس سے اسرائیل اور اس کے مظالم کو تقویت ملتی ہے۔ ہم سب بالخصوص سعودی عرب کی حکومت اسلام و قرآن کریم اور آئندہ نسلوں کے سامنے جواب دہ ہیں۔ مجھے اس دن کا خوف ہے کہ خدا نخواستہ ظالم امریکہ کی حملیت و مدد سے اسرائیل اپنے تمام اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اور جب مسلمان اور اسلامی حکومتیں متوجہ ہوں تو پھر ان سے کچھ نہ ہو سکے۔ میں اسرائیل کی خود مختاری اور اس کو تسلیم کئے جانے کو

مسلمانوں کیلئے ایک الیہ اور اسلامی حکومتوں کیلئے ایک دھماکہ سمجھتا ہوں اور اس کی مخالفت کو عظیم اسلامی فرائض سمجھتا ہوں۔ ان نام نہاد مسلمانوں کے ہاتھوں اسلام کے خلاف رچائی جانے والی سازشوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۹۳)

مصر کا اسلامی کانفرنس تنظیم میں واپس لا یا جانا

یہ تجھ بخیز بات نہیں کہ امریکہ اور اس کے پھٹو مصر کو دوبارہ اعراب کے زمرے میں شامل کرنے کیلئے ہر طرف ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔ قابل افسوس اور عرب ممالک کے حکمرانوں کی عجیب حالت ہے کہ اتنی طولانی کوششوں، اعلانات و بیانات اور خفیہ و کھلم کھلا رفت و آمد اور ملاقاتوں، عرب اور غیر عرب ممالک کے اعلیٰ حکام، صدور اور بادشاہوں کے مذاکرات میں جن امور کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی شاید جو لوگ انہیں نہیں پہچانتے تھے وہ اس بات کے منتظر تھے ان مذاکرات میں اسلام، مسلمانوں اور مظلوم ملتوں پر بڑی طاقتوں کی جانب سے ڈھائی گئی مشکلات کے بارے میں گفتگو اور بات چیت ہو گی اور ملتوں کی حالت کو سنوارنے کیلئے کوئی لائجہ عمل پیش کیا جائے گا اور ان کے علمی مشکلات کا کوئی راہ حل تلاش کیا جائے گا۔ اتنے اہتمام کے ساتھ اکٹھا ہوئے، نشت و برخاست کی اور اسلام و مسلمین کی تمام مشکلات کا یہ قرار دیا کہ اسرائیل کے حلیف مصر کو عرب ممالک کے زمرے میں واپس لا یا جائے! اس دن مصر کو صیہونیزم کے ساتھ معاہدہ کرنے پر خارج کر دیا تھا لیکن آج اسرائیل کو تسلیم کرنے اور اس کی پوزیشن کے استحکام کی خاطر مصر کو واپس لے آئے ہیں! اس دن مصر کو اس جرم کی بنابر خارج کر دیا تھا کہ اس نے عرب ممالک کی چاہت کو پشت دکھائی تھی لیکن آج اسے اس وجہ سے شامل کر لیا کہ اس نے امریکہ کی دست بوئی کی ہے۔ کل مصر کو اس وجہ سے خارج کر دیا تھا اس نے فلسطین کے ارمانوں کے ساتھ خیانت کی تھی لیکن آج جب سبھی نے اس خیانت کو مل کر انجام دینے پر دستخط کر دیئے تو اسے واپس لے آئے۔ اس سے زیادہ افسوس ناک اور شرمناک بات یہ ہے کہ مصر نے بڑی بے اعتنائی کے ساتھ کسی شرط کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ قاہرہ کے ایک بلند پایہ مقام نے کہا: عرب حکمرانوں کو اپنی غلطی کا اقرار کر لینا چاہیے! لبنان و افغانستان اور دوسری عرب اقوام کے مسائل اتنی بڑی مشکل نہ تھے جس کیلئے اسلامی ممالک کے حکمران اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے! غیر عرب و عرب کی مظلوم و محترم اقوام اور مسلمان اس ذلت کو کیسے برداشت کریں کہ ایسے افراد ان کے سربراہ اور حاکم ہوں۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا ہے کہ اسلامی ملت اٹھ کھڑی ہو اور اپنے حکمرانوں اور سربراہوں کو یا تو شرف اسلام کے مقابل خاضع کر دے یا پھر ایران کی طرح ان کے ساتھ سلوک کریں؟ کیا اسلامی حکومتیں اب بھی سورہ ہی ہیں اور یہ نہیں دیکھ رہی ہیں کہ ملتوں کی صورتحال پہلے جیسی نہیں رہی؟ کیا وہ یہ نہیں سمجھنا چاہتیں کہ آنکھ و کان کھل گئے ہیں اور مشرقی یا مغربی قسم کی فریب کاریاں ناکام ہو گئی ہیں؟ کیا انہیں معلوم نہیں اور وہ یہ نہیں دیکھ

رہی ہیں کہ اسلامی انقلاب برآمد ہو چکا ہے یا ہورہا ہے اور خداوند متعال کی نصرت و مدد سے عزیز پوری دنیا میں پرچم اسلام، مسلمان ملتوں، بلکہ اسلامی عدالت کے تشنہ مظلوموں کے ہاتھوں سے سر بلند ہو گا؟ تو کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ حکومتیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں اور کازابلنکا میں جس عظیم گناہ اور غلطی کے مرکتب ہو کر اسلام و مسلمان بالخصوص عربوں کے شرف و کمال کو پال کیا اور اپنے لیے تاریخی ذلت و خواری کا سامان کیا، اس سب سے توبہ کر لیں اور قادر و غالب خدا کی طرف واپس آجائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے قہر کی آگ ہر خشک و تر کو جلا کر راکھ کر دے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۳۰)

خطے کے ممالک اور اسرائیل کا تسلیم کیا جانا

ایرانی حکومت، ایرانی عوام، بلکہ اسلام اور دنیا کے مفادات کی طرف متوجہ اور مسائل عالم سے باخبر، فرض شناس مسلمان اور تاریخ کے یہ مظلوم خطے اور دوسرے اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے بعض اعمال سے، ناراض و ناخوش ہیں اور ان کے اعمال کو اسلام و اسلامی ممالک کے وشوون کے منافی مانتے ہیں اور کافرنسوں کی شکل میں انجام دی جانے والی ان ممالک کے حکمرانوں کی تمام کوششوں کی مذمت کرتے ہیں جن کا ہدف صرف یہ ہے کہ غاصب اسرائیل کو تسلیم کر لیا جائے، علاقے اور اسلامی ممالک میں امریکہ کو کھلی چھوٹ دی جائے، مسلمانوں کے عظیم و گراں قیمت ذخیر کو چھٹ کر جانے میں ان کو مدد دی جائے، لبنان کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی جنگ میں امداد دی جائے، صدامیوں کے وہ مظالم جوانہوں نے جنگ کی شکل میں ایران کے خلاف شروع کئے ہیں ان میں اس کو تعاون دیا جائے، چونکہ وہ بھی اسرائیل کی غاصب حکومت کے استحکام میں مدد کر رہا ہے۔ ہم مرکش میں ہونے والی [فاس] کا نفرنس کی اس کی جگہ اور مطالب اعتبار سے مذمت کرتے ہیں، چونکہ آپ نے اس جگہ کا انتخاب کیا ہے اور ایسے شخص کو کافرنس کا صدر بنایا ہے جس نے مرکش کی عوام کو اس وقت خاک و خون میں غلطان کیا۔ جس وقت کیمپ ڈیویڈ یا فہد کی تجویز کو قبول کرانے کی کوشش کی جا رہی تھی اور مرکش کی عوام کے اعتراض کی گونج تمام شہروں میں سنائی دے رہی تھی، آپ کے میزبان کا بازو کہنی تک بھر دوبارہ مظلوم مسلمانوں کے خون سے رنگیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۱)

حوزات علمیہ علمی مدارس کو لیں کرنا

علمی مدارس، قدیم و جدید یونیورسٹیوں اور اسلام کی عظیم ملت کا جوان طبقہ متوقع تاریک زمانے کیلئے آمادہ و تیار ہے اسلام کو اس سے کہیں زیادہ دفاع کی ضرورت ہے۔ یہ دنیا اپنی تمام ترقیات کاریوں و مکاریوں کے باوجود ہم آپ سب کا ساتھ چھوڑ دے گی۔ تو کتنا اچھا ہے کہ یہ مختصر عربیں اور کم اوقات اسلام و مسلمین کی خدمت اور اسلامی ممالک کو سامراجی طاقتون کے مسلسل ظلم و استبداد سے چھکارا دلانے میں بسرا ہوں۔ آپ مجاهدوں اور بری خواہشات سے دوری اختیار کرتے ہوئے حب دنیا کو دل سے باہر نکال دیں تاکہ آسمان کے نورانی احکام کی خدمت کے لائق بن سکیں۔ میں دنیا کے جس خطے میں رہوں گا تمام اسلامی ملتوں بالخصوص ایران کے بے کس اور مظلوم عوام کیلئے دعا گور ہوں گا۔ مجھے پوری امید ہے کہ خداوند متعال اپنی اس خاص عنایت کے ذریعہ دشمنوں اور ظالموں کو زیر کردے گا جو دینی مدارس کے اوپر رکھتا ہے اور اسلامی ممالک کو شرپسند عناصر سے محفوظ رکھے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۵۸)

دینی مدارس کی حفاظت

عرائی حکام کو ٹیلی گراف کے ذریعہ میں نے اپنے خیال، نظریئے اور مصلحت سے آگاہ کیا¹ لیکن انہوں نہ صرف یہ کہ اس کا ثابت جواب نہیں دیا، بلکہ اس کے خلاف زبردست رد عمل بھی ظاہر کیا جس کی وجہ سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اب یہاں رہنا ہمارے لیے ضروری نہیں ہے۔ میں ایگزٹ کی مہر لگوانے کیلئے کل اپنا پاسپورٹ بھیجوں گا۔ میں جہاں بھی رہوں گا اپنے بھائیوں سے ویسے ہی عقیدت و محبت رکھوں گا جیسے یہاں پر رکھتا ہوں۔ افغانی، ہندوستانی، عراقی۔۔۔ برادران جو یہاں ہیں یا جہاں کہیں ہیں ہمارا ان سے رابطہ جس طرح یہاں پر تھاویے ہی رہے گا۔ ایرانی بھی اپنے مقصد خیریت کے ساتھ پہنچ جائیں اور دینی مدارس میں مشغول ہو جائیں، انشاء اللہ۔ اگر قم میں نہ رک سکے تو مشہد میں، بہر کیف، حوزات و مدارس کی حفاظت کریں۔ ایک دن رسول خدا علیہ السلام مکہ سے نکل گئے اور پھر مسلمانوں کے مکہ واپس ہونے کا احتمال نہیں دے رہے تھے خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ آپ حضرات کہ جن کو زبردستی یہاں سے نکالا جا رہا ہے جبکہ اس میں شک نہیں کہ آپ لوگ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) کے جوار میں رہنے اور حوزہ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ مجھے خدا سے امید ہے کہ انشاء اللہ اس جگہ کی حفاظت کرے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۰۵)

1. عراق کی اس پالیسی کی طرف اشارہ ہے جس کے تحت عراق میں مقیم ایرانیوں کو ذلت و باہنت کے ساتھ اور بغیر کسی اطلاع کے سڑکوں پر سے پکڑ پکڑ کر ٹرکوں میں سوار کر کے سرحد پار بھیجا جا رہا تھا۔

حوزہ نجف کی اہمیت

اگرچہ اس وقت ایرانیوں کی ایک بڑی تعداد حکومتوں کے باہمی اختلاف کی بھینٹ چڑھ گئی ہے اور اس کو بڑی بے دردی کے ساتھ اس ملک سے باہر نکالا جا رہا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے اس میں بڑی مصلحتیں درکار ہوں جن کا ہمیں علم نہیں۔ بہر حال ہماری دعا ہے کہ جس طرح خدا نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو فتح اور غالب بنایا اسی طرح آپ لوگوں کو بھی ان دینی تعلیمی مراکز میں واپس پہنچائے گا اور وہ دن لائے گا کہ نجف پہلے سے بھی زیادہ مستحکم و مضبوط ہو جائے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ ابھی یا کچھ دنوں بعد حوزہ علمیہ دوبارہ اپنی پہلی حالت پر واپس لوٹ آئے۔ آپ لوگوں نے اگر اپنے دینی اور علمی فرائض پر عمل کیا تو پھر دوبارہ نجف واپس لوٹ آئیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۱۰)

علمی حوزات کا مسحکم و پائیدار رہنا

بہر حال کسی بھی حالت میں حوزہ کو زوال نہیں ہو گا۔ حوزہ اپنی جگہ پر باقی رہے گا۔ معنوی اور الیٰ پہلوؤں سے قطع نظر طبیعی و فطری معیارات کے اعتبار سے بھی دینی تعلیمی مراکز کا زوال پذیر ہونانا ممکن ہے۔ چونکہ حوزات تمام مسلمانوں خاص طور سے اہل تشیع کی توجہ کا مرکز ہیں اور انہیں عوام کی حمایت حاصل ہے اور جس چیز کے عوام حامی و مددگار ہوں حکومتیں اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اس سے ٹکرانے کی جرأت نہیں رکھتیں۔ حکومتوں کی عمر بہت مختصر ہوتی ہے اس لیے بہت جلدی ختم ہو جاتی ہیں۔ عظیم اقوام نجف کی حامی ہیں اسی لیے وہ محفوظ رہے گا۔ اس وقت ہمارے حوزات میں افغانی، پاکستانی، ہندوستانی، عراقی اور دوسرے عرب ممالک کے طلاب علم دین کے حصول میں مشغول ہیں اور موجودہ حکومت میں کہ جس کو حکومت کا نام دینا ہی غلط ہے، ملتوں سے ٹکرانے کی ہمت ہی نہیں ہے۔ اگرچہ اس میں عوام سے ٹکرانے کی جرأت نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۱۱)

حوزہ علمیہ قم کی بیداری

یہ ہمارا اور آپ کا مقابلہ کر رہی ہے لیکن خدا واقف ہے کہ میں حوزات کیلئے بہت پریشان ہوں۔ میں حوزہ نجف کیلئے بہت مضطرب ہوں۔ حوزہ نجف کی حیثیت اور وقار ختم ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک اس کی حیثیت متزلزل ہو رہی ہے جس کی وجہ سے میں پریشان ہوں۔ افراد اہم نہیں ہیں۔ مجھے حوزے کے بارے میں تشویش ہے ہزار یا اس سے بھی زائد مدت کا ایک قدیم حوزہ

اپنی حیثیت کھو رہا ہے۔ آپ ان تمام بالوں اور گفتگوؤں کو شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمائیں جو ایران میں ہو رہی ہیں، تمام اشہاروں اور پوپولر سٹریوں کو پڑھیں چاہے متین گروہوں کی جانب سے ہوں چاہے روشن خیال پارٹیوں کی طرف سے ہو یا اہل علم کی طرف سے، کسی میں بھی نجف کا نام تک نہیں ہے، نجف کو بھلا دیا گیا ہے۔ خدار آپ اس نجف کی حفاظت کیلئے آگے بڑھیں۔ حوزہ علمیہ قم ایک زندہ حوزہ ہے۔ وہ قربانیاں پیش کر رہا ہے اور مار بھی رہا ہے۔ یہ حوزہ دباؤ کے باوجود بھی اب تک زندہ ہے۔ نہ صرف زندہ، بلکہ ظلم کے خلاف ڈھا ہوا ہے۔ طلاب قم، قمی حضرات، قم کے عوام اپنے موقف پر ڈھی ہوئے ہیں۔ ظلم کا شکار ہونے کے باوجود بھی ثبات قدی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ طلاب قم قربانیاں پیش کرنے کے باوجود ظلم کے مقابل ڈھی ہوئے ہیں، لہذا زندہ ہیں۔ اسی لیے لوگوں کے اذہان میں صرف اور صرف قم بس گیا ہے لیکن میں نجف کیلئے فکر مند ہوں۔ میں قمی ضرور ہوں لیکن نجف کیلئے پریشان ہوں۔ ہم کو تمام حوزات سے قلبی لگاؤ ہے نجف ہزار سال یا اس سے بھی زیادہ قدیم حوزہ ہے، ہم اس سے منوس ہیں۔ خدار اسے بر بادنہ ہونے دیں۔ اس حوزہ کو ذہنوں سے دور نہ ہونے دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۹۳)

حوزہ علمیہ، ملک کا مستحکم و مضبوط قلعہ

حال ہی میں یکے بعد دیگرے پیش آنے والے واقعات باعث افسوس ہیں۔ یہ توقع نہ تھی کہ آپ¹ جیسی علمی اور اسلامی شخصیت کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا۔ یہ حال عراق کے حکام سے سرحدی علاقوں پر ایسے روئیے کی امید نہیں تھیں جو اچھی ہمسانگی کے منافی ہے۔ ایرانی عوام اپنے اسلامی انقلاب کے ذریعے تمام اسلامی ممالک سے اغیار کے نفوذ کو ختم کرنے اور ان ممالک کی خود مختاری و آزادی انہیں واپس دلانے کی امید و آرزو رکھتے ہیں۔ انہیں امید ہے کہ جس طرح عوام ایران کے عظیم اسلامی انقلاب کے حامی ہیں حکومتیں بھی اسی طرح اس کی حامی ہوں گی۔ اسلام و مسلمین کی خدمت کرنے والا نجف اشرف کا حوزہ علمیہ تاریخی اعتبار سے ہمیشہ عراق اور تمام اسلامی ممالک کی خود مختاری کا محافظ رہا ہے۔ لہذا اس بات کی امید نہیں ہے کہ اس کی الہانت ہو اور اس کی عظیم حیثیت کو نقصان پہنچایا جائے۔ میں ملک کے مفادات و آبرو کی حفاظت کرنے والے اس مستحکم و مضبوط قلعے کی حفاظت کیلئے حکومت عراق کو نصیحت کرتا ہوں، یہ وہی نصیحت ہے جسے میں نے ماضی میں معزول و خائن شاہ اور ایرانی حکومت سے کی تھی۔ میں خدا کی بارگاہ میں عظمت اسلام اور اسلامی ممالک کی خود مختاری کا خواہاں ہوں۔ (صحیفہ امام، ج ۸، ص ۱۵۰)

1. امام خمینی کی مراد آیت اللہ سید محمد باقر الصدر ہیں جن کو عراقی حکومت نے ان کی عالم بہن بنت الہدی کے ہمراہ گرفتار کرنے کے بعد اپریل ۱۹۸۰ء (فروری ۱۴۰۹ھ) میں شہید کر دیا۔

مسلمانوں کی جزوں اس سلسلی

اسلامی ممالک کی فیڈریشن

سوال: [کیا آپ خطے میں اسلامی حکومتوں فیڈریشن کی تشکیل کے خواہاں ہیں؟]

جواب: ضرورت پڑنے کی صورت میں اس کامکان پایا جاتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۳۲)

اسلامی اتحاد کی طاقت

اگر یہ لوگ متعدد ہو جائیں تو ایسی طاقت کے حامل ہو جائیں گے کہ دوسری کوئی طاقت ان سے ٹکرانے کی ہمت نہیں کرے گی، البتہ اس کیلئے کامل ایمان کی شرط ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۸)

مسلمانوں کو آپس میں متعدد ہونا چاہیے

اہم بات یہ ہے کہ عوام اور اسلامی حکومتوں کے درمیان غلط فہمی نہ ہو اور اسلامی وحدت ہمیشہ محفوظ رہے۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ یہ سب باتیں میں اس لیے کر رہا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ کی کوششوں کے بارے میں غلط فہمی دور ہو جائے دو ملتوں اور دو حکومتوں کے درمیان تقاضہم و بیکھری قائم ہو جائے۔ بیگانے لوگ حکومتوں اور ملتوں کے درمیان جن غلط بیانیوں کا سہارا لے کر اختلاف ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان تھتوں اور غلط بیانیوں کو ناکام بنادیں۔ ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ تمام مسلمان دشمنوں کے مقابل آپس میں متعدد رہیں، جیسا کہ اسلام نے حکم بھی دیا ہے ایک جماعت بن کر رہیں، جیسا کہ اسلام چاہتا ہے۔ سب سے اہم مطالبہ یہ ہے کہ غلط فہمی دور ہو جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۱۹)

اللہی انجمن

پورا ایران اور تمام اسلامی ممالک، اسلامی انجمن ہے۔ ایک اللہی انجمن ہے۔ ہم سب کو اسلام کیلئے متحد ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے کے قریب آ جائیں۔ ان انجمنوں میں سے ہر ایک اسلام کی اس عظیم انجمن کا شعبہ ہے جس کے سرپرست امام زمانہ ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۵۸)

حکومتیں، عوام کے تقاضہ کی خلاف

جب تک ہمارے درمیان اختلاف رہے گا، بڑی طاقتیں فائدہ اٹھاتی رہیں گی۔ اگر مسلمان متحد ہو جائیں، حکومتوں کے درمیان اتحاد قائم ہو جائے تو عوام بھی متحد ہو جائیں گے۔ عوام ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں، حکومتیں انہیں آپس میں متحد نہیں رہنے دیتیں۔ اگر اسلامی ممالک کی حکومتوں کے اختلاف کی یہ مشکل ختم کر دی جائے تو اسلام و مسلمین کی طاقت سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں ہوگی، چونکہ ان کے پاس بے شمار ذخیرہ ہیں اور ان کی آبادی بھی ایک ارب سے زیادہ ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۹۵)

متحد ہو جائیے

خدا آپ سب کو بلکہ تمام مسلمانوں کو آپس میں {یہ واحِدۃ} بن کر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۸۱)

اتحاد، اللہی فرنخہ

اہم شرط، حق کے سلسلے میں ثابت قدم رہنا ہے۔ ہمیں اپنے حق کے سلسلے میں ثابت قدم ہونا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ باطل تو اپنے باطل پر متحد ہو لیکن ہم اپنے حق پر اختلاف کا شکار! ہم اہل حق ہونے کے دعویدار ہیں۔ تمام مسلمان اہل حق ہیں۔ قرآن ان کی کتاب ہے، کعبہ ان کا قبلہ ہے۔ جو اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور حق کے معتقد ہیں انہیں اپنے اس حق پر متحد ہو کر ان لوگوں کو کامیاب نہیں ہونے دینا چاہیے جو اپنے باطل پر متحد ہونا چاہتے ہیں۔ ہم سب کافر نہ یہ ہے کہ اپنے حق کے سلسلے میں متعدد ہیں، چاہے ایک ملک کے باشندے ہوں، چاہے تمام اسلامی ممالک کے باشندے۔ مجھے امید ہے کہ عوام تیزی سے حق کی جانب بڑھ کر جلد از جلد

متحد ہو جائیں گے تاکہ باطل کو فوراً پسپائی پر مجبور کر دیں۔ خدا آپ کو اور ہم سب کو حق کے راستے میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا کرے۔ تمام مسلمان اور دنیا کے تمام کمزور لوگ کامیاب ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۶۲)

اتحاد بین المسلمين

تمام عقلاء اور علمائے اسلام نے صدر اسلام سے لے کر اب تک یہی کوشش کی ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور غیر مسلموں کے مقابل {یہ وحدۃ} رہیں۔ دنیا کے ہر مسلمان کو دوسرے تمام مسلمانوں سے مل کر رہنا چاہیے۔ قرآن نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ پیغمبر اکرم ﷺ اور انہی طاہرین (ع) نے تاکید کی ہے۔ اسلام کے بیدار علمانے اسی ہدف کے حصول کی غرض سے مسلمانوں کو پرچم اسلام کے زیر سایہ وحدت کی دعوت دینے کی کوشش کی ہے۔
ہم بھی کئی سالوں سے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم قدم، ہم کلام اور اکٹھا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۳)

عظمیٰ اسلامی حکومت

اگر تمام مسلمان متحد ہو جائیں تو ایک بڑی حکومت قائم ہو جائے گی ہر ایک کی اپنی جگہ اور اپنے مقام پر حکومت ہو گی اور سب پرچم اسلام کے ساتھ میں ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۸۱)

اسلامی امتوں کا اتحاد

اسلامی حکومتوں اور ملتوں کو آپس میں متحد، برابر اور برابر ہو کر رہنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۲)

مسلمانوں کے اتحاد کی طاقت

دشمن نے کچھ عرصے سے اختلافات کو زیادہ ہوادی اور ان کا خیال بھی بیہی تھا، کیونکہ ان کے ماہرین نے درک کر لیا تھا کہ اگر مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد آپس میں متعدد ہو گئی تو کوئی بھی طاقت اسی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور کوئی بھی طاقت اس پر حکومت و غلبہ کر نہیں سکتی۔ لہذا انہوں نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے گروہوں کے درمیان تفرقہ اندازی کاراسٹہ اپنایا۔ آپ جہاں کہیں بھی جائیں یہاں تک کہ ایک شہر میں جائیں تو تفرقہ ضرور پائیں گے۔ اگرچہ اب کم ہے لیکن پھر بھی ہے پہلے توہر شہر، ہر محلے میں مختلف طبقات اور پارٹیوں کے لوگ آپس میں اختلاف رکھتے تھے۔۔۔ اس سے آگے بڑھتے تو دیکھتے کہ انہوں نے پورے شہر اور بڑے شہروں میں خود علماء کے درمیان بھی اور لوگوں کے درمیان بھی اختلاف پھیلایا کھا تھا۔ وہ لوگوں کے درمیان ایک پارٹی بنا دیتے تھے جو اختلافات کا موجب ہوتی۔ الغرض، ان مقاصد یہ تھا کہ یہ گروہ آپس میں متعدد ہو سکیں۔ افسوس کہ یہ بیماری بڑے علماء اور روشن خیال افراد میں بھی پھیل گئی تھی۔ بجائے اس کے کہ وہ اس قسم کے اختلاف کو روکتے خود بھی اس میں گرفتار ہو گئے تھے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۸۲)

اسلام کے عظیم مفادات پر توجہ دینا

خانہ خدا کے حاجی اس عام اجتماع اور انسانی جم غیر میں ظالموں اور ستمگروں سے برائت کی آواز اپنی پوری طاقت لگا کر بلند کریں اور نہایت گرم جوشی کے ساتھ ایک دوسرے کی طرف برادری کا ہاتھ بڑھائیں۔ اسلام اور مظلوم مسلمانوں کے عظیم مفادات کو فرقہ پرستی اور قوم پرستی کی بھینٹ نہ چڑھائیں اور جتنا بھی ہو سکے اپنے مسلمان بھائیوں کو توحید کی طرف دعوت دیں اور زمانہ جاہلیت کی اس دشمنی اور تعصبات کو ختم کر دیں جو عالمی لیبروں اور ان کے پیشوؤں کے مفاد میں ہیں۔ یہ عمل خدا کی نصرت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وعدہ الٰہی آپ کے شامل حال ہو گا اور اگر خدا نخواستہ لوگوں نے عالمی لیبروں کے نوکروں بالخصوص رشوت خور، تفرقہ انداز ملاڈوں کی پیروی کی توجان لیں کہ وہ بہت بڑے گناہ کے مر تکب ہوں گے۔ خداوند متعال کا غضب ان کے شامل حال ہو گا۔ بڑی طاقتوں کے زیر تسلط رہیں گے؛ جس سے خدا کی بنناہ مالگنی چاہیے۔ (صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۹۲)

چوتھی فصل:

نظریہ اسلام کے اصول

* اسلام (آئندہ یا لوچی)

* قرآن

* علماء اور اسلامی مراجع

اسلام (آئیڈیا لوگ)

اتحاد میں اسلام کا مقصد

ہم ہر حال میں اسلام، اسلامی ممالک اور اسلامی وحدت کی خود مختاری و آزادی کیلئے تیار ہیں۔ ہمارا ہدف اور پروگرام وہ ہی ہے جو اسلام کا ہدف اور پروگرام ہے اور وہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد ہے۔ اسلامی ممالک کے درمیان وحدت ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں بھائی چارہ قائم کرنا اور صیہونیزم کے مقابل، اسرائیل کے مقابل، ظالم و جابر حکومتوں کے مقابل اور ان لوگوں کے مقابل دنیا کی تمام اسلامی حکومتوں کا اتحادی بننا ہے جو اس غریب ملت کے ذخیرہ کو مفت میں لے جائے ہے ہیں جبکہ بد نصیب و بے شہار امت فقر و بے روزگاری اور بے چارگی کی آگ میں جل رہی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۳۶)

بے نیاد مخالفتوں سے بچپیں

اس وقت آپ روشن خیال جوانوں اور دانشوروں پر لازم ہے کہ حالات سے عبرت حاصل کر کے اپنے اتحاد کو مزید قوی کریں اور بے نیاد مخالفتوں سے بچپیں۔ دوسروں کے بے نیاد مذاہب کو نظر انداز کرتے ہوئے ترقی و کمال دینے والے دین اسلام کو اپنائیں۔ حق کی حمایت اور باطل کو نابود کرنے کی راہ میں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ لوگوں کو اسلام کے پاک اہداف سے روشناس کریں اور بیگانوں کے سر کردہ لوگوں کی خیانتوں اور مظالم و جرائم کا پردہ فاش کریں۔ خداوند متعال سے طلب نصرت کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱۷۲)

لیروں کے مفادات کے سدرہ ہونا

تقریباً حالیہ دو یا تین سو سال سے دشمنوں کی یہ مسلسل کوشش رہی ہے کہ اپنے راستے کی رکاوٹوں کو بر طرف کر دیں۔ وہ لوگ اسلام کو ایک رکاوٹ مانتے ہیں۔ کئی سالوں سے اس بند کو توڑنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، چونکہ ان کی نگاہ میں اسلام ان کے مفادات کے سامنے سب سے بڑی رکاوٹ ہے جو بیگانوں کو اپنی مرضی کے مطابق فالدہ اٹھانے نہیں دے رہا ہے۔ اسی لیے ان کے پروپیگنڈہ کرنے والوں اور ماہرین نے اسلام کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا۔ اسلام کو اس طرح بیان نہیں کیا جس طرح وہ ہے

اسلام کو بھی دوسرے تمام ادیان کی طرح نشہ آور بتایا! انہوں نے دین کو نشہ آور گردانا ہے کہ یہ خود معاشرہ کیلئے ایک افیون ہے۔ اسلام اور دوسرے تمام ادیان سے متعلق تاکہ یہ لوگوں جو چیز لوٹ لیں ان کی صدائے احتجاج بلند نہ ہو۔ انہوں نے اسلام کے بارے میں اس طرح کا پروپیگنڈہ کیا ہے، یعنی ان ہی منافع خوار اور تیل کے لیٹروں کی پروپیگنڈہ مشری پچھلے کچھ سالوں سے برابر (ہمارے عوام کے کانوں میں) اس بات کی تلقین کر رہی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ان جوانوں کو اسلام سے دور کر دیا جو اسلام کی حقیقت سے بے خبر تھے۔ وہ جو ان جن کی اکثریت جانتی ہی نہیں کہ قرآن کیا ہے؟ قرآن میں کیا کہا گیا ہے؟ پیغام قرآن کیا ہے؟ روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے بارے میں قرآن نے کیا کہا ہے؟ انہیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ صرف انہی لوگوں کی باتیں ان کی سماعتوں سے تکراریں جو اسلام کو ایک دوسرے طریقہ سے پیش کرنے پر اکسائے کئے گئے۔ ان جوانوں کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ حقیقت کیا ہے، اصل مقصد کیا ہے، کہاں سے کوئی بات کہی جا رہی ہے؟ صرف سنی سنائی باتوں پر تلقین کر لیا اور دھوکہ کھا گئے۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۹۷)

غیر مسلموں کے تسلط کی روک تھام

ان لوگوں نے قرآن کا مطالعہ کیا ہے۔ اسلام کا بھی مطالعہ کر کے یہ سمجھ گئے ہیں کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ اگر مسلمان اس سے متنسک ہو گئے تو ان لوگوں کے منہ پر زور دار طہانچہ لگائیں گے جو مسلمانوں پر تسلط حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن میں ارشاد رب العزت ہے: کسی بھی حال میں خدا نے غیر مسلم کا مسلم پر تسلط قرار نہیں دیا ہے، لہذا ایسا کچھ کسی بھی حال میں نہیں ہونا چاہیے۔ انہیں کسی قسم کا تسلط، نفوذ اور راستہ نہیں ملتا چاہیے: {لَنِّي مَبْعَلٌ اللَّهُ لِكُلِّ فَرِينَ عَلَى الْأَمْوَالِ مِنْيَنَ دَسَّيْلَا} مشرکین کو کسی بھی حال میں موقع نہیں ملتا چاہیے۔ ان باطل طاقتوں کو کسی بھی اعتبار سے مسلمانوں پر غلبہ نہیں پانا چاہیے۔

ان لوگوں نے مطالعہ کر کے قرآن، اسلام اور احکام اسلام کی سے واقفیت حاصل کر لی ہے اور جان گئے ہیں کہ اگر ان پیغامات کو مسلمانوں نے جان لیا، قرآن سے متنسک ہو گئے اور قرآن و اسلام سے وابستہ ہو گئے تو وہ اس لوٹ مار اور تسلط پسندی کا خاتمه کر دیں گے۔ تواب وہ کیا کریں کہ یہ تسلط پسندی جوں کی توں باقی رہ سکے اور یہ فتنہ و فساد بھی جاری رہے؟ اس کا بہترین راستہ یہ ہے کہ اس ملت کو اسلام سے ہی دور کر دیں۔ جس وقت یورپ والوں نے مشرقی ممالک میں قدم رکھا اور محسوس کیا کہ یہ ممالک تر نوالہ ہیں تو وہ اس کو ٹکل جانے کیلئے مطالعہ کیا۔ یہ مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ اگر وہ دوسرے ادیان کی بات کرتے ہیں تو وہ صرف اس لیے ہے کہ اسلام کے بارے میں بات کر سکیں ورنہ دوسرے ادیان سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ ان کا ایسا کرنا اس بات کا مقدمہ ہے کہ اسلام مسلمانوں کی نظر میں اس منزلت و عظمت کو کھو بیٹھے جو پہلے سے موجود ہے۔ مسلمانوں کو اسلام سے جدا کر دیں۔ ان کے ذہنوں

میں یہ بُھادیں کہ اسلام ایک ایسے دین ہے جو معاشرہ کو سلانے کیلئے آیا تاکہ طاقتور افراد اس کو لوٹ سکیں۔ ان کی منطق یہ ہے۔ درحقیقت یہ منطق نہیں، بلکہ ان کی بات اور اس پر ویکنڈ سے ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو اسلام سے الگ کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۱)

مسلمانوں کی طاقت اور اسلام

تم کہتے ہو کہ اسلام معاشرہ کی افیم ہے تو یہ خود لوگوں کو بہکانے کیلئے ہے اور جو چیزیں لوگوں کو بہکانے کیلئے ہیں وہ افیم ہیں نہ یہ کہ وہ حقیقت کہ جس نے آکر اپنے زمانے میں غریبوں کی ایک جماعت کی مدد سے مملکت حجاز کو فتح کر لیا ہوا اور حجاز کے گوشے گوشے تک عدل و انصاف کا بول بالا کر دیا ہوا۔

یہ خود پیغمبر ﷺ کا زمانہ ہے۔ طاقت حاصل کرنے کے بعد اسی پہلی صدی اور اسی صدی کے پہلے ہی تیس پہنچتیں سال میں اسلام نے ایران اور روم دونوں بادشاہتوں کو شکست دی! ایران کو بھی فتح کر لیا اور روم کو بھی۔ کیا یہ افیم ہے؟! کیا یہ اسلام، کسریٰ کے ساتھ ساز باز کرنے اور لوگوں سے یہ کہنے کیلئے آیا ہے کہ تم کسریٰ کا اتباع کرو؟! کیا وہ اس لیے آیا ہے تاکہ سلطان روم سے اچھے روابط قائم کر کے روم والوں کو ان کے ساتھ اچھے تعلقات بنائے رکھنے کی تعلیم دے؟! یا اس نے آکر دو معروف بادشاہتوں کو شکست دی ان پر فتح پائی تاکہ عالم میں عدل و انصاف قائم ہو سکے اور جن غرباء کو وہ لگلے جارہے تھے انہیں نجات دلا سکے؟!

جو شخص آج موجودہ صور تحال میں اخباروں میں یہ لکھ رہا ہے کہ افیون ہے تو ماضی میں کچھ غفلتیں تھیں لیکن الحمد للہ آج ہمارے عوام اور جوانوں نے قرآن پڑھ لیا ہے اور اس کے مطالب سے باخبر ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو جیسے ہی ایک بات کو سنتے ہیں فوراً قبول کر لیتے ہیں یہ وہ ہیں جو ہر آواز کے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں چاہے وہ کہیں سے آئی ہو۔ جبکہ انسان کو چاہیے کہ اگر ایک نظام یا کسی مسئلے کے بارے میں کوئی بات سنے تو جا کر اس کا مطالعہ کرے اور اس بات کا پتہ لگائے کہ یہ آدمی صحیح کہہ رہا ہے یا نہیں؟ جس نے یہ لکھا ہے کہ اسلام معاشرہ کیلئے افیم ہے۔۔۔ تو کیا واقعی اسلام معاشرہ کیلئے افیم ہے؟! یہ اسلام کے سلسلہ میں بیان کیا گیا۔ لیکن آئیے دیکھیں کہ اسلام اپنے زمانے میں یعنی جس وقت پیش کیا گیا، پیغمبر تھے، قرآن تھا، پیغمبر اور قرآن تھے پھر اس کے بعد کے زمانے میں اسلام کی جنگیں ہوئیں تھرڈ کلاس کے طبقے کی جنگیں بادشاہتوں سے ہوئیں۔ اسلام نے اس قلیل تعداد، چند ہزار افراد پر مشتمل اس قلیل تعداد کو طاقت عطا کی جس نے روم کی بادشاہت پر فتح حاصل کر لی۔ ایران کی بادشاہت کو شکست دے دی۔ ایران کی بادشاہت کا حال یہ تھا کہ جب وہ جنگوں کیلئے لشکر کو آمادہ کرتی تو ان کے پاس زبردست گھوڑے ہوتے تھے، گھوڑے کی زین سونے کی ہوتی تھی اور نجانے کیا کیا وساں ان کے پاس ہوتے تھے جبکہ اسلام کا مختصر لشکر سر و پا برہمنہ اور پا پیادہ ہوتا۔

چند لوگوں میں سے کسی ایک کے پاس اونٹ ہوتا تھا کسی کے پاس شمشیر ہوتی تھی۔ چند لوگوں کے پاس ایک مشترکہ گھوڑا ہوتا تھا۔ سارے لشکر کے پاس دس گھوڑے مشکل سے نظر آتے تھے۔ ضرورت کے مطابق نہ تو ان کے پاس اونٹ ہوتا تھا اور نہ ہی گھوڑا آذوقہ بھی بہت مختصر ہوتا تھا لیکن اسلام نے انہیں طاقت عطا کی تھی۔ یعنی اسلامی تعلیمات اور اسلام کو پیش کرنے والے کی ذات نے مسلمانوں کو ایسی طاقت عطا کر دی تھی کہ جو لوگ کل تک کچھ بھی نہ تھے سوائے چند عدد فقیر و محتاج کے آج شمشیر برکف ہو گئے اور تمام دنیا پر حکمرانی کرنے والی دو بادشاہتوں کہ جن میں سے ایک روم اور دوسری ایران کی بادشاہت تھی، کو عرب کے ان ہی دس ہزار، میں ہزار گدار لوگوں نے شکست فاش سے ہمکنار کر دیا جبکہ ان میں سے بہت کے پاس نہ تو شمشیر تھی اور نہ ہی اور دوسرے جنگی ساز و سامان، خالی ہاتھ ضرور تھے لیکن رو جی طاقت ان میں موجود تھی۔ ہماری طرح ضعیف النفس یا ضعیف القلب نہ تھے۔ ان سب کو اسلام نے رو جی طاقت دے رکھی تھی۔ یہی مختصر لشکر اس الہی طاقت کے ساتھ جو انہیں عطا کی گئی تھی اسلام کا سہارا لے کر اور اسی کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا اور ان دو بادشاہتوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اسلام کو ابھی تیس سال بھی نہ ہوئے تھے کہ ایران کو فتح کر لیا گیا، روم پر فتح حاصل کر لی گئی۔ اسلام کی حکومت افریقہ کے اس پار بلکہ اسپین تک قائم ہو گئی۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں مسلمانوں نے نااہلی کا مظاہر کیا۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۲۱)

اسلام کی انقلابی آئینہ یا لو جی کا سہارا

سوال: [مشرق و سلطی کی تقدیر پر ایرانی عوام کی کامیابی مستقبل میں کیا اثر ڈالے گی؟]

جواب: ایران کے مسلمان عوام کی کامیابی دنیا کی تمام مظلوم ملتوں بالخصوص مشرق و سلطی کے عوام کیلئے یقیناً بہترین نمونہ عمل قرار پائے گی کہ ایک ملت نے کس طرح اسلام کی انقلابی آئینہ یا لو جی کا سہارا لیتے ہوئے بڑی طاقتیوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۳۳)

معنوی طاقت، کامیابی کی وجہ

یہ اسلام کی طاقت تھی جو مسلمانوں کو آگے لے جا رہی تھی اب ہم مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کی پیش رفت کیلئے اسلام کی طاقت کا سہارا لیں۔

اسلامی طاقت کا سہارا لے کر کافر قوتوں کا مقابلہ کریں اور مفسدین کے اثر و سورخ کو اپنے ممالک سے ختم کریں۔۔۔ انہیاء
 (ع) کی تعلیمات اور پیغمبر ﷺ کی تعلیم بھی یہ ہے کہ آپ معنوی طاقت کا سہارا لے کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ موجود معنوی طاقتیں اور معنوی قدرت کی صورت میں جو خدا کے ملائکہ تھے انہی کی بدولت مسلمانوں نے نصف قرن سے بھی کم زمانے میں تمام دنیا پر غالبہ حاصل کر لیا۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۶)

اسلام، اولین طاقت

اگر تمام اسلامی حکومتیں اور اقوام ذاتی مفادات کو فراموش کر کے ایک ساتھ اسلام کیلئے کام کرنے لگیں اور پرچم {لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ } کے نیچے آجائیں تو دنیا میں پہلی طاقت بن کر ابھریں گی، کیونکہ اسلام کی معنویت ان کی حامی و مددگار ہے اور خداوند متعال ان کا پشت پناہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۲۳)

اسلام کی کچلنے کی طاقت

اسلام نے کچلنے پر مبنی اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ اسلام کی اس طاقت نے ظالموں کے اثر و سورخ اور ظلم کا خاتمه کر دیا۔ اسلام ہی کی وجہ سے خائنوں کو نکال باہر کیا گیا۔ بیگانوں اور غیروں نے بھی اسلام کی طاقت محسوس کر لیا۔ اسی لیے اس کی تعمیری طاقت کو کمزور کرنے کے درپے ہیں۔ ہم اسلام کی کچلنے کی طاقت کے نتیجے میں یہاں تک پہنچے ہیں۔ اب ہمیں اس کے تعمیری پہلو کو عوام کے تعاون اور خداوند متعال کی پشت پناہی سے شروع بھی کرنا اور منزل تکمیل تک پہنچانا چاہیے۔ دشمن یہ نہیں چاہتے ہیں کہ اسلام کا تعمیری پہلو دنیا میں جلوہ گر ہو اور دوسرے مکاتب کو دفن کر دے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۵۶)

اسلام، سب کیلئے

ہم کسی ملت کا برا نہیں چاہتے۔ اسلام تمام ملل و اقوام، لوگوں کیلئے آیا ہے، ارشاد ہوا: {یاٰہ ملائِناس} اسلام سب کیلئے ہے۔
بشر کا خیر خواہ ہے۔ ہم بھی اسلام کے تابع ہیں۔ ہم بھی انسانیت کے ہمدرد ہیں۔ جو شخص ہمارے ساتھ انسانی سلوک کے ساتھ پیش آئے گا، ہم اس کے دوست ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۵۶)

امن کا دین

اگر یہ تبدیلی آجائے اور تمام لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں سبھی لوگ اس مرکز "اسلام" پر اکٹھے ہو جائیں تو اتنی عظیم تعداد کے ہوتے ہوئے، ان نعمتوں اور امکانات کے ہوتے ہوئے تیل اور دوسرے ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے، دنیا پر حکومت کریں گے۔ لیکن افسوس کہ دشمن ایسا ہونے نہیں دیتے۔

بہر حال، تبدیلی ضروری ہے، سبھی کو کوشش کرنا چاہیے۔ آپ سب کو اس تبدیلی کیلئے کوشش کرنا چاہیے اور اپنے عوام کو ایک ہوشیار بنائیں۔۔۔ ہماری تحریک کامیاب ہے۔ ہماری تحریک پیش رفت کرے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ خداوند متعال تمام مسلمانوں کو بیدار کرے گا تاکہ سب آپس میں متحد ہو جائیں، بھائی بن جائیں۔ اختلاف کو ختم کر دیں، حکومتیں اختلافات کو ختم کر دیں۔ تمام ملتیں متحد ہو جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۱۱)

اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا

اسلام کی تعلیمات سے تمکن کرنا چاہیے اور جس طرح اسلام نے حکم دیا ہے کہ تمام مومنین جہاں کہیں بھی ہیں آپس میں بھائی ہیں اور خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہیں اور متفرق نہ ہوں۔ اس نے حکم دیا ہے کہ آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ کمزور ہو جاؤ گے۔ مسلمان اسی وقت بڑی طاقتیں کے ظلم اور باطل حکومتوں کے جبر و تشدد سے نجس سکتے ہیں جب خدا کے مذکورہ حکم پر عمل کریں گے۔ صدر اسلام سے قیامت تک کیلئے الہی دعوت ہے اس دعوت پر لبیک کہیں۔ اگر لبیک نہ کہی اور بار بار دوسروں سے یہ کہیں کہ جناب آئے آپ فلاں کام کو انجام دیجئے تو یاد رہے کہ جب تک اس پیغام پر عمل نہ ہو گا ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم جب ہی

پچھ کر سکتے ہیں کہ ہمارا طرز فکر اسلامی ہو، قرآن اور اسلام پر عمل کریں ، صدر اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں ۔
(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۹۱)

اسلام، آزادی دلانے والا نہ ہب

اسلام صدیوں تک مظلوم رہا، کیونکہ جو چیز اسلام چاہتا تھا وہ پرداۓ میں تھی اور وہ چیز جو اسلام کے منصوبے کو کبھی بھی عملی جامہ نہ پہنایا گیا اور نہ ہی بیان کیا گیا۔ لوگوں کو اسلام سے بے خبر کھا گیا اور تاریخی جابریوں و ظالموں نے اسلام کو پرداۓ میں ہی رکھنے کی کوشش کی اور اس دین کو نہیں پیش کیا جو خود مختاری و آزادی دلانے والا دین ہے۔ غریبوں اور محتاجوں کا ہمدرد اور ظالموں کیلئے برہنہ شمشیر ہے۔ ہم اپنے اس زمانے میں امید کرتے ہیں کہ ہم اور ہمارے عزیز جوان، علماء اور تمام اسلامی مبلغین، اس پرداۓ کو اٹھانے میں کامیاب ہو جائیں جسے دشمنان اسلام نے اسلام پر ڈال رکھا ہے اور حقائق اسلام کو پس پرداۓ ڈال دیا ہے۔ اسلام کی طاقت ایک ایسا مسئلہ تھا جس کا حکومتیں اور دشمنان اسلام انکار کرتے رہے ہیں۔ ہر وہ حکومت جو بر سر اقتدار آئی چاہے وہ اسلام کی مخالف تھی یا مخالف نہیں تھی اس نے جان بوجھ کریا جہل و نادانی کی بنیاد پر اسلام کو ایک حجاب میں رکھا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۷۲)

اسلام، ہمارا وطن

اسلام ہمارا وطن ہے۔ ہم اسلامی احکام کے تالع و فرمانبردار ہیں۔ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم ایک اسلامی ملک پر چڑھائی کر کے اسے اپنا ماتحت بنالیں اور ہم بھی کبھی ایسا نہیں چاہیں گے۔ اس کا تصور بھی نہیں کریں گے۔ آپ لوگ کس بنیاد پر برابریہ شور مچا رہے ہیں کہ ایران ہمارے لیے خطرو ہے؟

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۹۲)

اسلام، امن کا دین

اسلامی تعلیمات کا مقصد عالمی سطح پر امن طور پر مل جل کر زندگی بسر کرنا ہے۔ امید ہے یہ مقصد حضرت مہدی آخر الزمان (ع) کے ظہور میں تعمیل کے ذریعے حاصل ہو جائے گا۔ (صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۵)

مسلمانوں کا دفاع

دنیا کے کسی گوشے سے اگر کوئی ہمیں مدد کیلئے پکارتے ہوئے کہے کہ ”یا للملّمین“ تو ہم سے جتنا بھی ہو سکے گا، ہم ان کی آواز پر لبیک کہنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم ہر جگہ نصرت کر سکتے ہیں۔ ہاں! اتنا ضرور ہے کہ مسلمانوں کے حق کا جتنادفاع کر سکتے ہیں اس میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ مسلمان کا مطلب ایرانی نہیں ہے، وہ شخص مسلمان نہیں، بلکہ مخرف ہے جو کسی مسلمان کی مدد کیلئے آگے نہ بڑھے اس کیلئے فکر مند نہ ہو۔ آپ متوجہ نہیں ہیں، یہ اسلام سے انحراف و روگردانی ہے۔ یہ مقاصد اسلام سے بے اعتنائی ہے۔ اسلام صرف ایران کیلئے نہیں آیا۔ اسلام پوری دنیا کیلئے آیا ہے۔ بعثت پیغمبر ﷺ سب کیلئے ہے۔ لہذا سبھی کوتایع و مطیع ہونا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۲۳۰)

مسلمانوں پر اتمام جحث

میں ایک بار پھر اس بات کی تاکید کر رہا ہوں کہ آج دنیا اسلام کے نورانی احکام اور حقائق کی پیاسی ہے۔ تمام علماء پر الٰہی جحث تمام ہو گئی ہے، کیونکہ جب اسلامی ممالک کے جوان اپنے دینی مقدسات کے دفاع کیلئے شہادت کی حد تک جانے کیلئے تیار ہو گئے ہیں اور وہ ظالموں، غاصبوں کو باہر نکالنے کیلئے حوادث و بلاکے دریا میں کو ڈگئے ہیں انہوں نے جیلوں اور تشدیڈ کو برداشت کرنے کیلئے کمر کس لی ہے۔ دوسرے ممالک اور حزب اللہ لبنان کے شجاع، مجاہدو عزیز مسلمانوں کی طرح جدوجہد کا علم بلند کیا ہے اور غاصبوں کے خلاف جہاد کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں تو پھر اس سے بڑھ کر کیا جحث ہو سکتی ہے اور ان لوگوں کے پاس اپنی خاموشی بے جا تھی، گھر میں بیٹھنے اور ٹال مٹول سے کام لینے کیلئے کیا بہانہ رہ گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۳۷)

قرآن

اسلامی اصالتوں پر توجہ

آپ مسلمان جوانوں کی ذمہ داری ہے کہ سیاسی، اقتصادی، اجتماعی اور دوسرے میدانوں میں حقائق اسلام کی تحقیق کے دورانِ اسلامی بنیادوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ان فضائل کو بھی فراموش نہ کریں جو اسلام کو دوسرے تمام ادیان سے جدا کرتے ہیں۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ قرآن کریم اور اسلام کے نجات دلانے والے دین کو دوسرے ان غلط اور گمراہ کرنے والے مذاہب جیسا جانے لگیں کہ جن کو انسانی فکر نے جنم دیا ہے۔

اگر اسلامی حکومتوں اور مسلم اقوام نے مشرق و مغرب کے جھوٹے وعدوں پر اعتماد کرنے کے بجائے اسلام پر بھروسہ کیا ہوتا اور قرآن کریم کی آزادی دلانے والی اور نورانی تعلیم کو اپنا نصب العین قرار دیا ہوتا اور اس پر گامزن رہتے تو آج سویت یونین کے شیطانی حربوں، سازشی چالوں کا شکار اور امریکہ کے فانڈم سے مرعوب اور صیہونی غاصبوں اور جاہروں کے اسیر نہ ہوتے۔

قرآن کریم سے اسلامی حکومتوں کی دوری نے ملت اسلام کو اس ذلت و بد بخشی میں گرفتار کر دیا ہے۔ اسلامی ممالک اور مسلمان اقوام کی تقدیر و قسمت کو استغفار کے دائیں بازو اور بائیں بازو کی سازش بھری پالیسی کے بھینٹ چڑھا دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۳)

اسلامی اخوت کی برقراری

مجھے امید ہے کہ اسلامی حکومتوں کے درمیان بھائی چارہ، اسلامی اخوت اس طرح قائم ہو گی جس طرح قرآن نے حکم دیا ہے اور اگر یہ اسلامی اخوت تمام اسلامی ممالک کے مابین قائم ہو گئی تو ایسی عظیم طاقت بن جائیں گے جن سے دنیا کی کوئی طاقت ٹکر لینے کی جرأت نہیں کر سکے گی۔

(صحیفہ امام، ج ۸، ص ۸۸)

حکم خدا کے سامنے سرتسلیم خم ہونا

اگر مسلمانوں کی ایک ارب آبادی نے، افسوس کہ مسلمانوں کی یہ ایک ارب آبادی دوسروں کے ماتحت ہے، ایک ارب مسلمان ڈھائی کروڑ لوگوں کے ماتحت! خدا کے اس حکم {إِنَّا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ} ^۱ کے سامنے سرجھ کا دیا ہوتا اور صرف اسی حکم کی اطاعت کی ہوتی، اگر یہ بھائی چارہ عام ہو گیا ہوتا، اگر یہ بھائی چارہ تمام ملت کے تمام طبقات میں ہوتا تو کبھی بھی ہم ان مصیبتوں کا شکار نہ ہوتے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۳۹۱)

1. ””مُؤْمِنُونَ ایک دوسرے کے بھائی ہیں““ سورہ ججرات ۱۰۔

مسلمانوں کی باہمی اخوت

آپ مسلمانوں کو اسی طرح بھائی بن کر رہنا چاہیے جس طرح قرآن نے آپ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے۔ آپ لوگوں ایک دوسرے کی خوشی و غم میں شریک ہونا چاہیے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۹۱)

قرآن کا وحدت کی طرف دعوت دینا

اے مسلمانو! جس قبیلہ سے تمہارا تعلق ہے اور جس فرقہ کے پیروکار ہو باہمی اختلافات سے دستبردار ہو جاؤ۔ قرآن کریم اور خداوند متعال کے اس حکم {وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَنَقُّلُوا} کے سامنے سر تسلیم خم ہو جاؤ۔ خداوند عالم نے عزت اپنے لیے، اپنے عظیم الشان رسول ﷺ اور مومنین کیلئے قرار دی ہے۔ جن ظالم و جابر حکومتوں نے آپ کے وجود کو دشمنان اسلام کے حوالے کر دیا ہے ان کے خلاف آواز بند کرو اور اپنے ممالک کو ان ذلیل و خبیث خیانت کاروں سے نجات دلاؤ خدا تمہارے ساتھ ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۳)

قرآن اور اس کے احکام کا تحفظ

اے دجلہ و فرات کے غیر تمدن بأشد و! اے راہ حق کے مجاهدو! اٹھ کھڑے ہو اور اسلام کا دفاع کرو۔ قرآن اور اس کے احکام کی حفاظت کرو، کیونکہ اسلام اور قرآن کریم کا دفاع ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۵۵)

قرآن کی غلط تفسیر

بعض مخرف لوگ جو اسلام پر ایمان بھی نہیں رکھتے ہیں۔ حقیقت اسلام سے عاری دعویٰ کر کے اسلام کو عرب سے مخصوص کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اخباری ذرائع کے حوالے سے ایک دو دن پہلے ہم کو اطلاع دی گئی کہ صدام حسین نے اپنی غیر قانونی نشست میں اول فول اور بے سرو پیر گفتگو کی ہے، مثال کے طور پر یہ کہ ”فارس (کے باشندے) مسلمان نہیں ہیں، چونکہ قرآن عربی (زبان میں) ہے، پیغمبر عرب تھے، اسلام عرب والوں کا ہے“! اس مخرف اور اسلام سے بے خبر شخص جس کا تعلق ان

اعراب سے ہے جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا: {أَشْدُ كُفُّرًا وَنَفَاقًا وَاجْدَرُ الْأَيْمَانَ يَعْلَمُوا حُذُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ} ۚ اس جیسے لوگ حدود خدا اور احکام خدا کو نہ جاننے کے زیادہ حقدار ہیں۔ یہ شخص اسلام پر ایمان بھی نہیں رکھتا (کیونکہ) اس شخص کے کہنے کے مطابق آپ لوگ مکہ کر مہ مشرف ہونے کے باوجود مسلمان نہیں۔ مشرق و مغرب سے تعلق رکھنے والے دنیا کے تمام مسلمان، مسلمان نہیں ہیں! فارس والے مسلمان نہیں ہے، ترکی مسلمان نہیں ہے، بلوچی مسلمان نہیں ہے، پاکستانی مسلمان نہیں ہیں، ہندوستان کے مسلمان، مسلمان نہیں ہیں، انڈونیشیائی مسلمان نہیں ہیں، عرب کے لوگ ہی صرف مسلمان ہیں!! جیسے عقل، صدام، عراق کی بعث پارٹی۔ یہ ایک ایسے انسان کا نظریہ ہے جو اسلام سے بالکل بے خبر ہے، قرآن کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ورنہ تمام مسلمانوں کے نزدیک یہ مسلمات میں سے ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ خاتم الانبیاء (ع) ہیں۔ وہ مشرق و مغرب میں رہنے والے انسانوں کیلئے مبعوث ہوئے۔ قرآن صراحت سے کہتا ہے کہ اسلام کا تعلق تمام گروہوں سے ہے۔ لہذا جس کی اس تک رسائی ہو اس پر واجب ہے کہ اس پر ایمان لائے۔ رسول اکرم ﷺ سے منقول روایتوں کے مطابق اسلام سب کیلئے ہے۔ غلط ہی سہی لیکن اگر اسے اب تک اس شخص کو مسلمان سمجھتے رہے تو وہ اپنے اس جملے کی وجہ سے دائرة اسلام سے خارج ہو گیا ہے، کیونکہ اس نے مسلمات مسلمین، قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ کے خلاف بیان دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۳۸)

اسلامی جمہوریہ ایران کا ہدف

اسلامی جمہوریہ قرآنی تعلیمات اور رسول خدا ﷺ کے بیانات کو تمام ممالک میں جاری و ساری کرنا چاہتا ہے۔ ایران تو اس کا مقدمہ ہے۔ وہ تمام ممالک کو یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ اسلام کی بنیاد برادری، برابری اور وحدت پر استوار ہے۔ تمام مسلمان دوسروں کے مقابلے میں {یہ واجدہ} ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۲۵)

1. ”اعراب (دیکھی علاقوں میں رہنے والے) کفر و نفاق میں دوسروں سے زیادہ سخت اور احکام خدا سے جہل و نادانی کے زیادہ حقدار ہیں“ سورہ توبہ ۷۹۔

زندگی کے تمام امور میں قرآن کو جگہ دینا

آج اسلام مظلوم اور قرآن مجھوں ہے۔ لوگ احکام قرآن سے دور ہیں۔ باوجودیکہ اذان کہتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں لیکن اسلام کے اکثر سیاسی احکام کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔ قرآن مجھوں سے باہر نہیں نکل پا رہا ہے جبکہ قراءت قرآن اور انسان کی زندگی کے تمام نشیب و فراز میں قرآن کو جگہ دینا شدید ضروری ہے لیکن کافی نہیں ہے، چونکہ قرآن کو ہماری زندگی کے ہر لمحات، حرکات و سکنات میں موجود ہونا چاہیے۔ قرآن جہاں یہ کہتا ہے: {وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَنْرُقُوا} وہیں یہ بھی فرماتا ہے: {وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفَشِّلُوا وَتَنْتَبِبُ رِبْحَمُ} ^۱ واقعی اگر ایسے ترقی یافتہ سیاسی احکام پر عمل کیا جائے تو دنیا کی سیادت و برتری و رہبری آپ کے ہاتھ میں ہو گی لیکن افسوس کہ قرآن کو ہم سب نے بھلا دیا اور ان مسائل پر کوئی توجہ نہیں دی۔ امداد اب سے قرآن کو زندگی کے تمام شعبوں میں آنا چاہیے۔ قرآن کی تلاوت ہونی چاہیے۔ قرآن اور ذکر الٰہی ہر جگہ ہونا چاہیے۔ انسان کی پوری اسلامی زندگی میں قرآن کو جگہ ملنی چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۸)

قرآن کی سسپرسی

آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ قرآن اور اسلام کی سب سے بڑی مظلومیت و مجھوں سے ہے کہ قرآن اور اسلام کے اہم ترین مسائل یا تو بالکل فراموش کردیئے گئے ہیں یا بہت سی اسلامی حکومتوں نے اس کے خلاف قیام کیا۔ قرآن کے اہم ترین سیاسی مسائل میں سے وحدت کی طرف دعوت دینا اور اختلاف سے روکنا ہے۔ (قرآن مجید میں مختلف انداز میں) مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کے درمیان اختلاف سے روکنے کی وجہ کو بھی قرآن نے اس انداز میں بیان کیا: {وَلَا تَنَازَعُوا فَفَفْشِلُوا وَتَنْتَبِبُ رِبْحَمُ} ہمیں تحقیق کرنا چاہیے کہ یہ جو کہ اسلام کے ان دو اہم ترین سیاسی اصولوں کی مسلمانوں کے درمیان کیا حیثیت ہے؟ کیا مسلمانوں نے ان دو اصولوں پر توجہ دی ہے یا نہیں؟ کیا ان دو اصولوں کا اتباع کیا ہے کہ اگر ان کی پیروی کرتے تو مسلمانوں کی تمام مشکلیں حل ہو جائیں اور ان کی پیروی نہ کریں گے تو ضعیف و کمزور ہو جائیں گے یہاں تک ان کی پہچان بھی ختم ہو جائے گی اور دور دور تک ان کا کہیں نام و نشان نہ رہ جائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۲)

1. ”ہر گز اپنے درمیان اختلاف نہ رکھورنہ کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری طاقت بکھر کر ختم ہو جائے گی“ سورہ انفال، ۳۶۔

احکام قرآن کے سامنے سر تسلیم خم ہونا

اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت اور عوام دونوں اسلام و قرآن کے مقدس احکام کے سامنے سر تسلیم خم ہیں اور قرآن مجید کے حکم کے پیش نظر خود کو مختلف تمدنوں کی حامل دوسرا ممالک کی اسلامی ملتیں کا ایمانی بھائی جانتے ہیں۔ تمام ملتیں اور حکومتوں کے درمیان پر امن زندگی کے طالب ہیں اور جب تک کوئی حکومت ان کے ملک پر حملہ آور نہ ہو اور احکام اسلام کی پابند ہوا سے اپنا بھائی جانتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۷)

علماء اور اسلامی مراجع

علماء کا اتحاد، مخالفوں کی نکست کا سبب

میں تمام مسلمانوں خاص طور سے علمائے اعلام اور مراجع عظام (اطال اللہ بقاہم) کی خدمت میں دست اخلاص بڑھاتے ہوئے تمام لوگوں سے احکام اسلام کی حفاظت اور اسلامی ممالک کی خود مختاری کیلئے مدد کا طالب ہوں۔ مجھے اطمینان ہے کہ مسلمانوں خاص طور سے علمائے اعلام کے اتحاد سے بیگانوں اور مخالفوں کی صفوں کا شیرازہ بکھر جائے گا پھر وہ کبھی اسلامی ممالک پر حملہ کرنے کا خیال بھی ذہنوں نہ لائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۱۸۲)

علماء، اسلامی ممالک کے محافظ

علمائے اسلام کا اسلامی ممالک اور ان کے قوانین سے کبھی نہ ٹوٹنے والا الی تعلق ہے۔ ہم خدا کی طرف سے اسلامی ممالک اور ان کی خود مختاری پر مامور ہیں۔ مملکت کی خود مختاری اور اسلام کے سلسلے میں ممکنہ خطروں کے مقابلے میں خاموشی اختیار کرنے اور نصیحت ترک کر دینے کو جرم، عظیم گناہ اور ننگ و عار پر بنی موت کا استقبال جانتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۳)

علماء، اسلام کے محافظ

افسوس کہ آج جبکہ اغیار اسلامی ممالک میں اپنے پروپیگنڈے کے اور دوسرے اڑے بنانے میں مصروف ہیں اور اپنے قدم جمائے جا رہے ہیں اور پرنٹ میڈیا وغیرہ کے ذریعے غیر انسانی پروپیگنڈہ کر کے اسلام کے ترقی یافتہ احکام کو نگاہوں میں حقیر اور غیر اہم ظاہر کرنے میں مصروف ہیں۔ اسلامی ممالک کے خود مختاری اور عظمت اسلام کی حفاظت کا واحد محافظ دینی اور علمی حوزات ہیں اور بیگانوں کے تسلط کو ناکام بنانے والا تنہا مرکز ہیں، پر بھی ہر اعتبار سے دباؤ ڈالے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں علمائے اعلام، مبلغین کرام اور افضل عظام کی ذمہ داری ہے کہ وہ استقامت و ثابتت قدیم کا ثبوت دیتے ہوئے اسلام اور دینی حوزات کا دفاع کریں اور اپنی تبلیغ و بیان کے ذریعہ اسلام کو اس طرح پیش کریں جس طرح وہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۵۹)

علماء کے ہاتھوں اسرائیل کے جرائم کا اعلان

علمائے اعلام اور مبلغین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسرائیل کے جرائم کو مسجدوں، دینی محفلوں میں لوگوں سے بیان کریں۔ علمائے اعلام اور ایران کے شریف عوام کو اس سلسلے میں خاموش نہیں رہنا چاہیے، بلکہ جس طرح بھی ممکن ہو شاہ کو بھی مسلمانوں کی صفائی پر مجبور کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۷)

سماجی سرگرمیوں سے علماء کو الگ کر دینا

آپ حضرات دیکھ رہے ہیں کہ شروع سے ہی دشمنوں کی کوشش تھی کہ آپ حضرات کو عوام کی نگاہوں سے گردیں یا کم از کم آپ کو قانون ساز ادارے اور قانون نافذ کرنے والے مکاموں میں داخل نہ ہونے دیں۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے مغرب والے کلیسا کے بارے میں کہتے تھے: کلیسا کو اپنے حدود میں رہنا چاہیے اور مذہبی باقتوں سے سروکار رکھنا چاہیے اور حکومت چلانے کا کام ہمارے حوالہ کریں، ہم اسے چلائیں گے۔ جن شیطانوں نے عوام سے متعلق تمام مسائل پر تحقیق کی ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر علماء میدان سیاست میں آگئے تو وہ عوام کی عظیم پشت پناہی حاصل کر کے ان کے تمام ارادوں کو مٹی میں ملا دیں گے تواب وہ کیا کریں؟ ظاہر ہے کہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ عام طریقے سے یہ کہیں علماء کو سیاست سے کیا مطلب؟ عالم کا کام یہ ہے کہ وہ عبا کو دو شرکوں کا اول وقت نماز طہر پڑھائے پھر منبر پر جا کر لوگوں کے سامنے کچھ مسائل بیان کرے۔ البتہ ایسے مسائل جن کا

تعلق سیاست اور لوگوں کی مشکلات سے نہ ہو۔ علماء صرف وہی مسائل بیان کرتے تھے جو راجح تھے اور عام طور پر بیان کئے جاتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فقہ کے اکثر باب عملی طور پر فراموشی و غفلت کی بھینٹ چڑھ گئے تھے۔ کتابوں میں لکھے ضرور جاتے تھے لیکن ان کو ترک کر دیا گیا تھا۔ حد تو یہ ہے کہ قرآن کی اکثر و بیشتر آیتیں بھی اسی الیہ کا شکار تھیں۔ قرآن کریم پڑھتے تھے، بوسہ دیتے تھے پھر اسے ایک طرف رکھ دیتے تھے۔ ہم لوگ ان تمام آیات کو بھلا بیٹھے تھے جن کا تعلق معاشرے، سیاست اور جنگ سے تھا یعنی ان لوگوں نے ہمیں بھلادینے پر مجبور کر دیا تھا۔

ایک عالم کی سب سے بڑی شان یہ تھی کہ یہ جناب سیاست سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ اگر ایک عالم کی عقل سیاست تک رسائی حاصل نہ کر سکی تو بس یہی اس کی عظمت تھی! قربان جاؤں! جناب کتنے اپنے ہیں۔ یہ کسی مسئلے میں مداخلت ہی نہیں کرتے ہیں۔ کتنے اپنے عالم ہیں کہ جنوب ظہر کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھا کر اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ ہم علماء کی زندگی کو اسی ڈگر پر چلنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ یہ شیطان لوگ جن کا ہدف لوگوں کو نظر انداز کرنا تھا۔ انہوں نے ہم سب کو اس فکر کے ساتھ جینے پر مجبور کر دیا تھا کہ (فرض کریں) اگر کسی عالم کا یہ خیال ہو کہ سیاست کے میدان میں اترے اور لوگوں کی مشکلات کو حل کرے تو اس کے پارے میں کہتے تھے: یہ جناب سیاسی ہیں! اور جیسے ہی اسے ”سیاسی“ ہونے کا نام دیا یہی اس کا سماجی امور سے جدا ہونا ضروری ہو جاتا تھا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۰)

حکومتوں کو ملتوں کے ساتھ اتحاد کی دعوت

اسلامی ممالک کے محترم خطبا اور علمائے اعلام حکومتوں کو باہری بڑی طاقتیوں سے اپنے روابط اور دلبستگی کو ختم کرتے ہوئے اپنے عوام سے اتحاد دعوت دیں۔ جبھی جا کر انہیں کامیابی مل سکتی ہے، نیز عوام کو وحدت کی دعوت دیں اور قوم پرستی چونکہ دین اسلام کے خلاف ہے، لہذا اس سے پرہیز کریں اور اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ بھائی چارے کا ماحول بنائیں چاہے وہ جس ملک اور جس قوم و قبیلے سے متعلق ہوں، کیونکہ عظیم اسلام نے انہیں بھائی سے خطاب کیا ہے اور جس دن حکومتوں اور عوام کی ہمت اور خداوند متعال کی تائید سے یہ ایمانی بھائی چارہ قائم ہو جائے گا تو آپ دیکھیں گے مسلمان دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن جائیں گے۔ بہر حال ہمیں اس دن کا انتظار ہے جب پروردگار عالم کی مشیت کے ساتھ یہ برادری اور برابری حاصل ہوگی۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۲۳۸)

پانچویں فصل:

اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات

اردن *

سعودی عرب *

افغانستان *

کویت *

پاکستان *

لبنان *

ترکی *

لیبیا *

عراق *

مراکش *

مصر *

شہادت سے ملتے سے انکار

سوال: [یہاں پر یہ خبر پھیلی ہوئی ہے کہ شاہ حسین آپ اور شاہ ایران کے درمیان تاشی کیلئے پیرس آر ہے ہیں۔ تو کیا گروہ پیرس آئے تو آپ انہیں ملاقات کا موقع دیں گے؟]

جواب: ہرگز! میں اس سے ملاقات نہیں کروں گا۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۸۰)

اردن کے شاہ حسین اور جنگی خودکشی

م Hutchinson کی خیز بات یہ ہے کہ باوجود یہ کہ دنیا حالات کو دیکھ رہی ہے پھر بھی ”اردن کے شاہ حسین“ خود کو اس سے منسلک کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے ہی ہاتھوں اپنی خودکشی کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب ان کی ناہلی کی وجہ سے ہے اور یہ اس لیے ہے کہ ان جیسے لوگ اسلام سے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے انہیں نہ تو اسلام کی طاقت کا اندازہ ہے نہ ہی ایرانی لوگوں اور اس عہد و پیمان کا علم جسے ایرانیوں نے اسلام سے کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ لوگ بھی ان ہی کی طرح ہیں اور اپنے ہم وطنوں کی طرح ہیں جبکہ اس سے بے خبر ہیں کہ ایران کے برخلاف اگر یہ ایک دن تک کیلئے اپنے ہی شہروں اپنے ہی علاقوں میں طاقت کا استعمال ختم کر دیں تو لوگ انہیں ہی ختم کر دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۲)

جنگ کے سلسلے میں اردن اور عراق کی پیگھتی

آپ لوگوں نے ثابت کر دیا ہے کہ صدام اور صدام کے بھائی حسین، اردن کے شاہ حسین جیسے لوگوں میں ہمت نہیں ہے جو لوگ نیزہ اور اسلحہ کی طاقت پر حکومت کرتے ہیں اور اسلحہ کے زور پر محاذ پڑنے کیلئے فوراً بھیخت ہیں وہ ہرگز اس ملت سے ٹکرانے کی ہمت و جرأت نہیں کر سکتے جو اپنی شجاعت اور اسلام سے کئے گئے اپنے عہد و پیمان کے بھروسے اور خندہ پیشانی کے ساتھ موت کی طرف قدم بڑھاتی ہے، شہادت کا بڑھ کر خیر مقدم کرتی ہے اور اسے گلے الگیتی ہے۔ صدام نے اپنی حماقتوں کی وجہ سے خود کو خود ہی سے ہلاک کر لیا اور اب شاہ حسین کا نمبر ہے۔ یہ لوگ اپنے ہی ملکوں میں اپنے عوام میں رسواو ذلیل ہیں۔ بعض باخبر اور آگاہ لوگوں کے

کہنے کے مطابق جس بہت وارادہ اور آمادگی کا شاہ حسین نے دعویٰ کیا ہے درحقیقت وہ آمادگی نہیں ہے، کیونکہ اس کے سوا اور کوئی تیار نہیں ہے (اور ہاں!) وہ بھی کبھی محاذ جنگ پر نہیں جائے گا، کیونکہ وہ اس سے کہیں زیادہ ڈرپوک ہے کہ محاذ جنگ پر جائے۔ وہ اپنے ہی گھر میں بیٹھ کر اسلحہ کے زور پر آمادگی کے نام سے ایک گروہ کو بھیجتا ہے تاکہ ہلاک ہو جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۳)

شاہ ایران اور شاہ حسین کی ایک جیسی تقدیر

صدام سے کہیں زیادہ بے خبر اور بدتر اردن کا شاہ حسین ہے جو اپنے ظالم و جابر بھائی کے تجربے کے بعد بھی خواب غفلت سے بیدار نہ ہوا اور اسلام و قرآن کریم سے جنگ کی ٹھان لی اور اپنی ملت و فوج کے ساتھ خیانت اور ظلم کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہونے کیلئے تیار ہو گیا۔ جبکہ اس بات سے غافل ہے کہ ملت اردن مسلمان ہونے کے علاوہ کبھی بھی اسلام کے ساتھ جنگ نہیں کرے گی اور خود کو کبھی بھی اس فہرست میں شامل نہیں کرے گی۔ اس کا انعام اس دھوکہ کھائے ہوئے گمراہ شاہ جیسا ہو گا جس کو بڑی شیطانی طاقت اور چھوٹی بڑی طاقتوں کی حمایت حاصل تھی اور اگر خدا نے چاہا تو صدام کا انعام بھی ویسا ہی ہو گا۔ انہیں ابھی ایک منظم و متحد ملت کہ جس میں مردوں عورت، چھوٹے بڑے سبھی شامل ہوں اس کے قیام کا اندازہ نہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ جو ملت خدا کیلئے اور اس کے آسمانی احکام کیلئے، مظلوموں اور محرومین کی نجات کیلئے قیام کرتی ہے خداوند قادر کی نصرت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ میں اپنے اسلامی اور انسانی فرض کے تحت اسے نصیحت کرتا ہوں کہ بڑے شیطان کے جھوٹے وعدوں کا دھوکہ نہ کھائے اور خداوند قہار کے لشکر سے نہ ٹکرائے۔ اپنی اس غیر اسلامی احقة نہ چال کے بجائے اپنی فوج کو بیت المقدس کی آزادی کیلئے آمادہ کرے، جس میں اس کا اپنا فائدہ ہے اور ملت عرب و اسلام کا فائدہ ہے ورنہ آگ سے کھلنے اور طاقت اسلام سے ٹکرانے کا انعام نہیں۔ اس کے دردناک ہوتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۲)

اسرائیل کو تسلیم کرنے کی کوشش

اگر اردن اور مصر کی حکومتوں میں ذرا بھی جرأۃ و بہت ہوتی تو عربی و انسانی شرف کا خیال کرتے ہوئے اپنے کو ظالم و غاصب صیہونیزم کی قید سے آزاد کراتیں نہ یہ کہ اسرائیل کے تسلیم کئے جانے کی کوشش کرتیں اور نہ ہی قیدی بنادیں والے کمپ ڈیویڈ معاهدے کے ذریعے اپنی ذلت و اسارت کی بنیادوں کو مضبوط نہ کرتیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۶۶)

شہزاد اردن پھیری والا دلال

اردن کا شاہ حسین پھیری والا یہ دلال جب تک علاقے کی حکومتوں کو شیطانِ اعظم کے جال میں نہ پھنسا دے گا چین سے نہیں بیٹھے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۹۸)

اردن کا شاہ حسین مسلمان حکومتوں کا دشمن

اسلامی ملتوں اور دنیا کے مستضعفین کو اس بات پر فخر ہے کہ ان کے دشمن مجرم پیشہ اردن کا شاہ حسین اور غاصب اسرائیل کے ہم نوالہ حسن و حسنی مبارک ہیں جو اسرائیل اور امریکہ کی نوکری و خدمت کیلئے اپنی ملتوں کے ساتھ کسی بھی خیانت سے گریز نہیں کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۳۹۸)

افغانستان

عوام کے ساتھ ہمدردی

میں جہاں کہیں بھی رہوں ہمارا تعلق آپ حضرات اور اپنے بھائیوں کے ساتھ اسی طرح رہے گا جس طرح یہاں پر ہے۔ جو لوگ یہاں رہیں گے، افغانی، ہندی اور جہاں کہیں پر ہیں ہم ان سے اسی طرح رابطہ رکھیں گے جس طرح یہاں پر تھا۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۰۵)

افغانستان سے شاہ کی مخالفت کو آگے بڑھانا

سوال: [فرانس کے اخباروں میں شائع ہوا ہے کہ آپ بہت جلد پیرس کے نزدیک جس علاقے میں مجبوراً جلاوطن ہیں اس کو چھوڑ کر شاہ کے خلاف اپنی تحریک کو افغانستان سے آگے بڑھائیں گے تو جگہ کی تبدیلی سے آپ کے مد نظر کیا مقصد ہے؟]

جواب: انہی میں نے فرانس کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں کیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۶۰)

افغانستان کے ساتھ دوستانہ روابط

افغانستان ایک اسلامی ملک ہے جو ہمارے پڑوس میں ہے اور مسلمان ہے۔ افغانستان کے عوام کے ساتھ ہمارے دوستانہ روابط ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۳۸۶)

افغانستان میں سوویت یونین کی مداخلت

آپ جس ملک پر بھی نظر دوڑائیں گے، دیکھیں گے کہ امریکہ اور سوویت یونین کی مداخلت کی وجہ سے قتل عام ہو رہا ہے۔ اس وقت افغانستان میں سوویت یونین کی مداخلت کی وجہ سے لوگوں کو بے گناہ مارا جا رہا ہے۔ بہت سی جگہوں پر قتل عام ہو رہا ہے۔ بنان میں بھی امریکہ کی مداخلت کی وجہ سے بے گناہ لوگوں کو موت کے گھاث اتارا جا رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۸، ص ۹۵)

افغانستان کے مسائل کا حل

افغانستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہم چاہتے ہیں اس کے اسلامی مسائل حل ہوں اس میں سوویت یونین کی مداخلت کے امور ایران پر بھی اثر انداز ہو گی۔ ہم سوویت یونین مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ افغانستان کے امور میں مداخلت نہ کرے۔

(صحیفہ امام، ج ۸، ص ۱۱۳)

افغانوں پر کمیونسٹوں کا دباؤ

[امام خمینیؑ] نے افغان عوام کی تحریک و انقلاب کے اسلامی ہونے پر زور دیتے ہوئے اور سوویت یونین کے اس خیال کو غلط بتاتے ہوئے کہ ”اس ملک میں انقلاب مخالف تحریک چل رہی ہے“ فرمایا: [اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو افغانستان کے حالات کے بارے میں علم نہیں ہے۔ میں صراحت کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ جو لوگ ایران اور افغانستان میں کمیونسٹوں کے نام پر اعمال

انجام دے رہے ہیں وہ سوویت یونین کے مفاد میں نہیں ہیں میرا خیال یہ ہے کہ ایران میں موجود کمیونسٹوں کا رابطہ امریکہ سے زیادہ ہے۔ افغانستان میں حکومت کمیونسٹوں کے نام پر لوگوں پر زیادہ دباؤ ڈال رہی ہے اور اب تک کی اطلاع کے مطابق افغانستان میں پچاس ہزار لوگ مارے جا چکے ہیں اور علمائے اسلام کو قید کر لیا گیا ہے۔ اگر ”ترہ کی“¹ نے اپنے اس راستے پر گامزن رہا تو اس کا بھی وہی حشر ہو گا جو محمد رضا کا ہوا تھا۔

(صحیفہ امام، ج ۸، ص ۱۱۳)

ایران، افغانستان کیلئے نمونہ عمل

افغان عوام کو ایران سے درس حاصل کرنا چاہیے اور لوگوں کا قتل عام کرنے والے مفسدین پر غالب آنا چاہیے۔ افغان فوج کو عوام سے مل جانا چاہیے۔ یہی اسلام کا حکم ہے۔ جس طرح ہمارے ادارے عوام سے مل گئے اسی طرح حکومت افغانستان کے اداروں کو عوام سے مل جانا چاہیے۔ وہاں کی پولیس عوام سے مل جائے اور اس بد عنوان کو نکال باہر کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۸۳)

افغانستان کی مشکلات

آپ اس وقت افغانستان کی حالت دیکھیں۔ افغانستان میں لوگ چند مہینوں سے مسلسل مشکلات کا شکار ہیں (خدا انہیں اس مشکل سے نجات دے)، چونکہ یہ فاسق ان کا مخالف ہونے کی وجہ سے انہیں ہوائی جہاز، ٹینک اور گولیوں سے بھون رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۳۱)

افغانستان میں بغاوت

آپ افغانستان میں ہوئی چند روز قبل بغاوت کو ملاحظہ فرمائیں۔ سوویت یونین کی فوج کا سہارا لے کر ایک ایسے شخص نے یہ بغاوت کی ہے اس نے اعلان کیا ہے کہ میں کمیونسٹ ہوں یہ کمیونسٹ راہنماؤں میں سے ایک ہے۔ اس کی کامیابی یقینی نہیں ہے۔

1. نور محمد ترہ کی (۱۹۱۳-۱۹۷۹ء) نے کہ جو ”غلق افغانستان ڈیو کریسی پارٹی“ کا بانی تھا، ۲۴ اپریل ۱۹۷۸ء میں محمد کے خلاف بغاوت کر کے اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا اور ایک سال چار مینے کے بعد ایک دوسری بغاوت میں ”حفیظ اللہ امین“ کے ہاتھوں قتل کر دیا گیا۔

ملت افغانستان ایک انقلابی ملت ہے۔ وہاں جو مسلسل کیے بعد گیرے بغاو تیں ہوئیں وہ بیگانوں کے ذریعہ کی جانے والی فوجی بغاو تیں تھیں، تمام بغاو تیں اسی طرح کی تھیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۵۱۶)

افغانستان طاقتوں کے قبضے میں

آپ اس وقت ملاحظہ فرمائے ہیں کہ افغانستان میں کہ جس سے اس وقت ہم متلا ہیں، برابر بغاو تیں ہو رہی ہیں لیکن یہ ایسی بغاو تیں ہیں جن میں ایک طاقتور دوسرے بڑے طاقتور کے ذریعے بر سر اقتدار آ رہا ہے۔ پھر وہ چلا جاتا ہے اور ایک دوسرا طاقتور بر سر اقتدار آ جاتا ہے۔ جبکہ وہاں کے عوام ذرہ برابر بھی ان حالات پر راضی و خوش نہیں ہے۔ عوام کو ان حالات سے کوئی سروکار بھی نہیں۔ افغانستان میں اس وقت جو شورش برپا ہے جس کو سوویت یونین کی حمایت حاصل ہے یہ بغاوت در حقیقت سوویت یونین کی بغاوت ہے نہ کہ اس شخص کی بغاوت، اس شخص کے بر سر اقتدار آنے سے پہلے سوویت یونین کی فوج نے افغانستان میں گھس کر حکومت کو گردایا نہ یہ کہ حکومت نے اسے بلا یا تھا۔ وہ حکومت کی غرض سے افغانستان میں آگئے اور پورے افغانستان کو اپنا ماتحت بنایا کر قبضہ کر بیٹھے۔ اس کی حکومت ایک بد عنوان و غلط حکومت تھی۔ انہوں نے اس حکومت کو گرا کر اس سے بھی بدتر حکومت قائم کی۔ لوگوں کے نہ چاہتے ہوئے اب بھی افغانستان ان ہی کے قبضہ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مفکرین اور وہ حکومتیں جن کا تعلق سوویت یونین سے نہیں ہے وہ سب اس عمل کی مذمت کرتے ہیں۔

ان کے اس اقدام کے کچھ گھنٹے بعد اسی رات سوویت یونین کا سفیر یہاں آیا اور رات بھر یہیں ٹھہر ارہا یہاں تک کہ میں نے اس سے ملاقات کی۔ اس نے کہا: میں ایک پیغام لایا ہوں یہ کہہ کر اس نے پیغام بیان کیا اس پیغام میں وہی تمام باتیں تھیں کہ باہر کے لوگ افغانستان کو کمزور کرنا اور حکومت پر قبضہ جانا چاہتے تھے، عوام کے مخالف تھے اور حکومت افغانستان نے سوویت یونین سے اسی کام کو انجام دینے کا مطالبہ کیا اور سوویت یونین بھی کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے حالانکہ سوویت یونین اس حکومت کو گراچکی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا: آپ کے نزدیک باہری لوگوں سے مراد کون ہیں؟ کون باہری لوگ آئے تھے؟ اس نے مبہم الفاظ میں کہا: مثلاً پاکستان۔ یہ سننے کے بعد میں نے اسے ایسے حقائق سے آگاہ کیا جو ہمارے مسائل کی بھی بنیاد ہیں۔ میں نے کہا: اگر تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ طاقت کے ذریعے تم ایک ملت کو اپنا ماتحت بنائے سکتے ہو اور اپنی پوزیشن مضبوط کر سکتے ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ طاقت عوام کو کچل سکتی ہے ان کا قتل عام کر سکتی ہے لیکن اپنی پوزیشن مستحکم نہیں کر سکتی ہے۔ عوام اگر کسی چیز کو ناپسند کرتے ہوں تو ان کی مرضی کے خلاف کوئی کام انجام نہیں دیا جاسکتا۔ اگر حکومتیں دو ہوں عوام مسلمان ہو اور حکومت کیونست تو یہ نہیں ہو سکتا اور آپ

بھی اس طرح کی امید نہ رکھیں۔ ایک ایسی ملت کے ہوتے ہوئے جو اسلامی نظام پر باقی ہوا گر کوئی حکومت اس پر ایک دوسرا نظام جیسے کمیونٹ حکمران کرنا چاہے تو یہ نہیں ہو سکتا۔ تم افغانستان جائیں لوگوں کا قتل عام کرو گے جیسا کہ کر بھی رہے ہو۔ لوگوں پر ظلم کرو گے لیکن تمہاری پوزیشن مستحکم نہیں ہو گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳)

غاصبین کی مذمت

ہم ایک بار پھر مظلوم اور مسلمان افغان بھائیوں کیلئے اپنی بے دریغ حمایت کا اعلان کرتے ہیں اور غاصبوں کی شدت سے مذمت کرتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں مغرب و مشرق کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ ہم فقط مظلوم کا دفاع کرتے ہیں اور ظالم کی مذمت کرتے ہیں، یہ ایک اسلامی فرائضہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۸)

جارحوں کا مقابلہ

ہم افغانستان کی دلیر اور مسلمان ملت کی کمل طور پر حمایت کرتے ہیں۔ جارحین کے خلاف بر سر پیکار ہونے والی ملت کو معلوم ہونا چاہیے کہ خدا اس کے ساتھ ہے۔ لہذا ظفر یابی کیلئے ایمان راست کے ساتھ لڑیں اور اپنی صفوں کو زیادہ سے زیادہ مستحکم کریں اور یہ جان لیں کہ کامیابی نزدیک ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۸)

افغانستان پر قبضے کی مذمت

میں ایک بار پھر افغانستان پر مشرقی قابضوں اور لٹیروں کے وحشیانہ قبضے کی سختی کے ساتھ مذمت کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ افغانستان کے باشندے اور مسلمان جلد از جلد حقیقی خود مختاری اور کامیابی کو حاصل کریں اور مزدور طبقے کے ان نام نہاد حامیوں کے مظالم سے نجات پائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۰۳)

افغانستان میں سوویت یونین کی غلطی

جس دن سفیر روس نے آکر مجھے بتایا کہ حکومت افغانستان نے روس سے فوج بھیجنے کی درخواست کی ہے اسی دن میں نے اس سے کہا کہ یہ روس کی بہت بڑی غلطی ہوگی۔ روس افغانستان پر قبضہ تو کر سکتا ہے لیکن ہمیشہ رہ نہیں سکتا۔ اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ افغانستان پر قبضہ کر کے اسے سنہال لیں گے تو آپ کا یہ خیال غلط ہے۔ ملت افغانستان مسلمان ہے۔ حکومت افغانستان کے خلاف مجاز آرائی کرنے ہوئے ہیں۔ اگر آپ یا کوئی بھی طاقت اس پر قبضہ کر لے پھر بھی وہاں کے لوگوں پر قابو نہیں پاسکتی، بلکہ شکست کھا جائے گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۱۵)

سوویت یونین کی شکست

یہ لوگ اب بھی نہیں سمجھے کہ سوویت یونین اپنی تمام تر طاقت، اسلحہ اور جدید جنگی ساز و سامان کے باوجود افغانستان میں شکست کھا چکا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۸)

افغانستان کے حالات سے باخبر رہنے کی ضرورت

اگر آپ کو افغانستان کے بارے میں نہیں معلوم ہے تو ان افغان علماء اور بھائیوں سے معلوم کریں جو ایران میں مقیم ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ افغانستان پر کیا گزر رہی ہے۔ اے مسلمانو! اسلام کی فریاد کو پہنچو۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۵۶)

سوویت یونین کی نہ مدت

اگر کسی ملک میں خدائی لشکر وجود میں آجائے تو کسی میں اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہیں ہوگی، کیونکہ دوسروں کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہے۔

آپ افغانستان کو ملاحظہ فرمائیں۔ کمیونسٹ عوام کے مخالف تھے۔ میں حکومت کی بات نہیں کر رہا ہوں وہاں کے کمیونسٹ عوام کے خلاف تھے کہ جن کا تعلق اسلام سے تھا اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے ان لوگوں نے ایک سال سے زیادہ استقامت و پایداری کا ایسا ثبوت دیا کہ سوویت یونین کو اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑا۔ روس کی فوج سے بھاگے ہوئے ایک شخص کا بیان تھا کہ اب تک رو سی فوج کے تیس ہزار جوان افغانستان میں مارے جا چکے ہیں۔ وہ لوگ جانتے ہیں کہ جس ملک کے عوام ایک چیز کے خواہاں ہوں تو اس کے خلاف نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ حکومت بھی ان کمیونسٹوں کی حامی تھی اور خبیث پارٹی بھی ان کی موافق تھی اور بد بخت حزب بھی ان کی تھی۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۵۶)

افغانستان پر قبضہ

کیا یہ صحیح ہے کہ افغانستان کے مسلمانوں کو روس سخت ترین دباؤ میں رکھے اور اسلامی ملک افغانستان پر قبضہ جمالیں اور آپ خاموش رہیں؟!۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۸۳)

افغانستان میں سوویت یونین کا تشدد

آپ ایسے سال میں اس مبارک سفر پر جا رہے ہیں کہ جب علاقے واطراف میں بڑی طاقتیں تشدد اور لوث مار میں مصروف ہیں۔ ادھر سوویت یونین افغانستان پر مقدور بھر خلم ڈھارہا ہے۔ افغانستان کی مظلوم ملت پر قہر بر سار ہا ہے خدا کا شکر ہے کہ افغانی عوام اس بڑی طاقت کے مقابلے میں مرد انگلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۵۰)

بزدالانہ حملہ

روس جیسی بڑی طاقت، قوی فوج، غاصب حکومت، خائن حزب کے بزدالانہ حملے کو ایمان کی طاقت اور خدا پر توکل اور خود اعتمادی اس طرح ناکام بنادیا کہ روس اپنے ظالمانہ اور سفاکانہ حملے کی وجہ سے پریشانی اور پشیمانی کا شکار ہے اور اس فکر میں لگا ہوا ہے کہ کس طرح افغانستان سے اپنی ذلت و رسوانی کے بغیر نکلے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۳)

افغانستان میں المیہ

روس کے زیر قبضہ افغانستان ہر دن المیہ رونما ہو رہا ہے۔ البتہ ملت افغانستان بھی اس کے مقابلے میں ڈٹی ہوئی ہے جس نے شاید اسے پشیمان و نادم بھی کر دیا ہو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۷۰)

سوویت یونین پر عرصہ تنگ کرنا

آخر کار روس سمجھ گیا کہ وہ افغانستان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا باوجود یہ کہ افغانستان میں اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو روس کے ساتھ ہیں، کمیونسٹ وہاں پر ہیں، لیکن وہاں پر موجود مسلمانوں نے اس طرح رو سیوں پر عرصہ تنگ کر دیا ہے کہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کس طرح اس مخصوصے سے نجات حاصل کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۲۲۳)

اغیار کے زیر نگیں نہ ہونا

افسوس کہ میں نے سوویت یونین کو افغانستان کے بارے میں جوانتبادیا تھا اس نے اسے سنجیدگی سے نہیں لیا اور اس اسلامی ملک پر حملہ کر دیا۔ میں نے متعدد بار کہا ہے اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ افغانستان کے عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ وہ اپنی قسمت کا فیصلہ خود کر کے اپنی حقیقی خود مختاری و آزادی حاصل کر لیں گے۔ انہیں کر ملین اور امریکہ کی سر پرستی کی ضرورت نہیں ہے۔

مسلمان اپنے ملک سے غیر ملکی فوجیوں کے انخلاء کے بعد کسی دوسرے کے زیر نگیں نہیں ہوں گے اور اگر امریکہ ان کے ملک میں مداخلت اور قبضہ کے تصدی سے داخل ہوا تو وہ اس کے پیروں توڑ دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱۷)

پاکستان

امریکہ کے خلاف قیام

یہ خوشی کی بات ہے کہ پاکستان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ابھی جب میں نے اخبار کی سرخی کو دیکھا تو دیکھا لکھا ہوا ہے کہ سارا پاکستان امریکہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ظاہر آگلے کھا ہوا تھا کہ یونیورسٹی تین دن کیلئے بند ہو گئی ہے اور یہ ہماری مظلوم ملت کیلئے خوشخبری ہے کہ وہ تنہا نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۰۵)

پاکستان کی فوج کو قیام کی دعوت

بھائیو! آپ ہمارا سلام اپنی فوج اور ضیاء الحق کو پہنچادیں اور ہماری طرف سے ان سے کہہ دیں کہ آپ کے بھائیوں کو کفر کا مقابلہ کرنے پر رہا ہے، آپ قیام کریں۔ پاکستان کی فوج اپنے بھائیوں پر ڈھانے جانے والے ظلم و ستم کے مقابل میں ایک ایسا قیام کرے جیسا ہم نے کیا ہے، ان کا مقابلہ کفر سے ہے اور یہ آپ کی تقدیر پر بھی موثر ہو گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۰۸)

پاکستانی شیعوں کے مذہبی امور پر توجہ دینا

الحمد لله رب العالمين
والصلوة على محمد وآلہ الطالبين
ولعنة الله على أعدائهم أجمعين

اما بعد:

جناب سید الاعلام، جنت الاسلام الحاج سید حسن طاہری خرم آبادی (دامۃ افاضۃ)

آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ سر زمین قم پر دینی علوم کے حصول اور تدریس میں گزارا ہے اور اب پاکستان کے باشندوں کے مذہبی مسائل پر توجہ دینے اور دیکھ بھال کرنے کیلئے پاکستان جا رہے ہیں، میں نے آپ کو اپنا نمائندہ قرار دیا ہے تاکہ انشاء اللہ ولی فقیہ سے متعلق چیزوں میں نمائندگی کرتے ہوئے علمی حوزات کی مشکلوں کو ختم کرنے اور طلب کی سرپرستی کے سلسلے میں اقدامات انجام دیں۔

اگر کسی مقام پر نیا مدرسہ بنانے کی ضرورت ہو تو بنائیں۔ طلب کی تربیت اور دینی علوم سے وابستہ مدارس کے احیاء کی پوری کوشش کریں اور آپ ضروری بحث کی تکمیل و فراہمی کیلئے سہم امام (ع) اور سہم سادات و زکات و کفارہ جیسے تمام شرعی وجوہات کو لے کر مذکورہ مصارف میں خرچ کر سکتے ہیں۔

امید ہے کہ علاقہ کے علمائے اعلام اور مبلغین، دوسرے لوگ پاکستان میں موجود اسلامی جمہوریہ ایران کے حکام کاموں کی ترقی میں آپ کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے اور آپ کی ہدایات سے بہرہ مند ہوں گے اور تمام کاموں میں آپ سے مشورہ لیں گے۔

اور میں آپ کو ان باتوں کی نصیحت کرتا ہوں جن کی نصیحت صالح سلف نے کی ہے اور وہ ہے تقویٰ اختیار کرنا، خواہشات نفس سے بچنا، دامن اختیاط کو ترک نہ کرنا اور جس طرح میں آپ کو دعاؤں میں فراموش نہیں کرتا ہوں اسی طرح آپ بھی ہم کو اپنی دعاؤں میں نہ بھلانے گے، انشاء اللہ۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۰)

عارف حسین، اسلام کے باوفاسا تھی

بخدمت پاکستانی علمائے اعلام، حجج اسلام اور عظیم عوام ایڈ ہم اللہ تعالیٰ

جناب حجت الاسلام سید عارف حسین حسینی¹ اسلام کے اس باوفاسا تھی، محرومین اور مستضعفین کے محافظ، سید الشداء حضرت امام حسین (ع) کے حقیقی فرزند کی شہادت کے سلسلے میں آپ لوگوں کے تعزیتی پیغامات اور ٹیلی گراف ہم تک پہنچے۔ اگرچہ اس عظیم سانحے نے تمام مسلمانوں بالخصوص اسلام کے وفادار و فرض شناس علماء کے قلوب کو رنجیدہ کر دیا لیکن یہ سانحہ ہماری دنیا کی

1. شہید عارف حسین حسینی ۱۹۷۲ عیسوی میں پاکستان کے شہر پشاور میں پیدا ہوئے۔ وہ پاکستان کے مجاہدوں انتقامی علماء میں سے تھے اور تحریک نفاذ قہ جعفریہ کے قائد تھے۔ وہ ۱۹۸۷ عیسوی میں شہید کر دیئے گئے۔

مظلوم ملتوں بالخصوص پاکستان کی وہ عظیم ملت جس نے سامراجی مظالم سے ہیں اور اپنی آزادی و خود مختاری کو شہادت و جہاد اور معزکہ آرائی کے ذریعہ حاصل کیا ہے، ان سب کی امیدوں سے دور نہ تھا۔

اسلامی سماجوں کے دردمند افراد جنہوں نے محرومین اور غریب لوگوں سے خون کے ساتھ عہد و پیمان کیا ہے وہ یہ جان لیں کہ یہ سفر کی ابتداء ہے اور استھان کرنے والوں کے بند توڑنے اور حقیقی اسلام تک پہنچنے کیلئے ابھی طویل راستہ باقی ہے۔ علامہ عارف حسین حسینی جیسوں کیلئے اس سے بڑھ کر اور بشارت کیا ہو سکتی ہے کہ وہ خدا کی عبادت کے محراب سے {آَرْجَعِي إِلَى رَبِّكَ} (پلٹ آپنے رب کی طرف) کا نظرہ کریں اور شہد شہادت سے وصال یار کا جام پیشیں اور عدالت کے ہزاروں پیاسوں کے سرچشمہ نور تک پہنچنے کے گواہ ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۲۰)

پاکستان کو ایران کی حملیت

جنت الاسلام جناب سید عارف حسینی کی شہادت کے موقع پر میں فرض شناس مسلمان علماء اور اس شہید کے اہل خانہ اور پاکستان کے مسلمان عوام کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے اس ملک میں موجود اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو یہ یقین واطمینان دلاتا ہوں کہ ایران آپ کے ساتھ ہے اور ایک مضبوط محاذ اور امین دوست کی حیثیت سے آپ کے اسلامی اعتبار، عزت و خود مختاری و شرافت کا دفاع کرتا رہے گا۔

میں نے اپنے ایک عزیز فرزند کو کھو دیا ہے۔ خداوند عالم ہم سب کو مصائب برداشت کرنے اور شہیدوں کے سرفراز و پرافقخار راستے کو آگے بڑھانے کی پہلے سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور ظالموں کے مکروہ سازش کو انہی کی طرف پلٹا دے اور اسلام کی عظیم ملت کو جہاد و شہادت کی راہ میں ثابت قدم رکھے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۱۲۱)

ایرانی اور پاکستانی عوام کے درمیان گہرے تعلقات

پاکستان کی شریف اور مسلمان ملت واقعی ایک انقلابی اور اسلامی اقدار کی پابند ملت ہے، ان کے ہمارے ساتھ گہرے انقلابی، عقیدتی اور ثقافتی تعلقات ہیں۔ اس شہید کے افکار کو زندہ رکھنا چاہیے۔ شیطان کی اولاد کو خالص محمدی اسلام کی ترویج کے سدرہ نہیں ہونے دینا چاہیے۔ (صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۱۲۰)

ترک

اترک اور ترکی میں دین کا قلعہ

اترک^۱ کہتا ہے کہ ملک میں دین کو سرکاری حیثیت حاصل نہیں ہے اور سبھی جانتے ہیں کہ اس نے دینداروں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور لوگوں پر کیسے ظلم و ستم ڈھانے۔ ترکی میں کیسے کیسے عفت کے منافی اعمال انجام دیئے اور دین خدا کی کیسی مخالفتیں کیں۔ یا اس کا مانا ہے کہ پہلوی کی پیر وی کرنی چاہیے اور آپ سب نے دیکھا کہ اس نے کیا کیا۔ دین اسلام کے زوال کیلئے اتنی کوششیں کیں کہ اگر اس کے قرآن کی صریحی مخالفتوں کو کوئی شمار کرنا چاہے تو شاید ایک کتاب بن جائے۔

(کشف اسرار، ص ۱۱۰)

ترکی میں مغربیت

میرا خیال ہے کہ میں نے (ترکی میں) اترک کے مجسمہ کو دیکھا ہے، اس کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ کھڑا ہوا ہے اور اپنے ہاتھ کو اس طرح لئے ہوئے ہے اور اسی مجسمے کا رخ مغرب کی طرف ہے یعنی سب کچھ وہاں سے ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۷)

فووجی حکومت اور ملت سے جدا

ہماری سرحد سے متصل ترکی کا حال یہ ہے کہ اس کے اکثر شہروں میں کئی مہینوں سے کرفیونا فذ ہے اور اس میں مزید توسعہ کر دی گئی ہے، کیونکہ عوام حکومت کے ساتھ نہیں ہیں۔ کیوں؟ چونکہ عوام مسلمان ہیں اور حکومت اسلامی آئین پر عمل نہیں کرتی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۲۰)

1. مصطفیٰ کمال پاشا (۱۲۹۹ھ - ۱۳۵۷ق) کا لقب ”اترک“ تھا۔ اس نے انگلیڈ کے حکم پر سلطنت عثمانیہ سے سرکشی کی اور آئینی سلطنت عثمانیہ کو جمہوریت سے بدل دیا اور اس ملک کا نام ترکی رکھ دیا۔

ترک کردوں کے بارے میں خاموشی

یہ اہم امور میں سے ایک ہے البتہ میں اس کے تمام پہلوؤں پر گفتگو کے بجائے صرف ایک پہلو پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور وہ کردوں کے قتل عام کیلئے عراق میں ترکی کا گھس جانا ہے۔ میں جس بات کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے ایرانی کرد، عراقي کرد اور ترک کرد سبھی کر دیں، بس فرق اتنا ہے کہ ایرانی کردوں کی اکثریت اسلامی جمہوریہ کی حمای ہے ان میں سے صرف چند فسادی گروہ اس کے مخالف ہیں۔ اس وقت پورے کردوستان میں موجود تمام ائمہ جمعہ، علمائی، لوگ سب کے سب اسلامی جمہوریہ کے حامی ہیں اور دو گروہ اس کے مخالف ہیں: ایک گروہ کیونسوں کا ہے اور دوسرا کیونسوں سے بھی بدتر افراد کا۔۔۔ آخر کیا وجہ ہے کہ دنیا کے تمام ذرائع ابلاغ ایرانی کردوں کے سلسلہ میں اتنا حساس ہیں جتنا خود کرد بھی حساس نہیں ہیں۔ خود کر دکھتے ہیں: ہم ان فتنہ و فساد کرنے والے کردوں کا خاتمه چاہتے ہیں۔ لیکن دنیا کے تمام ذرائع ابلاغ ہمیشہ ایران کی مذمت کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک کردوں کے قتل عام کیلئے عراق میں ترکی کا گھس جانا اور یہ کہ ترکی کو اس سلسلے میں عراق کی شہ حاصل ہے (بشر طیکہ یہ حق ہو) کوئی خاص بات نہیں ہے۔ وہ اس لیے گھس آئے ہیں تاکہ ان کا ملک محفوظ رہے مسئلہ یہ ہے کہ ایرانی کرد کیوں اگران کے بقول وہ الگ ہونا چاہتے ہیں تو ایران کے کردوں زیادہ فسادی ہیں تو پھر ساری دنیا کیوں اپنی توجہ کامر کرنا ایران کو بنائے ہوئے ہے اور یہ شور مچائے ہوئے ہے کہ ایران کردوں کے ساتھ ایسا کر رہا ہے ویسا کر رہا ہے، لتنا قتل و غارت کر رہا ہے! یہ مفسدین جو بیرون ملک بیٹھے ہوئے ہیں ایرانی کردوں سے ہمدردی کا دم بھرتے ہیں آخر کیوں عراقی اور ترک کردوں کے بارے میں اس طرح کی باتیں نہیں کرتے؟! اور اگران کیلئے لب کشائی کرتے بھی ہیں تو بس یوں ہی ایک لفظ کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ جن مصیبتوں اور مشکلات سے بشرط و چار ہے وہ ایسی ہی مشکلات ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۷۲)

عراق

حملہ کا محرك اور اس کے آثار صدام اسلامی خلافت کی فکر میں

ہم اب ایک ایسے دن یہاں اکٹھے ہوئے ہیں کہ جب صدام حکومت، صدام کی غاصب حکومت نے دنیا کی تمام حکومتوں کے درمیان بغیر معقول عذر کے، اطلاع دیئے بغیر اور پہلے سے کچھ ہوئے بغیر، دریا، ہوا اور زمین سے ایران پر حملہ کر دیا۔ وہ ملک کو اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا۔ مسلمانوں کی خلافت اور سربراہی کو ایک ایسا شخص حاصل کرنا چاہتا تھا جو اسلام کا معتقد ہی نہیں۔ افسوس کہ قرآن کریم کے اس حکم کے باوجود کہ ”اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں اختلاف ہو جائے تو آپ ان کے درمیان صلح کر دیں اور

اگر ان میں سے ایک سرکشی پر اتر آئے تو اس سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ احکام خدا کے سامنے سرتسلیم خمنہ ہو جائے۔ کس اسلامی ملک نے تحقیق کی اور تشخیص دی کہ جارج و سرکش کون ہے، کس نے کس پر حملہ کیا تاکہ سبھی حکم خدا کے مطابق اس سے جنگ کریں؟ کس اسلامی ملک پر یہ حقیقت مخفی ہے کہ صدام نے ہمارے خلاف جاریت کی ہے؟ ظلم اور حملہ کیا ہے؟ کیوں اسلامی ممالک اس آیت {فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَبْغَى إِلَى أَمْرِ اللَّهِ} پر عمل نہیں کرتے؟ افسوس کہ بعض اسلامی ممالک یعنی وہ ممالک جن کی حکومتیں اسلام کے نام پر حکومت کر رہی ہیں یہ جانئے اور دیکھنے کے باوجود کہ اس نے سرکشی کی ہے اور ایک اسلامی ملک پر بغیر سبب، بغیر کسی وجہ کے حملہ کیا ہے پھر بھی اس کی حمایت کا اعلان کر رہے ہیں بعض تو اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ آخر ہم اسلامی مشکلات کو دنیا کے کس خطے میں بیان کریں اور ان کا حل تلاش کریں؟ دنیا کے مسلمان اپنی مشکلات کو کہاں جا کر حل کریں؟ کیا عالمی تنظیموں میں جو کہ بڑی حکومتوں کی پروردہ ہیں یا ان تنظیموں میں جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی ہیں لیکن ان میں اسلام کا نام و نشان تک نہیں؟ آخر حکومت ایران اپنا شکوہ کس سے بیان کرے؟ وہ عوام جن پر بغیر سبب، بغیر وجہ کے حملہ کر دیا گیا ہو وہ اپنی فریاد کس کو سنائیں؟ کس ملک سے اس کے بارے میں گفتگو کریں؟ تمام اسلامی ممالک پر بحکم قرآن حکومت عراق سے اس وقت تک جنگ کرنا واجب ہے جب تک وہ ذکر خدا اور حکم خدا کی مطیع نہ ہو جائے۔

صدام یہ گمان کر رہا تھا کہ اس کا سامنا ایسے ملک سے ہے جو کمزور ہو گیا ہے اور تمام حکومتیں اس کی طرف پشت کر چکی ہیں یا اس پر اقتصادی دباؤ ڈال چکی ہیں اور ہمارے پاس نہ فوج ہے اور نہ ہی پولیس، نہ جہاد و جنگ کا ساز و سامان۔ وہ اسی خواب غفلت ہیں یہ بھی سوچ بیٹھا کہ کچھ گھنٹے میں تہران کو بھی فتح کر لے گا۔ وہ خدا سے غافل تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ ہم ایک ایسی ملت ہیں جو آپس میں متحد ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۷۵)

عراق کا ایران پر حملہ

اس وقت ایران میں جنگ جاری ہے، یہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے ہم پر حملہ کیا ہے اور اگر ہم نے ان پر حملہ کیا ہوتا تو آج ہم عراق میں ہوتے۔

صدام نے تمام عالمی قوانین کو پامال کرتے ہوئے بغیر کسی وجہ اور اختلاف کے ایران پر حملہ کر دیا وہ اور ابھی ایسے اسلحہ کے ساتھ کہ ماہرین کی اطلاع کے مطابق ایسا سلاح اب تک اسرائیل نے بھی استعمال نہیں کیا ہے۔ اس نے ہمارے بہت سے بزرگوں، بوڑھوں، جوانوں اور بچوں کو موت کی نیند سلا دیا اور ہمارے بہت سے ذخائر کو تباہ و بر باد کر دیا ہے۔ البتہ جو شخص بھی اس طرح کا ظلم

کرتا ہے ہمارے شہروں اور گاؤں کو اپنے قبضہ میں لے تو اس کی آرزویہ ہوتی ہے کہ صلح ہو جائے۔ اس نے ہمارا سب کچھ کھالیا، لے گیا اور ظلم کیا ہے، ہم نے بغیر کسی وجہ نقصان اٹھایا۔ لہذا تنی آسانی سے اس سے صلح کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۸۲)

صدام، ملت عراق کی تباہی کا سبب

صدام اور بعث پارٹی کی ظالم حکومت نے اچانک بغیر کسی وجہ کے سمندر، فضا، زمین سے ایران پر حملہ کر دیا ہے اور حکومت کے متوجہ ہونے سے پہلے ہی ایران کے بعض شہروں اور بعض زمینوں پر قبضہ کر لیا اور جب ایران کو پتہ چلا تو اسے مزید آگے بڑھنے سے روک دیا۔ الحمد للہ کہ ایران نے دشمن پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے اور اس کے فوجیوں کو ایسا سبق سکھایا ہے کہ اسے پہلے کی طرح سنبھلنے میں کئی سال درکار ہوں گے۔ اس کے بزدلانہ حملے نے عراق کو تباہی کے دہانے پر لا کر کھڑا کر دیا اور اسی طرف رواں دواں ہے۔ جن سرمایوں کو ترویج اسلام کی راہ میں خرچ ہونا چاہیے تھا انہیں جنگ کی راہ میں لگادیا۔ ہم نے تو نہ جنگ شروع کی تھی اور نہ ہی کبھی ایسا کریں گے لیکن اگر کوئی ہم پر ظلم کرے گا تو اس کا منہ توڑ جواب ضرور دیں گے اور چونکہ جنگ کی ابتداء انہوں نے کی ہے جس میں ہمارے ملک میں یہ حالات پیش آئے۔ اگر ہم نے پہلے حملہ کیا ہوتا تو پہلے ہم ان کے کسی دیہات پر قابض ہوتے پھر وہ آکر ہمیں پسپا کرتے۔ خبیث اور جھوٹے صدام نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ ”ہم نے مدتیں حکومت ایران سے گفتگو کی، آئے گئے، افہام و تفہیم کرنا چاہا لیکن حکومت ایران نے قبول نہیں کیا اسی لیے اس پر حملے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا“ انہوں نے ہماری سرحدوں پو لویں چوکیوں پر حملہ کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ نجات کتنی پو لویں چوکیوں کو بر باد کر دیا ہے۔ اس جیسی اول فوں بتیں۔ جب تک عراق نے ایران پر حملہ نہیں کیا تھا تب تک ایرانی حکومت ایک باشت بھی ان کے ملک میں داخل نہیں ہوئی اور وہ اس میں داخل بھی نہیں ہونا چاہتی ہے۔ ان کی کسی پو لویں چوکی کو خراب نہیں کیا۔ لیکن جب انہوں نے حملہ کر دیا اور دور تک مار کرنے والی تو پوں اور زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزاں کوں سے ایرانی عوام کے گھروں کو خراب کر دیا۔ عورتوں اور بچوں کا قتل عام کیا۔ ہر طرح جارحیت کی تو ظاہر ہے کہ ہر مسلمان اور ہر انسان پر دفاع کرنا واجب ہے۔ لہذا ہم نے بھی حکم خدا کے مطابق اپنا اور اسلام کا دفاع کیا۔ صرف اپنے ملک کا ہی دفاع نہیں کیا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۴۰)

عراقی قیدیوں کے ساتھ ایران کا سلوک

یہ لوگ جو اسلامی حکومت کے قیدی ہیں ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے، ان کے ساتھ انسانی اور اچھا سلوک ہونا چاہیے تھا جو کہ ہو رہا ہے۔ لیکن عراق میں عراقی ذرائع ابلاغ جس طرح ہر روز جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اس سلسلے میں بھی انہوں نے جھوٹ سے کام لیا ہے۔ انہوں نے اڑاکھا ہے کہ ایران اسیروں کے ساتھ ایسا سلوک ویسا سلوک کرتا ہے۔ جبکہ یہ سب جھوٹ ہے۔ ہمارا ملک ان کے ساتھ انسانی، اسلامی اور اچھی طرح کا بر تاؤ کرتا ہے۔ ان کی مہماں نوازی کرتا ہے۔ جو بھی چاہے، جہاں سے چاہے آکر دیکھ سکتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا روایہ اپنایا جا رہا ہے۔ البتہ غلط بیانی سے زیادہ کام لیا جا رہا ہے۔ لہذا ہمیں ہر اس کام سے پرہیز کرنا چاہیے جن کے ذریعہ دشمنوں کو بہانہ مل سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۵۱۲)

تباه شدہ عراق کے جرم کے ثبوت

ایران اور عراق کے عوام ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ دونوں ملک کی عوام، حکومت عراق کے دشمن ہیں۔ اگر آپ اسلام کو نعروں سے بالا جانتے ہیں تو آئیے دیکھئے کہ ہمارے شہروں، جوانوں، ہماری عورتوں اور ہمارے بچوں پر کیا گزری ہے۔ ہمارے تباہ و بر باد شہر اس وقت اس کے جرم کے ثبوت ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۶۲)

صدام اور یورپ کی حمایت کا اثبات

صدام نے اس ظلم و بربریت سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ امریکہ کا کتنا فادا رہے اور وہ عرب کا کتنا فادا رہے! آپ نے بھی ثابت کر دیا کہ یہ شخص کتنا ظالم و سفاک ہے۔ یہ ایسا سفاک ہے جو اپنے آقاوں کے ارادوں کو کامیاب بنانے کیلئے ایران و عراق دونوں ملکوں کے عوام کو تباہ و بر باد کرنے پر تلا ہوا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۶۳)

اسلام دشمنوں کی خدمت

عراق کی کافر بعثی فوج نے جو بڑی طاقتیں خاص طور سے عالمی لیئے امریکہ کے اشارے پر حملہ کرنے کی گستاخی کی اور یہ حملہ بشریت و اسلام کے دشمنوں کی خدمت کے ہدف سے کیا گیا۔ اسی سے ہی اندازہ لگایا جا رہا تھا کہ یہ حملہ ناکام ہو گا اور خداوند متعال کے دشمنوں کیلئے ذلت و نفرت اور بد بختی کا باعث بنے گا اور اسلام اور مسلمانوں کو عظمت و سر بلندی نصیب ہو گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۴۹)

عراق کی بعث پارٹی کیلئے درس عبرت

صدام نے پورے جنگی وسائل اور بعض عناصر کی خیانت کے سہارے اچانک زمین وہا اور سمندر سے ایران پر حملہ بول دیا اور ہمارے ملک کے ایک بڑے حصے پر اچانک قبضہ کر لیا۔ مومن و خدا پرست فوجیوں اور فدائل جوانوں نے اطلاع پاتے ہی ان کے مزید آگے بڑھنے کا راستہ بند کر دیا۔ پورے عراق کی فوجی چھاؤنیوں پر فضائیہ نے عقاب کی مانند تیز اڑان بھر کر زبردست جوابی حملہ کرنے۔ اگر وہ اسلامی عہد و پیمان کے پابند نہ ہوتے اور ان کو بے گناہوں کی ہلاکت اور عراقی بھائیوں کے مکانوں کے تباہ و بر باد ہونے کا خوف نہ ہوتا (اور اب بھی اسی احساس نے ان کو روک رکھا ہے) تو اس کافر بعث پارٹی کو ایسا عبرت ناک سبق سکھاتے کہ علاقائی اور دوسری بعض گمراہ اور سر پھری حکومتیں اس ملت سے جنگ کرنے کا تصور بھی نہ کرتیں جو شہادت کو آسمانی تحفہ سمجھتی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۶۵)

عراق میں داخل ہونا دفاع ہے یا جارحیت؟

عراقی حکومت یعنی عراق کی غاصب حکومت یعنی عراق کی ظالم حکومت یعنی ایسی حکومت جس سے عراقی عوام بیزار و تنفسر ہیں، عوام کو اسلحے کے زور پر دبائے ہوئے ہے۔ آپ ذرا ملاحظہ کریں کہ اس باطل و گمراہ حکومت نے اس بہانے سے اس ملک پر حملہ کیا کہ تم ایرانی لوگ مجوسی ہو، فارس ہو اور وہ عرب اور وہ خود سردار قادسیہ ہے!

ہم اور ہمارے ملک نے ایک دوسرے ملک پر حملہ کرنے کا نہ تو کبھی سوچا ہے اور نہ ہی ایسا کوئی ارادہ ہے۔ لیکن جب ہم پر حملہ کر دیا گیا تو دفاع کرنا ایک ایسا امر ہے جو شرعاً بھی واجب ہے اور عقلائی بھی۔ ہم دفاعی پوزیشن میں ہیں اور آج بھی یہی صورتحال ہے۔ میں ممینے سے زیادہ عراقی فوج ایران میں رہی اور حساس حالات میں ایران پر قابض ہوئی اور ایسے مظلوم ڈھائے کہ تاریخ کو انہیں اپنے صفحات پر قلمبند کرنا چاہیے۔ ان ممالک کا توتذکرہ ہی نہ ہوا جو اسلام کے دعویدار ہیں۔ انسانی حقوق جیسی تنظیموں کی تعداد وغیرہ

کے بارے میں کوئی گفتگو ہی نہیں ہوئی اور اگر کبھی کوئی بات نکلی تو ایران کی مذمت کی گئی! آج اگر ہم اپنے ملک اور اپنی مظلوم ملت کے دفاع کیلئے عراق میں گھسے بھی ہیں تو صرف اس لیے کہ ہر دن انہیں آبادان و اہواز اور دوسری جگہوں پر حملہ نہ کرنے دیں۔ ان علاقوں پر تو پوں اور میزانکلوں سے حملہ نہ کریں۔ ہم انہیں اس پوزیشن میں چاہتے ہیں کہ دوبارہ اس کی جرأت نہ کر سکیں۔ ہم صرف دفاع کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی تمام اخبارات و جرائد، ریڈیو وغیرہ یا تو ہماری مذمت کرتے ہیں یا پھر ایران کو علاقہ اور ہمسایہ ممالک کیلئے خطرہ بتا کر ہمسایہ ممالک کو ہمارے خلاف اکساتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۹۰)

ایران کا عراق میں داخل ہونا اور بے نیاد پر و پیغام

ہم عراق میں اس لئے داخل نہیں ہوئے تھے کہ ہم عراق یا بصرہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ بصرہ اور شام ہمارا وطن نہیں ہے۔ ہمارا وطن اسلام ہے۔ ہم احکام اسلام کے تابع ہیں۔ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم ایک مسلمان ملک کو اپنے قبضہ لے لیں، ہم ایسا کبھی چاہیں گے بھی نہیں۔ ایسا تصور بھی کبھی ذہن میں نہیں آنے دیں گے۔ آپ جو برابر یہ شور مچا رہے ہیں کہ ایران ہمارے لیے خطرہ ہے تو اس کا محرك کیا ہے؟!

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۹۲)

ایران کا جنگ پسند نہ ہونا

ہم نہیں چاہتے کہ کسی سے جنگ کریں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم عراق سے نہیں لڑ رہے تھے۔ عراق کی ملت ہماری ہی ملت ہے۔ ہم عراق سے بے پناہ انس و لگاؤ رکھتے ہیں، کیونکہ تشیع کا مرکز عراق میں ہے، عراق میں امیر المومنین (ع) کا مرکز عراق ہے۔ حسین بن علی (ع) کا مرکز ہے۔ تمام ائمہ (ع) کا مرکز ہے۔ وہاں کے تمام لوگ مسلمان ہیں۔ اسی لیے ہم عراق کو پسند کرتے ہیں۔ جس طرح ہم ایران کو اسلام ہونے کی وجہ سے چاہتے ہیں اسی طرح ایک اسلامی ملک اور اولیائے خدا (ع) کا مرکز ہونے کی وجہ سے ہم عراق کو بھی چاہتے ہیں۔ ہم نے کبھی بھی عراق کو کسی طرح کا نقسان نہیں پہنچانا چاہا ہے اور اب تک جو مجھے روپرٹیں ملی ہیں ان میں تقریباً یہی رہا ہے کہ عراق کے عوام پر کوئی ظلم نہیں ہوا ہے۔ لیکن آخر ہم اس جیسے خالم و جابر کے ساتھ کیا سلوک کریں جو عراق کو بھی تباہ کر رہا ہے اور اپنے خیال میں ایران کو بھی؟ آخر ہم ایسے شخص کے ساتھ کیا سلوک کریں جو شروع سے یہی نعرہ پسند کر رہا ہے کہ ہم ان لوگوں سے جنگ کر رہے ہیں جو زر تشیع ہیں، مجوہی ہیں! جن کا نعرہ ”اللہ اکبر“ ہے۔ جتنی بھی عراق میں نیادیں ہیں،

عراق میں جس قدر بھی عمارتیں، اسلامی عمارتیں ہیں اگر سب نہ سہی تو کثر اسلامی عمارتیں ایرانیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ ایرانیوں نے ہی ان عمارتوں کو بنوایا ہے تو پھر یہ کیسے ایران کو زرتشتی کا نام دے کر، پارسی اور فارس کے رہنے والے ہیں کہہ کر حملہ کر بیٹھا! کیا فارس کا ہونا عیوب ہے؟! اس نے تمام ایرانیوں کو مجوہ کا نام دے کر پہلے حملہ کر دیا پھر بعد میں سمجھا کہ یہ تو غلط ہوا، اسلام نے ”اللہ اکبر“ کے ساتھ اس کو شکست دے رہا ہے، اب تک دیتا رہا ہے۔ اگر یہ نہ سدھا، حق کے سامنے سرتسلیم خمنہ ہوا تو آئندہ بھی شکست دے گا! ہم غیر اسلامی بات کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم تو حق کے طلبگار ہیں۔ ہمیں حق سے سروکار ہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ظالم نے ہماری سرزین پر داخل ہو کر یہ مظالم ڈھانے ہیں۔ اتنے لوگوں کا قتل عام کیا ہے۔ اتنے گھروں کو تباہ و بر باد کر دیا ہے۔ اتنے سارے لوگوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ اتنے عراقیوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ کتنے عراقی وہاں سے بھاگ کر ہمارے ملک میں پناہ گزیں ہوئے ہیں اور آج بھی مقیم ہیں۔ یہ آدمی آگے بڑھے، یہ حکومت اور دوسرے افراد سبھی آئیں اور لوگ کے ساتھ ایک جگہ اکٹھے ہوں، عقلمند لوگوں کی میٹنگ بلا نیں وہ دیکھیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ چونکہ اس نے پہل کی ہے وہ مجرم ہے۔ ہم نے سوائے دفاع کے اب تک کچھ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس ظلم کی تلافی ہونی چاہیے۔ اگر ہم ان مظالم سے صرف نظر کر لیں تو ہم خود بھی ظالم ہوں گے۔ ظلم کی حمایت خود ایک طرح کا ظلم ہے۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ ایسا ہونا چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے ملک سے نکل جائیں اور ہمارے ملک پر ظلم نہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۸۱)

جنگ میں ایران کی دفاعی پوزیشن

جنگ ہم نے شروع نہیں کی ہے۔ ہم تو اب بھی دفاعی پوزیشن میں ہیں۔ آبادان پر روزانہ حملہ ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور دوسری جگہوں کا بھی یہی حال ہے۔ آپ حضرات اس سے واقف ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہمارا ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔ ہم پر اور ہمارے عوام پر اس طرح ظلم کے پہاڑنہ ڈھانیں۔ ہم صرف دفاع کر رہے ہیں، ہمارا دل شروع سے ہی جنگ پر راضی نہیں تھا۔ ہم امن چاہتے تھے۔ آپ سب ہمارے اور دشمن اسلام، صدام کے حالات سے واقف ہیں۔ صدام اور اس کے ساتھی شروع ہی سے دشمن اسلام تھے۔ میں جس وقت نجف میں تھا اسی وقت سے جانتا ہوں کہ یہ دشمن اسلام ہیں۔ آیت اللہ حکیم مرحوم نے انہی افراد کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ یہ لوگ مشرک ہیں، ملحد ہیں۔ کیا آپ اس بات کو قبول کریں گے کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ ایک میز پر بیٹھیں اور سمجھوتہ کریں؟! سمجھوتہ ہو جائے اور تم نے ان کاموں کو انجام دیا ہے اس لیے تم معافی مانگو اور ہم بھی اعتراف کریں کہ ہم نے ان کاموں کو انجام دیا ہے۔ کیا کوئی اسلامی اور انسانی ضمیر اسے قبول کرے گا؟ وہ بتیں جو ہم بیان کر رہے ہیں، حق ہیں۔ اگر دنیا

والي انصاف پسند ہوتے تو سے ضرور قبول کر لیتے اور یہ بھی مان لیتے کہ ہم صرف حق چاہتے ہیں۔ ہمارا کوئی اور مطالبہ نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف اپنی سرز میں واپس چاہیے۔ ہم نے جنگ کے آغاز ہی میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ ہم جنگجو نہیں ہیں۔ ہم تو صرف اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ دفاع بھی ایک ایسا مسلم حق ہے جس کے مسلم اور غیر مسلم سبھی انسان کیلئے قائل ہیں۔ اس وقت ہم دفاعی حالت میں ہیں۔ اب تک ہمارے اتنے جوان شہید ہو گئے۔ ماڈل نے اس قدر شہید دیئے ہیں۔ باپوں نے اتنی تعداد میں شہید دیئے ہیں۔ جوانوں نے اپنا اتنا خون دیا ہے، صرف اس لیے تاکہ ان بڑی طاقتیوں کا تسلط ایران پر سے ختم ہو جائے۔ الحمد للہ اب جبکہ ہم ایک ایسے مرحلہ میں پہنچ گئے ہیں کہ ان کے سارے حربے ناکام ہو گئے ہیں تو اب ہم پیچھے ہٹ جائیں تاکہ وہ اور گستاخ ہو جائیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ایک قدم پیچھے ہٹائیں گے تو وہ سو قدم آگے بڑھائیں گے۔ لہذا ہمیں مضبوطی کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا ہو گاتا کہ علاقہ میں فساد پھیلانے والا یہ شخص ذلیل و رسوا ہوا وہ لوگ بھی دنیا میں ذلیل و نامراد ہوں جنہوں نے اس خبیث کو اس طرح لوگوں کے ساتھ بد سلوکی پر مجبور کیا تھا اور لوگ جان لیں کہ یہی وہ افراد ہیں جو نجانے کس کس چیز کا خود کو حامی کہتے ہیں اور امن کا علم بلند کرتے ہیں اور یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہماری پوری طاقت اور کوشش اس بات کی تلاش میں ہے کہ امن فائم ہو۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۷)

عراق اور اسرائیل کے طرزِ عمل میں مشابہت

آپ تو دیکھ ہی رہے ہوں گے کہ اس علاقہ کی فضا اور ماحول میں صدام اور اسرائیل کیا گیا، کر رہے ہیں۔ ان دونوں کا طرزِ عمل ایک جیسا ہے۔ صدام نے جنگ میں شکست کھائی لیکن جب بھی جنگ میں شکست سے دوچار ہوتا ہے تو بے گناہ لوگوں، مظلوموں لوگوں کے بچوں اور عورتوں پر ظلم کے پھاڑ توڑتا ہے اور اب تک کے نقصانات میں یہ سب سے بڑا نقصان ہے جو اس نے اٹھایا ہے۔ لیکن اس نے اس کا بدلہ مظلوموں سے لیا۔ بہبیانی لوگوں پر، بلکہ جہاں جہاں پر وہ مسلط ہے ان سب کو اپنے ظلم کا شکار بناتا ہے۔ کچھ دنوں پہلے جن شہروں پر اس نے میزائل مارے، ہمیں اس کی امید تھی، کیونکہ اس طرح کی کارروائیاں وہ اس سے پہلے بھی کر چکا تھا۔ اسرائیل بھی بالکل اسی طرح ہے۔ وہ چند افراد جنہوں نے اسرائیل سے انتقام لینے کی غرض سے ان کی گندی پالیسیوں کے دفاتر کو بم سے اڑا دیا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کون لوگ تھے لیکن اس عمل کے سرزد ہوتے ہی اسرائیل نے مظلوموں اور بے گناہوں پر ظلم ڈھانے اور ان کو بڑی تعداد میں قتل کر ڈالا۔ جب وہ یہاں سے شکست کھاتا ہے تو دور سے مظلوموں کو مارتا ہے۔ وہ وہاں پر بھوں کا شکار ہوتا ہے، طماںچہ اور منہ کی کھاتا ہے۔ ان ہی مظلوموں کے ہاتھوں کہ نجانے کون لوگ ہیں اور اس وقت کس گروہ سے ان کا تعلق ہے

اگرچہ وہ اپنے بارے میں کچھ بتاتے ہیں، لیکن واضح نہیں وہ کون لوگ ہیں طیاروں کو بھیج کر جہاں بھی یہ مظلوم ہیں وہاں انہیں اپنی سفاکیت کا شکار بناتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی کیفیت اور حالت ہے جن کے پاس طاقت ہوتی ہے لیکن عقل نہیں ہوتی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۲۰۸)

ایران و عراق کے عوام کا ایک دوسرے سے جدائہ ہوتا

ہم اسلام کیلئے فکر مند ہیں۔ ہم عراق کی قوم کو اپنی قوم سے جدا اور الگ نہیں مانتے۔ عراقی قوم وہی لوگ ہیں جس میں اب بھی ہمارے بہت سے علماء ہیں۔ ہمارے دوسرے لوگ بھی ہیں۔ لہذا ہم اور وہ لوگ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۸)

صدام کی غیر اسلامی حرکتیں

یہ مخرف لوگ ایران پر الزام لگاتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیوں آپ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں! جبکہ ہم بعث پارٹی کو مسلم تودر کنار مخالف اسلام اور دشمن اسلام جانتے ہیں۔ عراق کے عوام ان کو جھیل رہے ہیں، اسی طرح ایران کے لوگ بھی۔ ہماری جنگ مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہے، اگرچہ اس نے مسلمانوں کو مجاز جنگ پر سپر بنا کر کھڑا کر دیا ہے لیکن ہماری جنگ مسلمانوں سے نہیں ہے اور اگر فرض بھی کر لیں کہ وہ مسلمان ہیں تو کیا آپ صدام کو اصحاب رسول خدا ﷺ سے زیادہ بڑا مسلمان مانتے ہیں؟ اہل سنت کے بعض درباری علمائی، صدام اور اس جیسے لوگوں کو نہروان کے ان مقدس لوگوں سے زیادہ مقدس سمجھتے ہیں جن کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان تھے اور وہ نماز شب کے بھی پابند تھے؟

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۲۱۲)

ملت عراق کی فریاد اور دنیا کے مسلمانوں کا جواب

ہم ملت عراق کی مشکل حل کرنا چاہتے ہیں۔ اس ظالم اور دوسرے ظالموں کے ظلم تسلی ملت عراق کے مظلوم کھلے جا رہے ہیں۔ لہذا ہم ان کی مشکل حل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا مسلمان کو مسلمان کی مصیبت میں کام نہیں آنا چاہیے؟ اسلام کے حدود ہیں۔ ہم

دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی مشکل کیا ہے۔ یہ مسلمانوں کو مدد کیلئے پار رہے ہیں، ہم ان کی آواز پر لبیک کہنا چاہتے ہیں۔ ملت عراق روز بروز اس خبیث کے پیر تلے روندی جا رہی ہے۔ ہم خدا کے سامنے جواب دہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۲۲۹)

عربوں اور علاقوں پر تسلط کی سازش

صدام بھی اس اسلامی ملک پر اپنے حملہ کے ذریعے عربوں، علاقوں اور خلیج فارس کی بندرگاہوں پر تسلط حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس حقیقت کو صراحةً کے ساتھ بیان کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۳۲)

بڑی طاقتوں کی جانب سے صدام کی جمیت امریکہ اور روس کا فریب

میرا خیال ہے کہ امریکہ نے روس کو بھی داؤں دے دیا۔ روس اس وقت عراق کی مدد کر رہا ہے جبکہ عراق امریکہ نواز ہے نہ روس نواز! ایران کو نقصان پہنچانے اور امریکہ کیلئے راستہ کھولنے کیلئے تمام مدد کو روس سے لے رہا ہے نہ یہ کہ روس کیلئے راستہ کھول رہا ہے۔ امریکہ نے روس کو بے وقوف بنادیا ہے۔ وہ اسلحہ دے رہے ہیں تاکہ عراق امریکہ کیلئے کام کریں۔ وہ اس خیال میں ہیں کہ یہ اسلحہ کی عطا روس کے فائدے میں ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۷۳)

عراق، امریکہ کا آلہ کار

ایران اس شیطان عظیم سے ہر طرح کارابطہ منقطع کرنا چاہتا ہے، آج مسلط کردہ جنگلوں میں مبتلا ہے۔ امریکہ نے عراق کو ہمارے جوانوں کا خون بہانے پر اکسایا ہے اور اپنے ماتحت تمام ملکوں کو اکسایا ہے کہ ہم پر اقتصادی دباؤ ڈال کر ہمیں گھٹنے ٹکنے پر مجبور کر دیں۔ افسوس کہ ایشیاء کے اکثر ممالک نے بھی ہمارے خلاف اقدام کیا۔ مسلمان اقوام جان لیں کہ ایران ایک ایسا ملک ہے جو باضابطہ طور پر امریکہ سے بر سر پیکار ہے۔ ہمارے شہدائی، یہ جوان فوجی دلاور ایران اور اسلام کے حوالہ سے امریکہ کے مقابلے میں دفاع کریں گے۔ یہاں پر یہ بات بھی کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کے مغربی علاقوں میں جو جھٹپیں جاری ہیں وہ

امریکہ کی شروع کردہ ہیں اور ہمیں ہر روز امریکی پٹھوؤں اور خدا سے غافل گروہوں کے ساتھ جھڑپوں کا سامنا رہتا ہے اور اس کا تعلق ہمارے انقلاب کے اسلامی ہونے سے ہے کہ جس کی بنیاد حقیقی خود مختاری پر استوار ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۱۲)

امریکہ کا اسلامی حکومتوں کو فریب دینا

تمام مسلمانوں کو متوجہ ہونا چاہیے اور اپنی حکومتوں کو یہ سمجھائیں کہ وہ ان چالوں میں نہ آئیں جو امریکہ اب کے بعد یکے بعد دیگرے چلے گا، ان شیطانوں کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ یہ لوگ آپ لوگوں کو اپنا آہ کار بنا ناچاہتے ہیں تاکہ آپ کے ذخیر کو چٹ کر جائیں۔ امریکہ آپ لوگوں سے ناجائز مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ کو اپنے مفادات کے حصول کیلئے استعمال کرنا چاہتا ہے اور کر رہا ہے۔ آپ کیوں اپنے ذخیر کو امریکہ کے پلید اور گھناؤ مقاصد میں صرف کر رہے ہیں؟ اور کیوں اسلام اور مسلمانوں کے مقابلے میں آگئے ہیں؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مصر کی حکومت، مصر کی غاصب حکومت نے صراحت کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ ہم اسلام کا نام لینے والے کو کچل دیں گے۔ امریکہ آپ کو غلام سمجھتا ہے اسی لیے جدھر سے چاہتا ہے تمہیں لے جاتا ہے۔ صدام کے پاس اگر عقل ہوتی اور امریکہ کہتا کہ ایران پر حملہ کرو تو وہ اس کے برخلاف کرتا، لیکن خداوند عالم نے ان لوگوں سے عقل چھین لی ہے جو اپنے اور اپنے ملک کے خلاف اور اپنی ملت کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۴۰۵)

صدام کی خود پسندی اور اس کے منفی متأث

پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جس وقت میں نجف میں تھا تو اس وقت بھی اس صدام کو ایک خطرناک انسان بتایا جاتا تھا۔ اس کے اندر ایک ایسا عجیب و غریب جنون ہے وہ خود پسندی کی وجہ سے پوری دنیا کو خاک و خون میں غلطان کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔ ایسے افراد کو ہماری مخالفت اور ہم پر حملہ کرنے کیلئے اکسایا گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۵۰)

امریکہ اور اسرائیل سے عراق کے خفیہ تعلقات

[صدام] اس ساری رجخوانی، قادسیہ کی سرداری کے کھوکھلے دعوے اپنے انقلابی ہونے کا شور چانے اور اسرائیل سے کبھی ختم نہ ہونے والی دشمن کے دعوے کے باوجود آج اسرائیل کے دوست، اس کے ساتھ شریک اور امریکہ کی پھوٹ حکومت کی پناہ لئے ہوئے ہے اور اسلام اور عرب کے دشمنوں کی جانب گدائی اور ذلت کا ہاتھ پھیلانے ہوئے ہے تاکہ وہ پہلے اس مہلک مصیبت سے (جسے اپنے لئے آمادہ و تیار کیا ہے) اسے نجات دلائیں۔ اس کے بعد اسلام کے بڑے دشمن اور ان کی زمینوں کے غاصب سے لوگوں کی توجہ ہٹا دیں اور حسنی مبارک کو عربوں میں واپس لا کر عربوں اور اسلام کیلئے شرمناک کیمپ ڈیویڈ معاہدے کو عملی جامہ پہنانیں۔ ملت عرب کیلئے اور اس سے بڑھ کر، اسلام کیلئے نگ و عار ”فہد کی پیشش“ کو نافذ کرے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۶۲)

بعشی حکومت کی کمزوری

تقریباً دو سال قبل جب صدام نے اسلامی ملک ایران پر حملہ کیا اور ایرانی عرب مسلمانوں کے شہروں کو تباہ و بر باد اور اس سر زمین کے بچوں اور بوڑھوں کو توپوں اور میزائلوں اور دوسرے اسلحہ سے موت کی نیند سلا دیا تو عالمی سطھ پر لوٹ مار کرنے والی حکومتوں اور ان کے پھوٹوں نے اس کی نہمت نہیں کی۔ انسانی حقوق کی دعویدار تنظیموں وغیرہ نے بھی چپ سادھی۔ لیکن آج جبکہ صدام اور کافر بعث پارٹی کی نیم جان لاش بغداد میں آخری سانسیں لے رہی ہے تو عالمی لٹیروں کے ذرائع ابلاغ اور ان سے وابستہ تمام افراد مسلسل رفت و آمد کے ذریعہ صلح کے خواہاں ہو گئے ہیں۔ اسرائیل و مصر اور اردن سے مدد مانگنے لگے۔ کبھی امریکہ ایران کو دھمکی دینے لگتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۹۲)

صدام کے مظالم اور مغربی ذرائع ابلاغ کی توجیہہ

صدام نے ایلام، محروم لوگوں اور ایک محروم علاقے پر اس وقت بمباری کی جب وہ مظاہرہ کر رہے تھے! اب تک چالیس لوگوں کے بارے میں پتہ چلا ہے۔ نہیں معلوم کتنے لوگ شہید ہو گئے۔ یہ پتہ چلا ہے کہ دو سو لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ اگر ایران سے کم ظلم بھی کرتا تو اس وقت آپ دیکھتے کہ ذرائع ابلاغ نے کیا کیا ہوتا۔ اتنے بڑے ظلم کو بھی یہ ذرائع ابلاغ غیر اہم ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں: ”ایران دعویٰ کیا ہے کہ ایسا ہوا ہے؟“! اس کے فوراً بعد کہتے ہیں: ”صدام نے کہا ہے کہ یہ بصرہ کا جواب ہے؟“! ظاہر ہے

صدام جھوٹ بولتا ہے اور اسے کوئی بہانہ بناتا ہے۔ وہ ایک جھوٹ بول کر اس طرح کا ظلم بھی کرتا ہے۔ بہر حال ہمیں اس طرح کے مظالم کی امید رکھنا چاہیے۔ ہمیں تو یہ بھی حق نہیں کہ کہیں: ”کیوں ہوا“ کیونکہ کیوں کی وجہ تو معلوم ہے۔ اس کی وجہ وہی قیام و انقلاب ہے جو آپ نے کیا ہے۔ آپ اسلام چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اسلام نہیں ہونا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۰۲)

علاقے کے خیرخواہ اور صلح پر اصرار

تعجب اس بات پر ہے کہ علاقے کے خیرخواہ اپنے خیال میں بعث پارٹی اور حکومت ایران کے درمیان صلح پر کمرستہ ہو گئے ہیں اور اس سلسلہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ اس حقیقت سے غافل ہیں کہ تیز داتوں والے اس چیتے سے صلح کمزوروں، اسلام اور مسلمین پر ایک طرح کا ظلم کرنا ہے اور وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ شخص جنگ میں شکست کھانے اور اپنی تمام چیزوں کو کھو دینے کے بعد اس طرح دیوانہ ہو گیا ہے کہ کسی بھی معاملہ کا پابند نہیں ہے۔ ایران کے عوام بھی اس کے ہاتھوں اتنے زخم اٹھانے اور مصیبت سنبھلنے کے بعد اس سے کبھی بھی صلح نہیں کریں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۵۰۲)

صدام اور اسرائیل کا خطرہ

ظالم و جابر صدام کو اگر موقع ملے تو علاقے کیلئے اس کا خطرہ اسرائیل سے کم نہیں ہے اور اس وقت جبکہ خدا کی مدد سے ہمارے ایران کی مسلح فوج نے (خدا اسے سلامت رکھے) اس گندے جراشیم کو ہلاکت کے دہانے تک پہنچادیا ہے اور اسے قادریہ کے سردار سے ایک مغلوک الحال فرد میں تبدیل کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں علاقے میں قیام امن کیلئے ضروری یہ ہے کہ علاقے کی حکومتیں اس کی مدد کریں اور اس میں ان ہی کے دین و دنیا کی فلاج و بہبود ہے اور اگر اسے موقع مل گیا تو خلیج فارس اور دوسروں کی کسی بھی حکومت پر رحم نہیں کرے گا۔ آپ نے دیکھا ب جبکہ اس کو شرمناک شکست کا سامنا ہے اس نے اپنی ایک تقریر میں کہا: ”عربوں کو عراق کی قیادت مان لینی چاہیے“! آپ کو اس میں شک نہیں ہونا چاہیے کہ اگر اسے طاقت حاصل ہو گئی تو وہ قیادت پر ہی اکتفا نہیں کرے گا اور جن حکومتوں کے ذرائع ابلاغ نے ایران سے طما نچہ کھایا ہے، وہ اپنے مفادات کے پیش نظر اور ملتوں کو زیادہ سے زیادہ ایران سے تنفر کرنے کیلئے آپ لوگوں کو ایران سے ڈرالی ہیں۔ لیکن تمام حکومتیں جان لیں کہ اگر وہ لوگ اسلامی تعلیمات کے سامنے سر تسلیم خم ہوں تو ایران اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے ان کے ساتھ برادری اور مساوات کے ساتھ پیش آئے گا۔

لیکن کبھی بھی ان لوگوں سے صلح نہیں کرے گا جنہوں نے ہم پر مظالم ڈھائے ہیں اور بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ عراق کے عزیز عوام ایران کی کامیابی کے منتظر ہیں تاکہ اس خطرناک بچھو کے ڈنک سے نجات پاسکیں۔ امید ہے کہ خدا کی نصرت و مدد سے یہ انتظار زیادہ طولانی نہیں ہو گا {الَّذِينَ الصَّابِحُ بِقَرْبَنْبَ} ¹۔
 (صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۵)

صدام کا تختہ اللہ والا ہے

صدام کا تختہ اللہ والا ہے۔ نہ تو اسے امریکہ بچا سکتا ہے اور نہ ہی دوسرا۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ مسلمانوں کی سرزی میں موجود اس کینسر اور اسرائیل اور یہاں بعث پارٹی کو خدا جڑ سے اکھاڑ پھیکے گا اور عراق کے عوام اپنی تقدیر کا فیصلہ خود اپنے ہاتھوں سے کریں گے اور ایرانی عوام بھی طاقت کے ساتھ انشاء اللہ آگے بڑھتے رہیں گے۔
 (صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۷۰)

ایران کو جنگ بندی کی دعوت

جو لوگ کسی بھی بہانے سے صدام کیلئے مہلت لینا چاہتے ہیں انہوں نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ رمضان میں جنگ بندی ہو جائے۔ (در حقیقت وہ کہنا چاہتے ہیں کہ) اس ظالم و جابر کو موقع دیں تاکہ وہ خود کو ماہ رمضان میں آمادہ و تیار کر لے اور رمضان کے بعد پہلے سے بھی سخت حملہ کرے۔ ایک ایسا ظالم و جابر جسے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ کسی پر بھی رحم نہیں کرتا۔ اپنے وطن والوں پر بھی رحم نہیں کرتا۔ ان کا مسلسل قتل کرتا اور انہیں دباؤ میں رکھتا ہے۔ برابر موقع کی تلاش میں ہے تاکہ سارے علاقے پر تسلط حاصل کرے۔ (ایسے شخص کے سلسلہ میں) امریکہ کے پیرو ممالک ہمیں دعوت دے رہے ہیں کہ ہم رمضان المبارک کے مہینے میں جنگ بندی کر لیں۔
 (صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۲۵۰)

1. سورہ ہودہ ۸۱۔

جنگ بندی کے شرائط صدام پر مقدمہ چلانا چاہیے

نجانے مسلمان (یعنی اسلامی ممالک ورنہ مسلمان تو ہمارے ساتھ ہیں) اسلامی ممالک کیوں نجی میں نہیں آتے اور اس شخص کو عدالت کے کٹھرے میں کھڑا نہیں کرتے؟ وہ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ صدام پر مقدمہ چلانا چاہیے، جس طرح سے کارٹر پر مقدمہ چلانا چاہیے۔ وہ اپنے فائدہ کیلئے کام کرتا تھا اور یہ ملعون امریکہ کے فائدہ کیلئے کام کرتا ہے۔ وہ چند کلو میٹر خشک زمین کیلئے لشکر کشی نہیں کرتا لیکن یہ تمام مسلمانوں کو چاہے ادھر کے ہوں یا ادھر کے، جنگ و قتل پر مجبور کئے ہوئے ہو۔ کروڑوں عراقي دینار اور ایراني توانوں کا ان دونوں ممالک کو نقصان پہنچا رہا ہے اور جن اسلحہ کے مقابلے میں، صیہونیزم اور امپریالیزم کے مقابلے میں استعمال کرنا چاہیے وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اٹھا رہے ہیں۔ یہ ایک ایسی برابریت ہے جو صدام نے انجام دی ہے۔ ہم اپنے مفادات کا دفاع کر رہے ہیں، ہم اسلام کے محافظ ہیں۔ ہم اس شخص کو پہچانتے ہیں۔ ہم اس شخص کو عراق میں بھی پہچانتے ہیں۔ اگر (خدا نخواستہ) اس کو آزادی مل جائے تو یہ عقول سے بھی بدتر ہو گا۔ عقل اسلام کو اپنی ہر چیز کا مخالف جانتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۸۰)

اسلامی حکومتوں کے تعاون سے ملت عراق کی آزادی

اگر (حکومت عراق) مسلمان بھی ہوتا بھی قیام امن کی خواہاں حکومتوں کو اس سے جنگ کرنا چاہئے تاکہ وہ حکم خدا کا مطیع ہو جائے۔ حکم خدا کی اطاعت صرف اس میں نہیں ہے کہ وہ ہمارے ملک سے نکل جائے، بلکہ ایران کا نقصان کو، اس کا مالی نقصان (جانی نقصان تو قابل تلافی نہیں ہے) پورا کرے اور اپنی فوج کو واپس بلائے اور عراق کی حکومت سے سبد و شہ ہو جائے، اپنی غاصب حکومت کو ختم کرے، ملت عراق کو آزاد چھوڑ دے تاکہ وہ اپنی تقدیر کافیصلہ خود کرے۔

مسئلہ ایک حکومت کا دوسرا حکومت سے ٹکراؤ کا نہیں ہے، بلکہ ایک غیر مسلم عراقی بعث پارٹی کا ایک اسلامی حکومت پر حملہ کرنا ہے جو درحقیقت اسلام کے خلاف کفر کا قیام کرنا ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں پر اس سے جنگ کرنا واجب ہے۔ اگر مسلمان اپنی شرعی ذمہ داری ادا کریں تو ہم کبھی بھی دوسری حکومت میں نہ تو مدخلت کریں گے اور نہ ہی حملہ۔ حملہ ان کی طرف سے ہے جبکہ ملت اس پر راضی نہیں ہے۔ یہ حکومتیں آئیں اور ملت عراق کو آزاد کرائیں اور اس کی آزادی کی ضمانت فراہم کریں اور دیکھیں کہ ملت عراق اس حکومت کو قبول کرتی ہے یا نہیں؟

ابھی کچھ روز پہلے صدام نے عراق میں انتخابات کی تجویز پیش کی اور پارلیمنٹ میں پاس ہو گیا کہ جو شخص مخالفت کرے گا اسے پھانسی کی سزا دی جائے گی یہاں تک وہ علاج و اس کے مخالف تھے انہیں زبردستی لے جا کر ووٹ دینے پر مجبور کیا گیا!

صدام نے جس قدر مظالم اپنے ملک کے ساتھ کئے ہیں اور جس قدر اسلامی اور دینی لوگوں کا قتل عام کیا ہے۔ اتنا ظلم تو ہمارے ساتھ بھی نہیں کیا ہے۔ اس کے مظالم اپنی ملت و عوام پر مظالم سے کہیں زیادہ ہیں جو اسی نے ہم پر کئے ہیں۔ لہذا ہم پر، آپ پر اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسے اس کا تختہ الٹ کر ان مظالم کا ہر جانہ طلب کریں جو اس نے ایران و عراق پر کئے ہیں۔ ہم کسی سے لڑائی و اختلاف نہیں کرتے لیکن عراق و ایران کے نقصان کا معاوضہ چاہتے ہیں۔

ہم اسلام کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں لیکن عراق میں اس پارٹی کے ہوتے ہوئے اسلام خطرے میں ہے۔ کفر کے خطرہ میں ہے۔ آپ اس سلسلے میں مہارت رکھنے والوں مثلاً حکومت ایران، ایران کی پارلیمنٹ اور ایرانی صدر سے گفتگو کریں۔ وہ بھی آپ سے یہی باتیں کہیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۸۲)

حکمت کے ثراۃ

اس آگ کو بجھانے کیلئے حکمت کریں، سرحدوں کو نظر میں رکھیں۔ دونوں طرف کو ملحوظ رکھیں۔ متوں کو مد نظر رکھیں۔ پھر ملت عراق کو دیکھیں کہ کیا اس حکومت کو قبول کرتی ہے یا نہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۶۶)

خود کشی، صدام کی نجات کا بہترین راستہ

میں صدام سے بھی کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس تمہارے سلسلے میں ایک راستہ ہے اور وہ خود کشی ہے۔ جس طرح ہٹلر نے شکست کھانے کے بعد خود کشی کر لی تھی۔ تم اگر مرد ہو اور ہٹلر کی طرح ہو تو خود کشی کرلو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۱۱)

صلح کیلئے ایران کے اٹل شرائط

جس دن سے یہ گنگ شروع ہوئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک، جس دن صدام خود کو قادسیہ کا سردار قرار دے رہا تھا اس وقت سے لے کر آج تک اس کا کوئی نام و نشان نہیں رہ گیا ہے، خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم مسلمانوں کے مسائل ایک ہیں۔ وہ بھی

صرف اس لیے ہے چونکہ ہمارے بیان کئے گئے مسائل ایسے نہیں ہوتے تھے جنہیں ہم کسی پر مسلط کرنا چاہتے ہوں، بلکہ وہ ایسے ہوتے کہ جب انہیں دنیا کے تمام عقول اور دنیا کے تمام جنگجوؤں کے سامنے پیش کیا جاتا تو وہ سب اسے مان لیتے۔ ہم شروع سے ہی کہتے رہے ہیں کہ تم ہمارے گھر میں گھس آئے ہو ہمارے شہروں اور ہمارے ملک پر حملہ آور ہو کر دھوکہ سے ہمارے ملک میں داخل ہو گئے ہو اور یہ سب تباہی و بر بادی مچار کھی ہے۔ اتنے سارے جرم کئے، قتل عام کیا۔ لہذا فوراً ہماری سرزین سے باہر نکل جاؤ۔ ہماری شرطوں سے ایک شرط یہ ہے کہ ہماری سرزین سے باہر نکل جاؤ۔ کون انسان اس زبردستی کی شرط کہہ سکتا ہے؟ ہمارے گھر میں چور گھس کر ہمارا سامان لوٹ کے کہتا ہے کہ ”اب آئیں صلح کر لیں“ اور یہ سب میرا ہی مال ہے اور اب یہی ہے۔ وہ چور تھے جو اس ملک میں گھس کر جو کچھ بھی ان شہروں میں تھا اٹھا لے گئے۔ لوگوں کے پاس جو کچھ بھی تھا اگر اسے لے جاسکے تو لاد کر لے گئے اور اگر کچھ نہیں لے جاسکے تو انہیں تباہ و بر باد کر دیا اور ایسی تباہی چاکی کہ جس کا تصور دنیا میں کہیں نہیں ملتا۔ منگلوں نے جب ایران پر حملہ کیا تھا تو انہوں نے بھی کسی شہر کو قبضے میں لینے کے بعد ایسا نہیں کیا تھا کہ پورے شہر کو تباہ و بر باد کر دیں لیکن ان لوگوں نے ہمارے شہروں کو اسی طرح تباہ و بر باد کر دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ تم ہمارے ملک میں زبردستی گھس آئے اور بے انتہا جرائم انجام دیئے پھر بھی تم کہتے ہو ”آئیں آپس میں صلح کر لیں“ تو کیا مان لیں کہ صوبہ خوزستان تمہارا یعنی جہاں تم نے قبضہ کر لیا وہ تمہارا ہو گیا، کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی اس بات کو قبول نہیں کرے گا۔ لہذا ہمارے مطالبہ یہی ہے کہ تم لوگ بغیر کسی قید و شرط کے ہماری سرزین سے باہر نکل جاؤ اور اگر نہیں گئے تو ہم تمہیں نکال کر رہیں گے۔ تمہارے لیے بھی یہی بہتر ہو گا کہ ان بے چارے جوانوں کو زبردستی لا کر بے مقصد موت کے منہ میں نہ ڈالو۔ تم بھی واپس چلے جاؤ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے دنیا کے تمام صاحبان عقل قبول کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص آپ کے گھر میں آ کر تباہی مچائے تو آپ اس سے کہیں کہ: ”نکل جاؤ“۔ اگر تم سمجھو تھے چاہتے ہو تو پہلے ہماری سرزین سے باہر نکلو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۱۶)

نقصان کا ہر جانہ اور جارح

دوسرے مسئلہ وہ نقصانات ہیں جو ہمیں پہنچائے گئے ہیں۔ نقصان کی تلافی کا ایک مادی پہلو ہے اور ایک سیاسی و معنوی پہلو۔ اگرچہ ہمیں بہت زیادہ مادی نقصان پہنچایا گیا ہے، انہوں نے کئی شہروں کو مکمل طور پر تباہ و بر باد کر دیا ہے جو کچھ ہمارے پاس تھا اسے بر باد کر دیا۔ ہمارے وہ جوان جن کی ایک ایک فردان کے پورے لشکر پر بھاری تھی وہ بھی ہم سے چھین لے گئے۔ پھر بھی مادی اہمیت

زیادہ نہیں ہے، معنوی پہلو کو زیادہ اہمیت حاصل ہے اور اس کی سیاسی حیثیت کو بھی، اگر یہ مان لیا جائے کہ ایک شخص آکر جتنا چاہے جرم کرے اور جو کچھ اس کے ہاتھ لے گے اسے بر باد کر دے اس کے بعد کہے: ”اب صلح کر لیتے ہیں۔ میں (آپ کے ملک سے) نکل جاتا ہوں“۔ اگر ہم صلح کر لیں گے تو اس کے مظالم اور تباہی کا کیا ہو گا؟ اسے کیوں انجام دیا؟ اگر اس بات سے ہم صرف نظر لیں تو یہ ایک مادی مسئلے کو نظر انداز کرنا نہیں ہے بلکہ ایک معنوی مسئلے کا نظر انداز کیا جانا ہے۔ یعنی ایک سُنگر، ایک ظالم گروہ کو ہم نے حوصلہ دیا ہے کہ وہ پھر ظلم کرے۔ کل پھر اسی بساط کو پھیلا دیں اور کہیں: ایک بار پھر صلح کر لیتے ہیں! اس طرح روز جرم کرتے رہیں اور صلح کرتے رہیں! اس سلسلے کو بند کرنا ہو گا۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی اس طرح ظلم و بربریت ہے اسے روکنا چاہیے۔ اس طرح کے مظالم کو روکنے کی مختلف راہوں میں سے ایک راہ یہ ہے کہ جو نقصان پہنچایا گیا ہے اس کا ہر جانہ ادا کیا جائے۔ اس وقت جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم واپس چلے جائیں گے (جو کہ جھوٹا دعویٰ ہے) اور ہم مان بھی لیں، ٹھیک، بہت اچھا، اب چلے جائیں لیکن اسی وقت ماہرین آکر ہر جانے کا اندازہ لگائیں۔ ایک دوسرا گروہ بھی آئے اور تحقیق کر کے بتائے مجرم کون ہے؟ اگر آج ہم نے مجرم کو جانے دیا جبکہ آج ہمارے پاس طاقت ہے (تو وہ اور زیادہ جری ہو جائے گا)۔ جس زمانے میں صدام بلند بانگ دعوے کرتا تھا اس وقت بھی ہم یہی کہتے تھے۔ آج بھی جبکہ طاقت ہمارے پاس ہے اور صدام کی کوئی حیثیت نہیں رہ گئی ہے ان ہی بالتوں کو ہم دہرا رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مجرم کون ہے؟ معلوم ہونا چاہیے۔ اگر ہم مجرم ہیں تو دنیا جو چاہے ہمیں کہے اور اگر وہ مجرم ہیں تو اسی طرح فیصلہ ہو۔ عدالت کی بنیاد پر فیصلہ ہو۔ ہم عدالت و انصاف چاہتے ہیں۔ ہم شروع سے ہی جنگ کے مخالف تھے۔ ہم کبھی بھی جنگ کے خواہاں نہیں تھے۔ اگر عراق نے ہم پر حملہ نہ کیا ہوتا تو ہم دفاع نہیں کرتے۔ لیکن ہم نے اب تک صرف دفاع کیا ہے جنگ نہیں کی ہے ہمارے جوانوں، فوج کے کمانڈروں نے ہم سے ان کی سرحد میں گھسنے کیلئے اجازت طلب کی اور معلوم کیا ہے کہ ان کے ساتھ کیسا سلوک کریں ہم نے جواب میں کہا کہ: تم صرف دفاع کرو۔ ہم دفاع کرنا چاہتے ہیں، دفاع کرنا تو عقلی کام ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے کہ اگر جانوروں پر بھی حملہ کیا جائے تو وہ اپنا دفاع کرتے ہیں۔ دفاع کرنا ایک فطری حق ہے۔ ہم نے اب تک دفاع کیا ہے، کسی وقت بھی جنگ نہیں کی ہے۔

ہم نے بارہا کہا ہے کہ ہم تمہاری طرح جنگجو نہیں ہیں۔ ہم صحیح کہہ رہے ہیں اور اس کا ہمارے پاس ثبوت بھی ہے کہ ہم نے دفاع کیا ہے۔ تم جو صلح کی بات کر رہے ہو تمہارا مطالبہ صلح اب تک بالکل اسرائیل کے مطالبہ صلح کی طرح ہے۔ اسرائیل بھی اب کہہ رہا ہے: آئیے جنگ بندی کر لیتے ہیں کیا مطلب؟ لبنان کی سر زمین پر آکر لبنانی شہروں پر قبضہ کرنے کے بعد اب کہتا ہے: اب آئیں جنگ بند کر دیتے ہیں! واقعی جنگ بندی اور صلح تو اس دن ہو گی جب اسرائیل کو زور دار گھوسمار کر اپنے شہروں سے نکال باہر کریں، اس کے بعد کہیں: اچھا تو ٹھیک ہے اب جنگ بندی کرتے ہیں، مل بیٹھ کر غور کریں، مجرم کون ہے؟ اس وقت بھی یوں ہی صلح نہیں ہوگی۔ پہلے معلوم ہو کہ مجرم کون ہے؟ اسرائیل ہر ظلم کرنے کے بعد کہہ کہ: اب ہمیں آپ سے کوئی سروکار نہیں۔ تم جاؤ اپنا کام

کرو۔ جہاں ہم نے قبضہ کر لیا ہے وہ ہمارا ہے! کیا صلح کا مطلب یہی ہے؟! یہ تو بالکل صدامی صلح ہے۔ یہ وہی صلح ہے جسے اسرائیل بھی پیش کر رہا ہے۔ یعنی ہم اپنا سب کچھ دے کر خاموش بیٹھ جائیں اور کہیں: بسم اللہ تشریف لا یکیں، آپس میں والہانہ انداز میں ملنے کے بعد کہیں کہ جہاں جہاں آپ نے قبضہ کر لیا ہے وہ سب آپ کا ہو گیا۔ جو لوگ صلح اور جنگ بندی کا اظہار کر رہے ہیں وہی اس صلح کے تین گھنٹے بعد آبادان پر گولیاں بر سار کر لو گوں کو جان سے مارنے لگیں گے جبکہ آبادان جنگجو نہیں ہے۔ آبادان کی آبادی اپنے معاشی کاموں میں مصروف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے ان لوگوں نے ایسا کیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ہم نے کب ایسا کیا؟ کس وقت انہوں نے آپ کے ان شہروں پر ایسا کچھ کیا؟ یہ لوگ بھی تم سے لڑ رہے ہیں اور تم ان سے لڑ رہے ہو۔ تم لوگ جو صلح و جنگ بندی کی بات کر رہے ہو چلے ٹھیک ہے لیکن پھر یہ کیا کہتے ہو کہ چونکہ انہوں نے ہم پر حملہ کیا ہے لہذا ہم نے بھی کیا! سوال یہ ہے کہ انہوں نے تمہارے شہر پر حملہ کیا یا تم پر؟ جو تم نے بد لہ کے طور پر ان ہی پر حملہ کیا ہے، کیا تم بد لہ لینے کیلئے آبادان پر حملہ کر رہے ہو؟ تم جو کام پہلے آبادان کے ساتھ کر رہے تھے وہی کام ابھی کر رہے ہو۔ یہ تو صلح نہیں ہے!

ہم نے جو شرطیں پہلے پیش کی تھیں اب بھی ان ہی شرطیں پر باقی ہیں جن میں سے ایک عراق کی تمام فوج اور عراقی جنگی جہازوں کا بغیر کسی قید و شرط کے ہمارے ملک سے باہر جانا ہے۔ اس سلسلے میں کسی قید و شرط کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اب جبکہ کہہ رہے ہیں ہم واپس چلے جاتے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نکلے جاتے ہیں اور آپ آجائیں اور صلح ہو اور بات یہیں پر تمام ہو جائے یعنی جو ہم نے آپ کو نقصان پہنچایا ہے جو مظالم اور ستم ڈھائے ہیں وہ سب فراموش کر دیں۔ یہ تو واقعی مضمکہ خیز ہے۔ کچھ لوگ آپ کی مدد کیلئے آنا چاہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ان باتوں کو فراموش کر دیں۔ اب مجرم کی شناخت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپس میں صلح کر لیں۔ ضروری نہیں ہے کہ جو نقصان آپ کو پہنچایا گیا ہے اس کا تادان آپ کو دیا جائے۔ یہ تو جنگ بندی نہ ہوئی، یہ تو صلح کا مطلب نہیں ہے۔ جس بات کو ہم نے شروع سے کہا ہے اسی بات کو ہمارے تمام حکام اور مملکت کے سربراہ کہہ رہے ہیں اور وہ یہ کہ وہ لوگ بغیر کسی قید و شرط کے ہماری سرزی میں سے باہر چلے جائیں اور اگر نہیں گئے تو بغیر کسی قید و شرط کے ہم انہیں باہر کر دیں گے اور اگر زیادہ ٹھہرے تو نقصان بھی زیادہ اٹھائیں گے۔ بہر حال جتنا مزید ٹھہریں گے اتنا ہی ان کو نقصان اٹھانا پڑے گا اور وہ تمام نقصان جو انہوں نے ہمیں پہنچایا ہے، ابھی ہمیں اس کی صحیح مقدار نہیں معلوم، ماہرین آئیں ہر طرف کو اچھی طرح دیکھ کر طے کریں اور بتائیں کہ اس کی مقدار کتنی ہے، اسے توا در کرنا ہی ہو گا اور یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے کہ مجرم کون ہے؟

ہمیں اس کام کے معنوی پہلو سے سروکار ہے۔ اگر عراق سے اس بعث پارٹی کا خاتمہ ہو جائے، عراق کے مظلوم عوام اپنے لیے خود حکومت بنائیں تو ہمیں ان سے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں چاہیے، چونکہ پھر یہ معنوی پہلو نہ رہے گا۔ ہمیں اس قضیے کے معنوی پہلو کو حل کرنا ہے۔ ہم ان جوانوں کے بارے میں جوابدہ ہیں۔ ہم اس فوج کے سلسلے میں جوابدہ ہیں۔ ہم ان خواتین اور مردوں کے

بادے میں جوابدہ ہیں جن کے بچے اور جوان ان سے بچڑھ گئے۔ کیا ایسے حالات میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بغیر کسی قید و شرط کے صلح کر لیتے ہیں، چونکہ ہم جا کر تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں؟ یہ اسلام کا طریقہ نہیں ہے، اگر ہم ان کی مدد کریں، اس کے ساتھ ساتھ رشوت بھی دیں۔ ہاں! بعض حکومتیں ایسا کرتی ہیں۔ اپنا تبلیغ بھی دیتی ہیں اور ان سے التماس بھی کرتی ہیں۔ لیکن یہ اسلامی حکومت کی شان نہیں ہے۔

ہم نے شروع سے اب تک جو باتیں کہی ہیں، اب بھی انہی پر قائم ہیں اور ان سے ایک قدم بھی آگے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم کبھی بھی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے جو غیر عقلی اور غیر عقلائی ہے۔ اسی طرح اس چیز سے دستبردار بھی نہیں ہوں گے جسے ہر عقل قبول کرتی ہے۔ اس معنوی بہلو کی وجہ پر جو اس میں پایا جاتا ہے اور چونکہ قاتل کا اس کے ظلم میں حوصلہ نہیں بڑھانا چاہیے۔ لہذا ہم اگر صلح کر لیتے ہیں تو اس کا مطلب ظالم کی حوصلہ افزاںی کرنا ہے۔ ہم صلح چاہتے ہیں اور اس کے حامی ہیں لیکن بغیر کسی قید و شرط کے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تم اپنی اس حالت پر باقی رہو یا نہ رہو اور یہاں سے نکل جاؤ جو ہونا تھا ہو چکا ہے، جو ہونا تھا ہو گیا ہے، نہیں اس طرح کی چشم پوشی اسلام کی حیثیت کو ضرر پہنچائے گی۔ کسی کو اس طرح چشم پوشی کرنے کا حق نہیں ہے۔ البتہ غلط فہمیاں دور ہونے کیلئے شام جانے کیلئے راستہ دینا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو تم ہم پر احسان جتا ہے اور راجح قواعد و قانون کے مطابق ہو تو ہمارا تم پر احسان ہے۔ لیکن چونکہ یہ خدائی کام ہے لہذا ہمارا کسی پر کوئی احسان نہیں ہے۔ لیکن تم کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ ہم سے یہ امید رکھو کہ ہم تمہاری مدد کریں۔ تم جو مدعی ہو کہ ہم اسرائیل کے مخالف ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو کہ اس شرط پر صلح کریں کہ ہم تمہاری سرزی میں سے گزریں اور ہم نے جو کچھ کیا وہ فراموش کر دیا جائے۔ کیا اسی کا نام صلح ہے؟ کیا اسی کو راستہ دینا کہتے ہیں؟ تم راستہ دینے کی بات کو ایک ایسی چیز سے مشروط کر رہے ہو جو ممکن نہیں ہے۔

دنیا کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم صلح کیلئے تیار ہیں۔ وہاں پر آگے آنے کیلئے بھی تیار ہیں لیکن اسی وقت جب وہ جانے لگیں۔ ایک ایسی شرط کو وہ لگا رہے ہیں جسے ہم بھی قبول کرتے ہیں کہ دو گروہ آئیں۔ اگر وہ جھوٹے ہیں تو اپنے کہے ہوئے پندرہ دنوں کے اندر چلے جائیں اور اسی اثناء میں سب کے نزدیک قابل قبول ایک گروہ آئے اور ان ظالم کی تحقیق کرے جو انہوں نے کئے ہیں۔ ان نقصانات کا اندازہ لگائے جو انہوں نے ہمارے شہروں اور دیہاتوں پہنچائے ہیں انہوں نے ہم کو کچھ ایسے نقصانات بھی پہنچائے ہیں جن کا ازالہ نہیں ہو سکتا ہے اور وہ ہمارے جوانوں کی شہادتیں ہیں۔ اس کا حساب تو خدا کے یہاں ہو گا۔ اب جب تم کہہ رہے ہو کہ ہم ایک طرف جا رہے ہیں آپ آئیں ہم آپ کو راستہ دیں گے تو تمہارے ایک طرف ہوتے ہی ایک گروہ یہاں آئے اور تحقیق کر کے بتائے کہ تم نے کس قدر ظلم کئے ہیں اور کس قدر ایران کو ضرر پہنچایا ہے اور ایک ایسے گروہ کے آنے سے اتفاق کریں جو تحقیق کر کے یہ بتائے کہ مجرم کون ہے؟ جب ایسا ہو جائے گا تو ہم صلح کر لیں گے۔ اگر تم چیز کہتے ہو کہ تم اسرائیل کے مخالف ہو اور اس بہانے

ہمیں دھوکہ نہیں دینا چاہتے ہو اور گمان کرتے ہو کہ ایران کی ان بالوں پر توجہ نہیں ہے اور ایرانی حکام کی ان امور پر توجہ نہیں ہے۔ تم اگر کوئی چال نہیں چلنا چاہتے ہو اور کوئی جرم نہیں کرنا چاہتے تو ہمیں راستہ دو ہم جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۱۷)

ایران کا اسرائیل سے مقابلہ اور صدام

ہمارے حکام کے بیان کے مطابق تم نے جن بے چاروں کو عراق سے باہر نکال دیا اور ہمارے ملک میں بھیج دیا اور ہم نے بھی نہایت گرم جوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا ابھی بھی وہ ایران کے مہماں ہیں لیکن ان کا اصل وطن وہاں (عراق) ہے۔ لہذا ہماری شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ان کو اپنے وطن واپس آنے کی اجازت دو۔ کیا یہ کوئی غیر معقول شرط ہے؟! کیا ہماری ان شرطوں کے علاوہ کوئی شرط ہے جنہیں ہم شروع سے بیان کر رہے ہیں؟ کیا اہل وطن کو اس کے وطن واپسی اور جنہیں زبردستی جلا وطن کر دیا نہیں اپنے وطن واپس لوٹنے کی اجازت دینا ہماری شرطوں سے زائد ہے؟ نہیں! یہ فطری کام ہے، یہ ہماری شرطوں کا حصہ ہے۔ ہم نے کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا ہے۔

جس جنگ بندی کی بات صدام کر رہا ہے وہ ایک ایسی جنگ بندی ہے جس کے بعد وہ آگ کے شعلہ بھڑکائے گا۔ جس راستے پر صدام ہمیں چلانا چاہتا ہے وہ ایسا راستہ ہے جس میں وہ خود اپنی نجات محسوس کر رہا ہے۔ نہ یہ کہ وہ اسرائیل (کے مقابلہ) کیلئے ہمیں راستہ دینا چاہتا ہے۔ اس نے قضیے کے دونوں اطراف کو مد نظر رکھا ہے۔ اگر ہم قبول کر لیں تو مصالحت ہو جائے گی اور صدام کے حامی نجات پالیں گے اور اگر قبول نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جہاد نہیں کرنا چاہتے۔ اسرائیل سے جنگ نہیں کرنا چاہتے۔ ہم ان سے یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں قبول ہے تم لوگ ہٹ جاؤ، ماہرین آکر جائزہ لیں کہ تم نے اس ملک میں کیا کیا ہے۔ کیا کیا جرام انجام دیئے ہیں۔ ماہرین آکر دیکھیں اور بتائیں کہ یہ جرام کس نے انجام دیئے ہیں۔ لیکن ہم تمام جرام سے چشم پوشی کر لیں، کیونکہ تمہارے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہ عجیب و غریب بات ہے جو تاریخ میں محفوظ رہے گی۔ یہ وہ عجیب و غریب بات ہے جس کو تاریخ اپنے صفات میں لکھے گی کہ ”چونکہ اسرائیل کا خطہ لاحق تھا اس لیے ایران، عرب کی نجات کیلئے (چونکہ اسرائیل خاص طور سے عرب کا مخالف ہے) اور حریم شریفین کے تحفظ اور تمام اسلامی ممالک کو بچانے کیلئے اس کیسے کچھ سے مقابلہ کرنے کیلئے جانا چاہتا تھا اور حکومتیں اس سے رشوت چاہتی تھیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو تاریخ کے صفات میں قائم بند ہوں گی اور وہ ذلتیں اور رسوائیاں ہیں جو ان اشخاص کی پیشانیوں پر لکھ دی جائیں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۲۸)

صدام کی اسلام پسندی اور امن پسندی

اب جبکہ صدام اپنی حیثیت کھوچکا ہے تو اسلام کا نعرہ لگا رہا ہے۔ امن پسندی کا نعرہ بلند کر رہا ہے اور کہتا ہے: ہم دفاع کر رہے ہیں۔ اس نے یہ ہم ہی سے سیکھا ہے، چونکہ ہم نے بارہا کہا ہے: ہم دفاع کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہم حقیقت بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ وہ بھی کہہ رہا ہے: ہم تو شروع ہی سے عراق کا دفاع کرنا چاہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ تم پر کس نے حملہ کیا جو تم دفاع کرنا چاہتے تھے؟ اب وہ کہتا ہے: ہم کامیاب ہو گئے، چونکہ انہیں سارے عراق پر قبضہ کرنے نہیں دیا۔ ٹھیک ہے، ماں لیتے ہیں وہی لوگ کامیاب ہوئے۔ لیکن اپنی اس کامیابی کو لے کر راستہ سے ہٹ جائیں جس طرح فتح کے ساتھ پسپائی اختیار کی ہے اسی طرح فتح کے ساتھ کسی دوسرے کام میں لگ جائیں۔ پیرس جا کر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے اور یہ بھی ایک عراقی حکومت تشکیل دے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۰۶)

ملک کا دفاع

ہم نے اب تک دفاع کے سوا کچھ نہیں کیا ہے۔ ان مظالم کی تلافی بہر حال ہونی چاہیے۔ اگر ہم ظلم کرنے والے کو چھوڑ دیں تو اس کا مطلب یہ ہے ہم بھی ظالم ہیں۔ ظالم کی مدد کرنا بھی ایک طرح کا ظلم ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ایسا ہونا چاہیے، ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے ملک سے نکل جائیں اور ہمارے ملک کے خلاف جاریت نہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۸۲)

مشروط صلح کیلئے تیار

وہ مسئلہ جو ہمارے اور عراق کے درمیان ہے (ہو سکتا ہے آپ اس سے بے خبر ہوں) وہ یہ ہے کہ میں جس زمانے میں نجف جلاوطن کیا گیا تھا اسی زمانے میں صدام لوگوں کے درمیان اسلام دشمن، جلاد اور خونخوار طور پر معروف تھا۔ اس وقت وہ صدر نہیں بنتا تھا۔ لیکن جیسے ہی صدر منتخب ہوا، اس نے امریکہ کے ورگانے پر ایران اور ایرانیوں کے سلسلے میں فارس اور مجوس ہونے کا بہانہ لے کر ایران پر زمین و فضا اور سمندر سے حملہ کر دیا۔ ہماری ملت جب متوجہ ہوئی تو اسلام کی مسلح فوج کے ساتھ مل کر سے روک دیا۔ اب جبکہ جنگ کے تین سال ہونے کو ہیں صدام حملہ آور اور ہم ہمیشہ دفاعی حالت میں ہی رہے ہیں۔ اسلام، قرآن اور عقل کے حکم کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دفاع نہ کریں۔ وہ ہر دن ایران کے شہروں اور نتھے لوگوں پر بم اور میزائل مار رہے ہیں، جب تک وہ اس طرح مظالم ڈھاتے رہیں گے، ہم دفاع کرتے رہیں گے۔

اس عرصے میں صدام بار بار کہتا تھا ”صلح“ اور اس کے نزدیک صلح کا مطلب یہ تھا کہ خوزستان اس کے حوالہ کر دیا جائے۔ ہم اب بھی صلح کے حامی ہیں لیکن اس شرط پر کہ ظالم واپس چلا جائے۔ ہماری ملت اپنے جائز مطالبات کو حاصل کرنے کیلئے ہمپشہ میدان میں رہے گی اور ثبات قدمی کا ثبوت دے گی، عراقی فوج نے ہمارے ملک میں داخل ہو کر جس جگہ قبضہ کیا اس کو بم سے اس طرح تباہ و بر باد کر دیا ہے کہ مغرب اور جنوب کے بہت سے گاؤں اور شہر خاک کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ظالم و مجرم ہمارے نقصان کو پورا کریں اور باصلاحیت و ماهر افراد آکر مجرم و ظالم کی تشخیص دے کر اسے سزا دیں۔ ہم نے عراقی عوام کے خلاف جاریت نہیں کی ہے جبکہ ہمارے فوجی بغداد اور بصرہ پر حملہ کر سکتے ہیں لیکن ایسا نہیں کیا۔ آپ تحقیق کریں اور دیکھیں کہ وہ لوگ ہر دن آباد ان اور ہمارے دوسرے شہروں پر حملہ کر رہے ہیں۔ ہمارے نہیں لوگوں کو مار رہے ہیں جبکہ مدعا ہیں کہ ہم فوجیوں کو مار رہے ہیں! ہم ملت عراق کو بھائی سمجھتے ہیں۔ ہم وہاں کی خاک کو مقدس مانتے ہیں، کیونکہ وہاں اہل بیت (ع) کی سر زمین ہے اور وہاں امیر المؤمنین اور امام حسین (ع) کی قبریں ہیں۔ وہاں کی دو تہائی فیصد آبادی شیعہ ہے۔ برادران اہل سنت بھی ہمارے ساتھ ہیں جبکہ صدام اساس اسلام کا مخالف ہے اور اس عقليٰ کاتانع ہے۔ ہم صلح کیلئے تیار ضرور ہیں لیکن مجرم کو سزا نہ ملے، مجرم و ظالم سے نقصان کا معاوضہ نہ لیا جائے، یہ نہیں ہو سکتا۔ اسلام بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۸۹)

صدامی صلح اور اسلامی صلح

جو صلح ہم چاہتے ہیں اسے صدام اور فلاں جگہ کے حسین اور حسن سمجھتے ہی نہیں سکتے کہ کیا ہے۔ ان کے نزدیک صلح وہی ہے جو پچھلے زمانوں میں حکومتیں کرتی تھیں۔ اس صلح میں جنگ مضمرا ہوتی تھی کہ موقع ملتے ہی دوسروں کو لوٹ لیں۔ دوسری عالمی جنگ میں جب ایک گروہ نے دوسرے گروہ پر غلبہ حاصل کر لیا اس وقت روس اور انگلینڈ ایک ساتھ تھے۔ چرچیل اس بات پر مصر تھا کہ اب جب کہ ہم نے مقابل کو شکست دے دی ہے تو کیوں نہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں جو ہمارے ساتھ تھے۔ روس پر حملہ کر دیں۔ لیکن پارلیمنٹ نے مخالفت کی البتہ اس مخالفت کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ نہیں چاہتی تھی، بلکہ اسے اندریشہ تھا کہ کہیں شکست نہ ہو جائے۔ ان کی صلح کا یہی معیار ہے۔ صدامی صلح کی بھی یہی نوعیت ہے۔ نہ آپ کی صلح جو کہ اسلامی ہے اور آپ واقعی صلح چاہتے ہیں جس دن ہم پر حملہ شروع کیا گیا اور ہم دفاع کیلئے کمربستہ ہو گئے اسی دن سے ہمارے تمام حکام صلح کے خواہاں ہیں لیکن صدامی صلح نہیں، بلکہ انسانی صلح، الہی صلح۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب کسی ملک سے صلح کریں تو جس طرح سے اس ملک کے عوام کے ساتھ بھائی ہیں اسی طرح اس ملک اور اس کی حکومت کے ساتھ بھی مثل برادر رہیں۔ لیکن ہم کس کے سامنے برادری کا ہاتھ بڑھائیں؟ کیا اس شخص

کی طرف جو حملہ کرنے اور ان تمام جرائم کے باوجود بھی مدعی ہے کہ میں امن پسند ہوں؟ اس نے اپنے تازہ انش رویو میں جو شاید آج ہی مجھ تک پہنچا ہے بڑی مضمکہ خیز بات کہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے اسلام و دین اور اسلامی دنیا سے جو سیکھا ہے کسی دوسرے نے نہیں سیکھا اور وہ یہ ہے کہ دوسرے ملک پر ظلم اور قبضہ نہ کریں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس شخص کے اندر کیسادل ہے، کتنی گستاخی ہے جو اس طرح کی بات کی جرأت و ہمت کی ہے وہ بھی ان لوگوں کے سامنے جو سب جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ہاں! اگر اس کی حقیقت سے اس کی فوج بے خبر ہوتی تو کہا جاتا کوئی بات نہیں۔ لیکن اس کی فوج اچھی طرح جانتی ہے کہ اس کی کیا حیثیت تھی اور کیا رہ گئی ہے۔ وہ کہتا ہے: ہم دوسروں کی طرح نہیں ہیں، ہم امن پسند ہیں۔ ہم نے اسلام سے بھی سیکھا ہے کہ کسی پر ظلم نہ کریں۔ آج جب اسے نکال دیا گیا ہے تب جا کر اسے یہ بتیں سمجھ میں آئی ہیں۔ جبکہ وہ کامیابی جو آپ لوگوں کو کچھ دنوں قبل حاصل ہوئی اس کی پوری رپورٹ میرے سامنے لائی گئی، مجھے بتایا گیا، ہم نے بھی سننا۔ ان ہی لوگوں کے کہنے کے مطابق یہ سب سے بڑی معنوی کامیابی تھی اور جو آپ لوگ عراق اور اس کے بعض شہروں پر مسلط اور قابض ہو گئے یہ تمام کامیابیوں سے بڑھ چڑھ کر رہے۔ اس کے باوجود صدام نے اس سے کچھ دن پہلے کہا کہ انہوں نے ہم پر حملہ کیا۔ لیکن ہم نے انہیں نکال بھگایا، نیست و نابود کر دیا۔ اگر یہ لوگ نیست تو سلامتی کو نسل رجوع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ جو اپنی طاقت اور اسلحہ کے بھروسہ بھگا سکتا ہے اسے سلامتی کو نسل کے سہارے کی کیا ضرورت۔ آخر تم کیوں اتنا ڈر گئے کہ گھبرا کر لوگوں کو پوری دنیا میں روانہ کر دیتا کہ تمہاری نجات کا کوئی راستہ نہ کالیں! اگر تم کامیاب ہو تو تمہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی!۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۶)

ہم اسلامی صلح کے خواہاں ہیں

ہم اسلام کیلئے دفاع کر رہے ہیں۔ ہم پر حملہ کیا گیا ہے اور ہم دفاع کر رہے ہیں۔ شروع سے ہی ہمارا یہی شیوه رہا ہے ہم شروع ہی سے صلح کے خواہاں تھے۔ صلح بھی ان ہی امور میں سے ایک ہے جسے اسلام کی پیروی کرتے ہوئے ہم نے قبول کیا ہے۔ لہذا ہمیں اسلامی صلح چاہیے۔ وہ صلح جس کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔ ہم اس طرح کی صلح کے خواہاں ہیں۔ لیکن وہ صلح جس میں یہاں پر کئے گئے جرائم کی طرف توجہ نہ کی جائے اور جو تباہی و بر بادی مچائی ہے اس کے ازالے پر اعتمان نہ کی گئی ہو، پہنچائے گئے نقصانات کا ہر جانہ ادا کرنے کو مد نظر نہ رکھا گیا ہوا سے ”صلح“ نہیں کہتے۔ ایسی صلح کو ”صدامی صلح“ کہنا چاہیے!

یہ صلح نہیں ہے۔ جس صلح کی آڑ میں ایک مملکت کو لوٹنے اور اسے تباہ و بر باد کرنے کی سازش ہو وہ صلح نہیں ہے۔ انہوں نے ”نفت شہر“ کے تیل کے کنوں میں آگ لگادی ہے تاکہ جلتا رہے اور جب ہمیں نکالیں تو ان کا تیل کم ہو چکا ہو۔ ہمارا مقابلہ ایسے شخص سے ہے! تو پھر ہم کیسے کسی قید و شرط کے بغیر ایسے ہی بیٹھ کر گفتگو کر سکتے ہیں اور صلح کی بات کر سکتے ہیں؟ سلامتی کو نسل بھی کہے تو ہم قبول نہیں کریں گے۔ کوئی بھی عاقل اس صلح کو نہیں قبول کر سکتا۔ شروع سے لے کر اب تک جتنے بھی وفاد آئے اور شاید بعد میں بھی آئیں سب نے یہ محسوس کیا ہو گا کہ شروع سے ہی ہم صرف ایک ہی بات کہہ رہے ہیں کہ ہمیں صلح قبول ہے، ہم صلح کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن ایک اسلامی آبرو منداہ صلح، ایک ایسی صلح جس کے ذریعہ وہ یہ جان سکیں کہ ظالم کون ہے۔ ایک ایسی صلح جو اس ملک کے نقصانات کو پورا کر سکے۔ نہ کہ وہ صلح جس میں ایک طرف سے تو یہ کہا جائے صلح اور دوسری طرف سے بے گناہ اور نہتھے لوگوں پر توپوں سے حملہ کر دیا جائے۔ صدام کی صلح کی پیش کش بالکل ویسی ہی ہے جس طرح امریکہ کی، جیسے اسرائیل کی جیسے گمراہ اور مخفف مجاہدین خلق کی ہیں۔ ایک طرف تو یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ ہم انسانوں کیلئے کیا کیا کرنا چاہتے ہیں تو دوسری طرف سے ان ہی بے چاروں پر بے پناہ ظلم کے پہاڑ توڑتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۸)

ایران سے صلح اور مهلت کا مطالبہ

دنیا کے سارے فساد ان بڑی طاقتوں کی وجہ سے ہیں ورنہ ان چھوٹے چھوٹے ملکوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ صدام تو ایک مردہ کی طرح پڑا ہوا ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن یہ بڑی طاقتیں جھگڑا اور فساد کر رہی ہیں۔ ان ہی کے فسادوں کا یہ ایک حصہ تھا جو انہوں نے اسے دھوکہ دے کر بے وقوف بنایا کہ اس سے ایران پر حملہ کروایا اور اس نے ایران میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا اور اب اسے یہ نہیں سمجھ میں آ رہا ہے کہ کیا کرے۔ بار بار چیخ چلا کر کہہ رہا ہے: آؤ صلح کر لیں! وہ ان باتوں سے مهلت حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ بعد میں فساد کر سکے۔ ہم اس کی اس چال کو دوسروں سے بہتر سمجھتے ہیں۔ یہ صلح کا خواہاں ہے ہی نہیں۔ یہ تو صلح کے نام پر مهلت حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ دوبارہ ایک قوی اور بڑی فوج تیار کر کے دوبارہ حملہ کرے۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص سے کون صلح کرے گا۔ کون شخص ایسے دشمن کو مهلت دے سکتا ہے جو اسلام کا دشمن ہے، خدا کا دشمن ہے، اپنے عوام کا دشمن ہے۔ ہماری ملت کا دشمن ہے کہ دوبارہ اپنے کو قوی اور مضبوط کرے۔ دوسری طاقتیں بھی اس کی مدد کریں اور افراد اکٹھا کر کے دوبارہ ایران پر حملہ کر دے۔ ایسے شخص کو کوئی بھی مهلت نہیں دے گا۔ ایسے شخص کے فساد کو جڑ سے اکھڑنا ہو گا تاکہ اس علاقے میں امن قائم ہو سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۲۳۸)

صدام کی صلح پر عدم اعتمادی

جس جنگ کے بند کرنے کی اب یہ لوگ بات کر رہے ہیں اس جنگ کو ان ہی لوگوں نے ہم پر مسلط کیا ہے۔ آپ حضرات میں سے جو بھی اس وقت ایران میں موجود تھا جس وقت جنگ شروع ہوئی اس نے دیکھا کہ عراق نے ایران پر فضا، سمندر اور زمین سے حملہ کر دیا اور خوزستان کے اکثر علاقوں پر عراق نے قبضہ کر لیا۔ البتہ اس نے یہ ظالمانہ عمل امریکہ کے اکسانے پر انجام دیا۔ لیکن جب ہمارے جوان اپنی حرکت میں آئے اور قدرت ایمان کے سہارے اسے اپنے ملک سے باہر نکال دیا سوائے تھوڑے بہت علاقے کے جواب بھی ان ہی کے قبضے میں ہے۔ اب تمام بڑی طاقتیں اکٹھا ہوئی ہیں تاکہ اسے بچا سکیں۔ وہ لوگ اس شخص کو بچانے کی فکر میں ہیں جس نے اپنی ملت اپنی ملت کے علماء اور ہماری ملت پر اس طرح کے مظالم ڈھانے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم صلح کر لیں۔ ہم نے شروع سے ہی کسی کے ساتھ جنگ نہیں تھی۔ لیکن صدام سے صلح نہیں کر سکتے۔

صدام ایک ایسا مجرم و ظالم ہے جس کے کسی بھی وعدے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس نے سابقہ حکومت سے کہ جو غیر قانونی تھی، عہد و پیمان کیا تھا لیکن پھر وعدہ خلافی کی۔ ہر دن اس کے خیالات بدلتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا انسان نہیں ہے جس سے صلح کی جائے۔ آپ کے خیال میں اگر ہم صدام سے صلح کر لیں تو کیا وہ اس پر قائم رہے گا؟ وہ اس بہانے خود کو مزید قوی اور آمادہ کرنا چاہتا ہے تاکہ ایران پر دوبارہ حملہ کر سکے۔ یہ ایسا شخص ہے جس نے ابتداء سے اب تک عرب، کرد اور فارس آبادیوں والے علاقوں اور شہروں پر میزاں سے برابر حملہ کئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۲)

صدام کو اسلامی ممالک سے ایران کے تعاون کا خوف

اسلامی جمہوریہ ایران حفظ وحدت اور اسلامی ملتوں اور ممالک کی حمایت کی بنیاد پر مشکلات میں مدد کرنا چاہتا ہے اور عالمی سامراج کی مسلط کردہ سیاسی اور فوجی مشکلات کو اپنے اثر و سوخ اور اپنی طاقت سے ختم کر کے مشرق و مغرب کے سیاسی غلبہ پر قابو پانے اور اسے ناکام بنانے کیلئے ایک قوی اور دقیق پروگرام پیش کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ کام صدام اور عراق کی عقلی پارٹی کے ہوتے ہوئے بہت آہستہ آہستہ بڑھ سکے گا، اسلامی ملتوں کے اتحاد اور متحدہ مجاز بننے سے بڑی طاقتیں جتنا ڈرتی ہیں اتنا ہی دوسرا ہے اسلامی ممالک کے ساتھ ایران کے بڑھتے روابط کو دیکھ کر صدام بھی خوفزدہ ہے۔ بہر حال صدام اور عراق کی منفور و پلید حزب کے خاتمے اور ہماری دوسری برحق و انصاف پسند شرطوں تک پہنچنے کیلئے جنگ پر ہمارا اصرار کرنا ایک ایسی شرعی اور الہی ذمہ داری ہے جس سے ہم کبھی دستبردار نہیں ہوں گے۔ انشاء اللہ اس کے خاتمے کے ساتھ ہی اسلامی ممالک سے مل کر تمام ممالک اور اسلامی ملتوں

کیلئے ایک بنیادی اور مستحکم منصوبہ بنایا جائے گا جس کی بدولت لوگوں کے مفادات حملہ آوروں اور غاصبوں کے خطرہ سے محفوظ رہیں گے اور جو شخص اسلامی ممالک پر چڑھائی اور ظلم کی فکر رکھتا ہو گا وہ صد ایموں کی تقدیر سے عبرت حاصل کرے گا اور پھر کبھی خود کو ملتوں کی ناراضگی و غصب کا شکار نہیں بنائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۳۰)

سعودی عرب

امریکی اسرائیلی منصوبوں پر عملدرآمد

ایرانی حکومت اور سعودی عرب میں فرق

سوال: [کیا ایران، دوسرے سعودی عرب یا لیبیا بنے گا؟---]

جواب: [جو اسلامی جمہوری حکومت میری نگاہ میں ہے وہ مذکورہ حکومتوں (سعودی عرب اور لیبیا) پر کبھی منطبق نہیں ہوگی۔

(صحیفہ امام، ج ۲۳، ص ۲۷)

ایران قدامت پسند حکومتوں کیلئے خطرہ

سوال: [قدامت پسند حکومتوں جن میں سعودی عرب پیش پیش ہے، انقلاب مخالف سرگرمیاں کیسی ہیں؟]

جواب: واضح ہے کہ اسلامی انقلاب نے جس طرح شاہ کی حکومت کو ایران میں ہلا کر رکھ دیا اور آہستہ آہستہ اسے خاتمے کی طرف لے جا رہا ہے اسی طرح وہ تمام اسلامی ممالک میں قدامت پسند کیلئے بھی خطرہ بن گیا ہے۔ اسی لیے ان کا شاہ کی حمایت کرنا ایک فطری کام ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۸۰)

سعودی عرب امریکہ کا آلہ کار

ہم جانتے ہیں کہ امریکہ نے ان جہازوں کو اس لیے سعودی عرب کے حوالے کیا ہے تاکہ ان سے اپنے اسرائیل کیلئے فائدہ اٹھاسکے۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا بھی ہے کہ امریکہ کے ذرائع ابلاغ نے ایران اور تمام عرب مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کیلئے ایک مکمل جھوٹی گواہی رپورٹ کی جس میں کہا گیا کہ ایران نے کویت کے تبل مرکز پر بمباری کی ہے۔ افسوس کہ سہل انگاری تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں میں عام ہو چکی ہے یہاں تک کہ مسلمانوں خاص طور سے ان کے حکمرانوں کو بڑی طاقتیوں کی خیانتوں اور مظالم نے سیاست میں حصہ لینے اور مسلمانوں سے متعلق مسائل میں غور و فکر کرنے باز رکھا ہے یہاں تک کہ اسلام کے سیاسی مرکز میں درباری ملاوی کے حکم پر مسلمانوں کو سیاست میں حصہ لینے، بلکہ قرآن کریم اور پیارے اسلام کے سخت دشمنوں کے خلاف نعرے لگانے کی وجہ سے مجرم سمجھا جاتا ہے اور نتیجہ میں انہیں جیل میں ڈال دیا جاتا ہے اور ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اسلامی حکومتیں خاص طور سے سعودی عرب کی حکومت جو کہ اسلامی سیاست کے مرکز میں واقع ہے ہمارے ساتھ ہم آواز اور ہم صدایک اپنے ممالک میں ملتوں کی بے در لغت حمایت کی حلاوت پکھے گا اور ایران کی عوامی حکومت کی طرح خدا کی اس عظیم نعمت سے بہرہ مند ہو گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۹۱)

امریکی منصوبوں پر عملدرآمد کرنے والے

اگر فہد امریکہ کے اس منصوبے، اس دوسرے منصوبے پر عمل نہ کرتا اور جو منصوبے بعد میں بنائے جائیں گے (ان پر عملدر آمد نہ ہو) تو اسرائیل کی مجال نہ ہوتی کہ آگے آکر جولان کی پہاڑیوں کو اپنی سر زمین سے ملخت کرتا۔ یہ منصوبے اختلافات کا باعث بنے جس کی وجہ سے اسرائیل کو موقع مل گیا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۳۸)

سعودی عرب اتحاد بین المسلمين کا مخالف

جس زمانے میں اسلامی جمہوریہ ایران، اسلامی سر زمینوں کی حفاظت اور حریم شریفین کے تحفظ کیلئے مسلمانوں کو اسلامی اتحاد کی دعوت دے رہا ہے اور مسلمانوں کو مدد کیلئے پکار رہا ہے، ٹھیک اسی زمانے میں اس آواز کو کچل دینے اور ناکام بنانے کیلئے مرکز

وہی سے اس کے خلاف جہاد کرنے کی تجویز پیش کی گئی اور اسلام دشمن امریکہ اور اس اسرائیل سے محبت کا اظہار کیا گیا جو فرات سے نیل تک کے علاقے کیلئے اور حرمین شریفین پر قبضہ جمانے کیلئے کوششوں میں لگا ہوا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۹۲)

فہد کی تجویز اسلامی دنیا کیلئے الیہ

کیمپ ڈیویڈ معاہدہ اور فہد کی تجویز، آج کے سب سے خطرناک منصوبے ہیں، یہ اسرائیل اور اس کے جرائم کو تقویت بخشنے ہیں۔ ہم اور سعودی عرب کی حکومت سبھی لوگ اسلام اور قرآن، آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے جوابدہ ہیں۔ میں اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن خدا نخواستہ اسلامی حکومتوں اور عوام کا حال یہ ہو جائے کہ جابر و ظالم امریکہ کی حمایت سے اسرائیل اپنی سفاکیت اور ظالمانہ چال میں کامیاب ہو جائے لیکن مسلمان کچھ بھی نہ کر سکیں۔ میں اسرائیل کو ایک خود مختار ملک ماننے اور اس کے تسلیم کئے جانے کو مسلمانوں کیلئے ایک عظیم ساختہ اور اسلامی حکومتوں کیلئے الیہ سمجھتا ہوں اور اس کی مخالفت کو اسلام کا ایک عظیم فرائضہ مانتا ہوں اور اسلام کے خلاف یہ دکھاوے کے مسلمان جو ہتھکنڈے اپنارہے ہیں، میں ان سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۹۳)

امریکہ جاز کے تیل کا خواہاں

امریکہ آپ کا تیل چاہتا ہے۔ امریکہ حکومت جاز کا تیل چاہتا ہے۔ وہ آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ وہ آپ کا استھان چاہتا ہے اور ایسا کر بھی لے گا۔ آپ کیوں اس کیلئے اپنے کو زحمت میں ڈالتے ہیں اور ہمیں بھی پریشان کرتے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۷۴)

وہابیت کے مرکز، فساد کی جڑیں

کیا دنیا کے مسلمان آل سعود کے شرمناک عہد میں مسلمانوں کے فرقوں کے ہزاروں مردوں اور عورتوں اور سینکڑوں علماء کے قتل عام کا واقعہ، نیز حاجج کے قتل عام کا جرم بھول جائیں گے؟ کیا مسلمان نہیں دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں وہابیت کے تمام مرکز آج جاسوسی اور فتنہ و فساد کے مرکز بن گئے ہیں جو ایک طرف امراء کے اسلام، ابوسفیان کے اسلام، ضمیر فروش درباری ملاویں کے

اسلام، علمی حوزات اور یونیورسٹی کے بے شعور مقدس نماؤں کے اسلام، ذلت و خوت کے اسلام، مال و طاقت کے اسلام، فریب، سازش اور اسیری کے اسلام، وہ اسلام جس میں ثروت اور مالداروں کی مظلوموں اور ناداروں پر حاکمیت کا تصور پایا جائے۔ الغرض، امریکی اسلام،“ کی ترویج میں لگے ہیں اور دوسری طرف اپنے آقاعدگی لٹیرے امریکہ کی چوکھت پر سر بسجود ہیں۔

مسلمانوں کو نہیں معلوم کہ وہ اپنادکھ کس سے بیان کریں؟ آل سعود اور ”خادم الحریم“ اسرائیل کو یہ یقین دہانی کر رہے ہیں کہ ہم اپنے اسلحہ کو آپ کے خلاف استعمال نہیں کریں گے اور اپنی بات کے اثبات کیلئے ایران سے تعلقات توڑ رہے ہیں۔ آخر اسلامی ممالک کے سربراہوں کے تعلقات صیہونیوں کے ساتھ کس قدر گھرے ہیں۔ اسلامی سربراہی کا نفرنس میں اسرائیل کے خلاف ظاہری جدوجہد بھی ان کے ایجمنڈے اور میٹنگوں سے خارج ہو گئی ہے! اگر ان میں ذرہ برابر بھی اسلامی اور عربی غیرت و حمیت ہوتی تو اس طرح کے گندے سیاسی معاملے اور خود فروشی اور وطن فروشی پر تیار نہ ہوتے۔

کیا اسلامی دنیا کیلئے یہ حرکتیں شر مناک نہیں ہیں؟ اور ان حالات کا تمثیلی بنے رہنا گناہ اور جرم نہیں ہے؟ کیا مسلمانوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اٹھ کھڑا ہو اور اس تمام نگ و عار کو برداشت نہ کرے؟ کیا واقعی ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں تاکہ اسلامی ممالک کے حکمران ایک ارب مسلمانوں کے احساسات و جذبات کو مجرور کرتے ہوئے صیہونیزم کے تمام جرائم پر جائز اور صحیح ہونے کی مہر لگادیں اور پھر دوبارہ مصر اور اس کے جیسوں کو میدان میں لے آئیں؟ مسلمانوں نے یقین کر لیا ہے کہ ایرانی حاجج نے خانہ خدا اور حرم پیغمبر ﷺ پر قبضہ کرنے کیلئے قیام کیا اور وہ خانہ کعبہ کو چراکر قم لے جانا چاہتے ہیں!! اگر دنیا کے مسلمانوں کو یقین ہو گیا ہے کہ ان کے حکمران امریکہ، روس اور اسرائیل کے حقیقی دشمن ہیں تو پھر ہمارے سلسلے میں ان کی جانب سے کہی جانے والی باتوں پر بھی یقین کر لیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۸۰)

سعودی عرب اور حج کا عظیم اجتماع

اسلامی انقلاب سے پہلے اور بعد میں ایرانی حاجج کے ساتھ سلوک

ہماری سابق حکومت نے یہ ثابت کرنے کیلئے کہ اپنے آقاوں کی ہر طرح کی خدمت کیلئے تیار ہے یہاں پر بہت مظالم ڈھائے۔ حاج کرام کیلئے مشکلات کھڑی کیں۔ سعودی عرب کے سربراہوں کے بارے میں ایسی باتیں کہیں جو شاید ایرانیوں کو بھی اچھی نہیں لگیں، بلکہ لوگ ناراض بھی ہوئے۔ لیکن ہم اس کے زوال اور غاصبانہ قبضے کے ختم ہونے کے بعد اب یہ دیکھ رہے ہیں آنے والے سالوں میں سعودی عرب کی حکومت ایرانی حاجج کے ساتھ کیا سلوک اختیار کرتی ہے۔ تمام ایرانیوں کی نگاہیں اس پر نکلی ہوئی

ہیں کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ وہ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اب جبکہ اس ظالم حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے بے نیاد پروپیگنڈے ختم ہو چکے ہیں تو ہمارے سبھی بھائی آپس میں برادر رہیں گے اور ان کا سلوک برادرانہ ہو گا۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۷)

ایرانی حاجج کرام کے ساتھ اچھا سلوک

میں امید کرتا ہوں کہ حجاز، ملک حجاز اور حکومت حجاز ان لوگوں کے ساتھ اسلامی رویہ اختیار کرے گی جو اسلام دشمنوں، امریکہ اور اس کے ہم خیال افراد اور ان مفسدین کے مخالف ہیں اور سعودی عرب ہماری ملت اور حکومت کی تشویش کا باعث نہیں بنے گی اور اگر تشویش کا باعث بنی تو ہو سکتا ہے خطرناک ثابت ہو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۸۲)

حجاز میں اسرائیل مردہ باد نظرے پر پابندی

اب بھی حجاز میں ”اسرائیل مردہ باد“ کا نعرہ لگانے کی اجازت نہیں ہے! ”اسرائیل مردہ باد“ کہہ کرو ہ لوگ جو پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں اسلام کے حوالے سے شکایت لے کر گئے ہیں۔ خانہ خدا میں خداوند تعالیٰ سے شکایت کرنا چاہتے ہیں انہیں شکایت نہیں کرنے دیتے۔ وہ کہتے ہیں : تم مار کھاؤ اور تمہاری آواز بھی نہ نکلے۔ اے لبنان والو! مار کھاتے رہو، جان دیتے رہو لیکن فریاد بلند نہ کرو!۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۵۰۲)

ایرانی حاجج کے سلسلے میں بہانے بازی

حکومت حجاز اس وقت متوجہ ہو گی جب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہو گا، امزاواہ بھی سے اپنے کاموں میں اعتدال سے کام لینے کی فکر میں رہے۔ ایرانی حاجیوں کو روکنے کا معاملہ ایسا نہیں ہے کہ حکومت حجاز انجام دے سکے۔ حکومت حجاز میں اتنی جرأت نہیں کہ حاجیوں کو روک سکے۔ بہانے بنارہی ہے اور اپنی اس حرکت پر اس وقت متوجہ ہو گی جب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہو گا پھر معذرت کا موقع بھی نہیں رہ جائے گا۔ بھی سے ہر بات کو سوچ سمجھ کر انجام دے۔ تم تو مدعا ہو کہ ہم خانہ خدا کے خادم ہیں۔ تم ایک ایسے ملک

میں رہتے ہیں جس میں خدا کا گھر ہے۔ یہ خیال نہ کرنا کہ خانہ خدا تمہاری ملکیت ہے اور تم اس کے مالک ہو۔ خانہ خدا مسلمانوں کا ہے۔ امریکہ کے نمائندے حجاز میں عیش و آسائش کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان بے چاروں کے پیسے اور تیل سے جتنا چاہتے ہیں دیتے ہیں لیکن ایرانی حجاج ان کیلئے مضر ہیں! واضح ہے کہ کیوں مضر ہیں، چونکہ جب ایک حکومت ایک دوسری حکومت کی پھوپھوں جاتی ہے تو پھر وہ اس حکومت کے مفادات کے تحفظ پر مجبور ہوتی ہے۔ ہمارا کہنا ہے کہ تم کسی کے ماتحت کیوں رہو۔ ہم اسلامی حکومت کو سر بلند دیکھنا چاہتے ہیں، دنیا پر حاکم اور مسلط دیکھنا چاہتے ہیں جس طرح آج ایران کی حکومت ہے۔ آخر کیوں تم لوگ امریکہ کے سامنے اس قدر ذلیل ہوتے ہو کہ کوئی دوسرا شخص مکہ میں امریکہ کے خلاف ایک حرavnہ کہہ سکے یا اسرائیل کے خلاف لب کشانی نہ کر سکے، آخر اس کی بہت کیوں نہیں پیدا کرتے۔ ایسا جب نہیں کر سکے تو یہ موقع رکھتے ہو کہ ایران اپنے لاکھوں حجاج کو وہاں نہ بھیجے؟ ایران یا تو اپنے تمام حاجیوں کو بھیج گایا پھر کسی ایک کو بھی نہیں۔ میں حکومت حجاز کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس طرح مسلمانوں کے ساتھ سلوک نہ کرے اور اس طرح اسلام کے دشمنوں، خانہ خدا کے دشمنوں کی حامی نہ بنے۔ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ موقع ہاتھ سے جانے سے قبل ہوش میں آجائیں اور ایسا نہ ہو کہ وقت گزرنے کے بعد معدترت خواہی کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۳)

ایرانی حاجیوں کے داخلے پر پابندی

انہیں اپنی باتوں پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔ اپنے بڑے بڑے مخلوں میں بیٹھ کر یہ خیال نہ کریں کہ چونکہ اب مخلوں میں ہیں لہذا جو چاہیں ایران کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ اس سال ایرانی حاجی مکہ نہ جائیں، خدا نہ کرے کہ ان کا یہ روایہ اسلام اور مسلمانوں میں تفرقہ اور دوری کا بسب بنے جس کے بعد نہ تو کوئی شیخ ہی رہ جائے گا اور نہ ہی امریکہ کے پھوپھو؛ ہوش میں آؤ کہ یہ اسلام کا معاملہ ہے۔ قرآن کی واضح مخالفت کرنا ہے۔ جو شخص قرآن کی واضح مخالفت کرتا ہو وہ اسلامی حکومت کا دعویٰ کیسے کر سکتا ہے اور مکہ کی جانبی اس کے پاس رہ سکتی ہے؟ اس وجہ سے کہ ہم تمام مسلمانوں اور حکومتوں کے ساتھ نرم روایہ اپنانا چاہتے ہیں اور ہر گز تشدد نہیں چاہتے لہذا میں ان کو اپنے افکار پر نظر ثانی کرنے کا مشورہ دے رہا ہوں۔ یاد رہے جس دن تم پریشان حال میں ہو گے امریکہ تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا۔ جس طرح آج امریکہ صدام کے کوئی کام نہیں آ رہا ہے اور بارہا کہہ رہا ہے کہ میں غیر جانبدار ہوں، چونکہ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں فلاں کا حامی ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲)

ایرانی حجاج کے ساتھ پولیس کا روایہ

سعودی عرب کی پولیس اور حج و زیارات کے حکام اور سعودی عرب کی حکومت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایرانی حجاج ایک ایسے انقلابی ملک سے آئے ہیں جو مشرق و مغرب کے ظلم و ستم سے آزاد ہوا ہے انہوں نے اپنی ہمہ گیر تحریک اور خداوند متعال کی نصرت و تائید کی بدولت بڑی طاقتلوں کے پنجوں سے نجات پائی اور مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کی بلند ہمتی کے ساتھ آزادی حاصل کی۔ ستم پیشہ امریکی حکومت کو اسلامی و عوامی حکومت میں تبدیل کر دیا۔ امریکی اور روسی جاسوسوں اور نمائندوں کو یا ملک سے بھگا دیا یا قیدی بنالیا۔ ایسے لوگ خانہ خدا، رسول خدا ﷺ کے مرقد مطہر اور ائمہ طاہرین (ع) کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں، خدا اور رسولؐ کے مہمان ہیں۔ ان کی توبہن و تذلیل ان کے بزرگ میزبانوں کی توبہن و تذلیل کے مترادف ہے، خاص طور سے جب کہ یہ مہمان مناسک حج کے ساتھ ساتھ ابراہیم خلیل اللہ (ع) اور محمد رسول اللہ ﷺ کی آواز پر لبیک کہنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ انہیں لبیک کہنا بھی خدا کو لبیک کہنے کے مساوی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا کے مختلف خطوط اور دروازے علاقوں سے گروہوں کی شکل میں خدا اور رسولؐ اعظم ﷺ کی جانب ہجرت کی ہے ان کے ساتھ مہر، محبت و وفا اور اسلامی اخوت کا بر تاؤ کرو۔ خدا اور رسولؐ کے مہمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ یہ لوگ مناسک حج بجالانے اور ان مشرکوں سے برائت کے اظہار کیلئے آئے ہیں جن سے خدا اور اس کے رسولؐ بیزار ہیں۔ ان باوفا، عہد پرست مہمانوں کی عزت کرو۔ غاصب اسرائیل اور اسلام و مسلمین کے دشمنوں کی شکست اور ان کے آقا امریکہ جو کہ اسلام اور اسلامی ممالک کے دشمنوں میں سرفہرست ہے کی ناکامی اور اس سے تعلقات توڑنے کیلئے ایک طاقتوں اسلامی حکومت سے فائدہ اٹھاؤ۔ دنیا کے تمام حجاج کو متحد کر کے مکہ مکرمہ کو ظالموں کے خلاف ایک محاذ میں بدل دو۔ یہ حج کے اسرار میں سے ایک ہے اور خدا بندوں کی عبادتوں اور لبیک سے بے نیاز ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۷)

حجاج کی آزادی اور دنیا میں ظلم سنبھنے کی آواز

ہمیں امید ہے کہ سعودی عرب کی حکومت ان بے خبر سادہ لوح ملاؤں کے وسوسوں پر کان نہیں دھرے گی اور مسلمانوں کو اپنے وعدہ کے مطابق آزادی کے ساتھ مراسم حج ادا کرنے، کفار و مشرکین سے بیزاری کا اعلان کرنے دے گی اور اس الہی عمل میں ان کے خاص طور سے ان ایرانی، فلسطینی، لبنانی اور افغان حجاج کی ہم خیال ہو گی جن پر کفار نے ظلم کے پھاڑ توڑے ہیں اس طرح تمام مظلوموں کے مشترکہ دشمن سے آگاہ کیا جائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۲)

ساختہ مکہ کے بعد امام خمینیؑ کا پیغام

وَالَّذِينَ باجْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ ماتُوا لَيْرُزقُهُمُ اللهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ^۱

حجت الاسلام جناب شیخ مهدی کروبی دامت افاضة

خون آسود حرم اور مظلوم کعبہ کے پاس سے اپنے عزیز حجاج اور آپ کی مظلومیت واستقامت کا پیغام میں نے سنा۔ ہمارا اور پوری ملت ایران کا سلام ان تمام عزیزوں کی خدمت میں پہنچادیں جن پر خدا کے امن و امان والے حرم اور اپنے گھر کے پاس شیطان اعظم یعنی ظالم وجابر امریکہ کے نوکروں نے گستاخی کی اور حملہ کیا! اس عظیم المئے نے صرف ایرانی عوام کے جذبات و احساسات کو مجروح کیا، بلکہ دنیا کے تمام آزاد لوگوں اور اسلامی ملتوں کو رنجیدہ و غمگیں کر دیا ہے لیکن ہمارے ملک کے عزیزوں لوگوں جیسی اس دلاور اور عظیم ملت کیلئے جنہوں نے چند سال ہوئے انقلاب برپا کیا ہے شاہ ایران اور صدام جیسے امریکہ کے پھٹوؤں کی مکاریوں اور چہروں سے اس وقت نقاب اٹھایا جب حسینی عزاداروں پر حملہ کیا گیا اور مساجد و قرآن کونزرا تاش کر دیا گیا۔ ایسے عناصر سے اس طرح کے غیر متوقع اور حیرت انگیز واقعات و حادثات ناممکن نہیں کہ حرمین شریفین کے خیانت کاروں اور سعودی عرب کے حکام و ریاکاروں کی آستین سے امریکہ اور اسرائیل اپنا گندہ اور کثیف ہاتھ باہر نکال کر خدا کے مہمانوں، دوستوں اور مسلمانوں کے بہترین قلب کو نشانہ بنائیں اور مسجد الحرام کی عمارت (و تعمیر) اور حاجیوں کی سبقیت کے مدعا مکہ کی سڑکوں اور گلیوں میں مسلمانوں کا خون بہا دیں !

امت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت ابراہیم حنیف (ع) کے پیروکاروں، تعلیمات قرآن پر عمل کرنے والوں کے اس ناقابل تصور قتل عام کا ہمیں شدید دکھ ہے اور ہم عزادار ہیں لیکن اس کے باوجود ہم خداوند عالم کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہماری اسلامی سیاست کے مخالفوں اور ہمارے دشمنوں کو کم عقولوں اور بے خبر لوگوں میں سے قرار دیا ہے، چونکہ ان کو خود بھی نہیں معلوم کہ ان کی یہ احتمانہ اور انہی حکمتیں ہمارے انقلاب کی تبلیغ و قوت اور ہماری ملت کی مظلومیت کا سبب بن گئی ہیں اور انہوں نے ہر مرحلے پر ہمارے ملک اور مکتب فکر کی ایسی کامیابی کا سامان فراہم کر دیا ہے کہ ہم اگر سینکڑوں تبلیغیاتی وسائل استعمال کرتے اور ہم اگر ہزاروں مبلغ دنیا کے کونے کونے میں بھیجتے جو حقیقی اسلام اور امریکی اسلام کے درمیان حد بندی کرتے، عادل حکومت اور اسلام کی حمایت کا دم بھرنے والے حکمرانوں کی حکومت کے درمیان فرق کا تعین کرتے تو اتنی خوبصورتی کے ساتھ نہیں کر سکتے تھے اور اگر امریکہ کے حامیوں کے مکروہ چہرے سے پرده ہٹا کر یہ ثابت کرنا چاہتے کہ اسلام کی تباہی اور قرآن کی مخالفت کے اعتبار سے محمد رضا خان، امریکی صدام اور سعودی عرب کی حکومت کے سربراہوں کے درمیان کوئی فرق نہیں، بلکہ سب کے سب امریکہ کے نوکر ہیں۔ ان کا کام محراب و مسجد کو خراب کرنا، ملتوں کی حق پسندی کی فریاد کے شعلہ کو خاموش کرنا ہے تو اتنی خوبصورتی کے ساتھ ناممکن تھا۔ اسی طرح

1. ”جن لوگوں نے خدا کے راستے میں اپنے وطن سے بھرت کی اور اس راستے میں قتل کردیئے گئے یا مر گئے خدا نہیں بہترین رزق عطا کرتا ہے، خدا بہترین رازق ہے۔“ سورہ حج، ۵۸۔

اگر اسلامی دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے کہ اس وقت کعبہ کی چابی رکھنے والوں میں خدا کے مہمانوں اور سپاہیوں کی میزبانی کرنے کی الیت نہیں ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کو پناہ دینے اور اپنے ملک کے مفادات کو ان کے حوالہ کرنے کے سوا ان سے کچھ نہیں بنتا تو اتنی خوبصورتی سے نہیں بیان کر سکتے تھے اور اگر دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے کہ آل سعود کی حکومت اور یہ پست فطرت اور خدا سے غافل وہابی ایک ایسا خنجر ہیں جو ہمیشہ مسلمانوں کے قلب پر پشت سے وارد کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس بے رحمی اور قساوت قلبی کی وجہ سے نااہل سعودی حکام نے اس حد تک غیر منصفانہ رو یہ اختیار کیا ہے تو ہم واقعی کامیاب نہیں ہو پاتے اور سچ تو یہ ہے کہ ابوسفیان اور ابوالہب کے وارثوں اور راہیں زید پر چلنے والوں نے ان کو اور اپنے اسلاف کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

الحمد للہ اسلامی جمہوریہ ایران نے مختلف شہریوں، نژاد اور ممالک سے تعلق رکھنے والے حاجج کرام میں حتیٰ کہ سعودی عرب میں اپنے بہت زیادہ حامی اور سچے ووفادار دوست بنالئے ہیں جو ہماری حقانیت پر شہادت و گواہی دینے اور خادم الحریم کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل عام کے واقعے کو بیان کرنے اور دنیا والوں تک اس واقعے کے تلخ حقائق منتقل کرنے کیلئے ہماری مدد کریں گے اور اس سے بڑھ کر کیا ہو گا کہ ابھی ہماری ہم وطنوں کی لاشیں زمین پر پڑی ہوئی ہیں! اس حالت میں صدام، حسین اردنی اور حسن مرکاشی آل سعود کی اس سفاکیت و ظلم کی حمایت کرتے ہوئے ان کے ساتھ ہونے کا اعلان کر رہے ہیں!! گویا سعودی عرب نے ایک بڑا محاذ فتح کر لیا ہے اور سینکڑوں بے دفاع و مظلوم مسلمان مردوں اور عورتوں کو جان سے مار کر انہیں گولیوں سے بھون کر، ان کی مطہر لاشوں کے اوپر سے گزر کر عظیم فوجی کامیابی حاصل کی ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں!! جبکہ دنیا عزادار بنی ہوئی ہے۔ پیغمبر خاتم النبیین ﷺ کا دل ٹوٹا ہوا ہے۔ کسے نہیں معلوم کہ حاجج کرام کے خلاف فوجی کارروائی، طاقت اور اسلحہ کا استعمال، اتنے سارے مقدمات فراہم کرنے اور شہیدوں کی بیواؤں، ماوں، جانبازوں، مردوں اور عورتوں کے ساتھ جھپڑ کیلئے بے بنیاد بہانوں کا سہارا لینے کا انجام امریکہ کی پوکھلا ہٹ، غصہ، بد نامی اور ان کے غلاموں کی ناامیدی اور عاجزی کے سوا کچھ نہ ہو گا۔ یقیناً امریکہ اور سعودی عرب نے حرم خدا میں مسلمانوں کے غیر مسلح ہونے اور مومنین کے احکام قرآن کا احترام کرنے اور خانہ خدا کے نزدیک جنگ سے پرہیز کرنے کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اور اپنے پہلے سے طے شدہ منظم منصوبوں اور اسلحہ کے ذریعہ دھوکے سے ہماری بہادر عورتوں اور شجاع مردوں پر حملہ کیا ہے۔ سعودی عرب کی حکومت یقین رکھے کہ امریکہ نے اس کے دامن پر ایسا بد نمداد غ لگایا ہے جسے قیامت تک، آب کو شراور آب زمزم بھی نہیں دھو سکتے ہیں اور جو خون ہماری ملت کے بدن سے سر زمین جزا پر بہا ہے وہ خالص و حقیقی اسلام کی سیاست کے پیاسوں کیلئے ایسا زمزم ہدایت بن چکا ہے جس سے آئندہ نسلیں اور اقوام سیراب ہوں گی اور ظالم و جابر اس میں غرق اور ہلاک ہوں گے۔ ہم ان مظالم کا ذمہ دار امریکہ کو مانتے ہیں۔ خدا کی نصرت و مدد سے مناسب وقت پر انہیں اس کا جواب ضرور دیں گے اور فرزندان ابراہیم (ع) کا انتقام ”نمرودیوں، شیطانوں اور قارونیوں“ سے لے کر رہیں

گے۔ میں پھر تاکید کر رہوں کہ اس کا تعلق مشرق و مغرب سے نہیں، بلکہ یہ ہمارے آزادی اور خود مختاری کے حصول اور نفاذ اسلام پر منی نعرے کی بھاری قیمت ہے۔

میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کرتا ہوں جس میں خدا کا ارشاد ہے: {أَجَعْنُمْ سَقَايَةَ الْحَاجِ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرامَ كُنْ آمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَابَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ} ^۱ گویا یہ آیت اسی زمانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔ گویا پوری تاریخ میں آل سعود اور ان کے مانند لوگوں کیلئے، ایران کی عظیم اور مجاہد ملت کیلئے عصر حاضر کے حاج جبیت اللہ اور تمام زمانے میں ان کے جیسے حاجیوں کیلئے نازل ہوئی ہے۔ خداوند عالم فرمرا ہے: تم دل کے اندر ہوں نے حاجیوں کو پانی پلا دینے اور مسجد الحرام کی تعمیر کر دینے کو ان لوگوں کے جیسا سمجھ لیا ہے جو خدا اور قیامت پر ایمان لائے اور راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔ کیا آل سعود اور ان جیسے لوگوں نے پوری تاریخ میں اپنی اہمیت کا موازنہ حج کے زمانے میں پانی فراہم کرنے اور مسجد الحرام کی تعمیرات میں زرق و برق لگادینے کو ان مسلمانوں کی اہمیت سے نہیں کیا ہے جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے اور اپنے مجاہدوں کے خون کو راہ خدا میں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ حرم خدا اور حرم اسلام سے خدا کے دشمنوں کو دور بھگانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں؟ کیا عصر حاضر کے سعودیوں نے اس سے آگے قدم نہیں بڑھایا اور اپنے آپ کو مسلمانوں سے بڑا نہیں جانا؟ اور راہ خدا کے مجاہدوں کے ساتھ یہ سلوک کر کے اپنے آقا عالمی لشیرے امریکہ کو بھی پیچھے نہیں چھوڑ دیا؟ غور طلب بات یہ ہے کہ خدا نے اس آیت میں خدا اور قیامت پر ایمان رکھنے کا تذکرہ کیا ہے اور تمام انسانی و اسلامی کمالات میں سے خدا اور بشریت کے دشمنوں سے راہ خدا میں جہاد کرنے کو چنان ہے۔ اس انتخاب سے تمام مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ جہاد کی اہمیت ہر چیز سے بالاتر ہے۔ کیا خدا {وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ} کہہ کر یہ نہیں کہنا چاہتا ہے کہ خدا اس زمانے اور تاریخ کے تمام زمانوں کے آل سعود کو ایک ایسا ظالم سمجھتا ہے جو قابل ہدایت نہیں ہیں اور خدا کبھی بھی ان کی ہدایت نہیں کرے گا؟ کیا خاتم النبیین ﷺ پیغمبر کی امت پر رسول خدا اپر، مخلوق اور حق پر اس سے بڑھ کر ظلم تصور کیا جاسکتا ہے جو آل سعود نے کعبہ، الہی امن و امان کے حرم اور ان مجاہدوں کے ساتھ کیا ہے جنہوں نے اپنی ہر چیز اور اپنے تمام افراد کو محظوظ کی راہ میں اور اسلام کی خوشی میں دے دیا۔ ان مجاہدوں نے جو حکم خدا کے مطابق مشرکین سے برائت و دوری کی جو آواز بلند کی ہے کیا ان کا جرم اس کے علاوہ ہے کہ انہوں نے آل سعود عصر حاضر کے سعودیوں، شاہ حسین، شاہ حسن، مبارک اور غیر مبارک اور سفاک صدام کے خداوں سے برائت و دوری کا اظہار کیا ہے؟ کیا ایسے مظالم پر خاموشی کہ جن کی اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی اس جرم پر راضی ہونے اور ظالموں اور ستمنگروں کے ظلم و ستم میں شریک ہونے کے سوا کچھ اور ہے؟ بہر حال آل سعود میں کعبہ اور حج کی سر پرستی کی کبھی بھی اہلیت نہیں تھی لہذا علمائی، مسلمان اور

1. ”کیا حاجیوں کو سیراب کر دینے اور مسجد الحرام کو آباد کر دینے کو اس شخص کے مانند سمجھ رکھا ہے جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے راہ خدا میں جہاد کرتا ہے؟ نہیں! خدا کے نزدیک یہ دونوں مساوی نہیں ہیں، خدا ظالموں کی کبھی ہدایت نہیں کرے گا۔“ سورہ توبہ، ۱۹۔

روشن خیال لوگوں کو کوئی راستہ نکالنا چاہیے۔ اس سال ایران کے حاجج کرام نے اپنے پیغام انقلاب اور برائت کو اپنے خون کے ذریعہ دنیا والوں اور امت اسلام تک پہنچایا ہے اور بارگاہ خدا میں اپنے عظیم شہدا پیش کر کے کعبہ کی ایسی سیاست کے باñی بن گئے جونہ مشرقی ہے اور نہ مغربی۔

ایرانیوں نے بھی شہدا کی زبردست قدر دانی کے ذریعے اور مظاہروں میں لاکھوں کی تعداد میں شرکت کر کے اور کفر سے بالخصوص آل سعود سے برائت کا اعلان کر کے اپنے الٰہی اور انقلابی فرض پر عمل کیا ہے۔ میں یہیں پر ان کا اور تمام اقوام، بھائیوں اور بہنوں کا اتنی بڑی تعداد میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اب دوسرے ممالک کے حاجج، بالخصوص علمائے کرام اور روشن خیال افراد اور خطیبوں کی ذمے داری ہے کہ ہماری مظلومیت کے پیغام کو دنیا والوں تک پہنچائیں۔ ایرانی حاجج صبر و استقامت کے ساتھ بقیہ اعمال کو انجام دیں اور مستحکم ارادوں، سکون قلب، خوشنودی سے لبریز قلب، مسکراتے ہبوں کے ساتھ خانہ خدا کے پاس شمشیر پر خون کی کامیابی کی خوشی کا جشن منائیں گے اور جو لوگ مدینہ منورہ مشرف ہو رہے ہیں وہ رسول خدا ﷺ اور ائمہ (ع) تک کعبہ کے خون میں غلطان اور نہائے ہوئے شہیدوں اور امن و امان گھر میں زخمی ہونے والوں کا سلام پہنچا دیں اور اسلام عظیم کامیابی پر ان کی خدمت میں مبارک باد کہیں اور اپنے راستہ پر ثابت قدم و استحکام اور اطمینان کے ساتھ گامزن رہیں۔ امریکہ اور سعودی عرب نے انہیں جن مشکلات سے دوچار کیا ہے اسے خدا اور پیغمبر ﷺ کی حمایت اور دفاع سمجھیں اور اس بات پر خدا کے شاکر اور شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنے گھر کے پاس اسماعیل (ع) اور ہاجرہ ۲ کی طرح اس ملت کی قربانیوں اور ہدیوں کو قبول کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا ہمارے شہیدوں کو صدر اسلام کے شہیدوں کے ساتھ مشور کرے اور ان کے رشتہ داروں کو صبر و اجر عطا کرے اور زخمیوں کو شفا عنایت فرمائے۔ ظالموں کے شر کو خود ان ہی کی طرف واپس کر دے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائے۔ آج جبکہ تمام کفار و مشرکین آپس میں مل گئے ہیں اور امت اسلام کی شکست کیلئے اپنے عزم و ارادہ کو پختہ کرچکے ہیں اور ہم پر ہر طرح کے حملے کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اپنے مضبوط حصار میں اور اپنے لطف و کرم کے پرچم تلے ہماری حفاظت فرمائے۔¹

والسلام عليکم ورحمة الله وبركاته
روح الله الموسوي الخميني

حاجیوں کا قتل ناقابل معافی

میں جس چیز کو آج بیان کرنا چاہتا ہوں وہ افسوس ناک واقعہ ہے جو مکہ میں پیش آیا۔ ہم نے خدا کیلئے اور ملت کی نجات کیلئے آغاز قیام سے ہی بہت شہداء پیش کئے ہیں ظالم شاہی حکومت کے زمانے میں بھی یعنی انقلاب سے پہلے بھی ہم نے عظیم شہداء پیش کئے اور اس کے بعد بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہم نے بہت عظیم شہداء پیش کئے ہیں لیکن جاز کا مسئلہ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ یہ مختلف ہے، اس وقت کبھی ہم مار کھاتے تھے اور کبھی ہم انہیں مارتے تھے۔ بعد میں بھی ایسا ہی رہا ہے۔ ہم نے بہت شہداء پیش کئے ہر جگہ ہم نے شہدا پیش کئے۔ رضا شاہ کے زمانہ میں کیا کچھ مصیبت نہیں برداشت کیں! جسے بھی وہ زمانہ یاد ہے وہ جانتا ہے کیسے حالات تھے۔ محمد رضا کے زمانے میں بھی آپ سب کو یاد ہو گا کہ کیسے حالات تھے! اس وقت ہم نے کیسے کیسے شہداء یہیں اس کے بعد سے اب تک کتنے شہداء دیئے! لیکن ان تمام واقعات میں شہادت کا مسئلہ تھا۔ یقیناً بہت بڑا قضیہ تھا لیکن پھر بھی جاز جیسا نہیں تھا۔ قدس کا معاملہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ آپ سب نے دیکھا کہ اس دن بھی کیا ہوا۔ لیکن یوم قدس ایک مسئلہ ہے اور مکہ کا خونین یوم جمعہ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ قدس کو غاصب کے ہاتھوں سے نجات دینے کیلئے ہم نے یوم قدس کا اعلان کیا حالانکہ انہوں نے قدس کی توبین نہیں کی تھی اسے نابود نہیں کیا تھا۔ وہ بھی مدعی تھے کہ ہمیں قدس چاہیے اور یہ کریں گے، وہ کریں گے۔ البتہ بیت المقدس ان کے قبضے میں نہیں جانا چاہیے۔ یوم قدس کا اعلان اس لیے ہوا کہ اسلام کو نقصان پہنچا تھا، اس لئے کہ قدس کو اس کے اہل افراد کے پاس ہونا چاہیے تھا، لیکن غاصب نے آکر غصب کر لیا۔

ان دھاکوں اور گولیوں کی بارش میں ہم نے اپنے ایسے عزیزوں کو کھوایا ہے کہ جن کے پیر کی دھول ان محبوں میں رہنے والوں سے زیادہ قیمتی تھی۔ بشر طیکہ ملبوں میں رہنے والوں کی کوئی قیمت ہوتی؛ یہ بالکل بے قیمت ہیں لیکن اس وقت جو کچھ ہوتا تھا وہ یہ تھا کہ ہم مارے جاتے تھے اور مارتے تھے۔ صدام کے ساتھ جس جنگ میں بھی کہ جو ہم پر مسلط کی گئی، ہم نے اپنے بہت سے ہم وطنوں کو کھویا، شہید دیئے۔ بہت نقصان اٹھایا۔ سچ ہے کہ ہم نے بہت نقصان اٹھایا لیکن وہ مسئلہ جاز کے مسئلہ کی طرح نہیں ہے۔ مسئلہ جاز ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس سے ہم اب بھی بے خبر اور خواب غفلت میں ہیں۔ دنیا بھی سوئی ہوئی ہے کہ کیا ہوا۔ مسئلہ جاز ایک ایسا مسئلہ ہے جس نے ہر چیز کو پیچھے چھوڑ دیا۔ کعبہ کا احترام صرف ہماری اور دوسرے مسلمانوں کی نظرؤں میں نہیں ہے، بلکہ تمام ملل و اقوام اسے محترم جانتی ہیں، وہ تمام ملتیں جو دین کو قبول کرتی ہیں وہ اسے احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ کعبہ آغاز خلقت بشریت سے رہا ہے۔ تمام انبیاء (ع) اس کے خادم رہے ہیں۔ کعبہ توڑنا (اس کی حرمت کا پامال کرنا) ایک ایسا مسئلہ نہیں ہے جس سے با آسانی در گزر کی جائے۔ اگر ہم قدس سے صرف نظر کر لیں، اگر ہم صدام کو کچھ نہ کہیں، اگر ہم ان تمام لوگوں سے

صرف نظر کر لیں جنہوں نے ہمارے ساتھ برا سلوک کیا ہے پھر بھی ہم حجاز کے مسئلہ سے صرف نظر نہیں کر سکتے، چونکہ اس کا معاملہ دوسرے معاملوں سے ہٹ کر ہے۔

جس دن اسلام کے ساتھ خیانت کی گئی اس دن کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ ماہ محرم ہمارے لیے بہت عزا کا مہینہ ہے لیکن سید الشداء (ع) بھی فدا ہو گئے صرف اس لیے کہ میں نہ رہیں کہیں مکے کی حرمت پامال نہ کر دی جائے۔ غرض کہ سبھی مکہ پر فدا ہیں۔ مکہ اس جگہ کا نام ہے جس کے تمام انبیاء خادم تھے اور اس وقت مکہ کچھ ایسے ملدو لوگوں کے ہاتھوں میں آگیا ہے جنہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ کیا کریں۔ وہ نہ پہلے سمجھتے ہی تھے اور نہ ہی اب جانتے ہیں کہ ان پر کیا چیز مسلط گئی ہے اور یہ اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں کیلئے ایک نگ وuar ہے کہ مکہ (خدا کا مقدس مقام وہ مقام جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مقدس ہے) اس طرح توڑ دیا جائے (اس کی حرمت اس طرح پامال کر دی جائے) اور تمام مسلمان تماشائی بنے رہیں! مسلمانوں کو اپنی شرعی ذمہ داری معلوم ہے انہیں اس واقعہ کو زندہ رکھنا چاہیے۔ ماہ محرم میں ان تمام لوگوں کے نزدیک پہلا کام یہی مسئلہ ہونا چاہیے جو ذا کرو خطیب ہیں، واعظ ہیں، نوحہ خواں ہیں۔ سید الشداء (ع) نے اسی کی خاطر شہادت دی۔ وہ عدل الٰہی کو قائم کرنے کیلئے شہید ہوئے۔ خانہ خدا کی بقاء اور اس کو محفوظ رہنے کیلئے جام شہادت نوش کیا اور آج ہم تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ ہم کس چیز کے تماشائی ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

البتہ یہ بات بھی کہتا چلوں کہ اس مسئلے پر کچھ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سعودی عرب، کویت یاد و سرے ممالک کے شہری یہاں (ایران میں) موجود ہیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں۔ یہ ہماری پناہ میں ہیں ان کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ اگرچہ ہمارے تمام جوان نیک نیت کے حامل ہیں لیکن پھر بھی میں ان سے عرض کر رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے ان کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی ہوں جو نیک نیت نہ رکھتے ہوں اور ایران اور حکومت ایران کو بدنام کرنا چاہیں۔ لہذا آپ سب متوجہ رہیں کہ یہ لوگ ایسے نہیں ہیں جن کے خلاف ہم کارروائی کریں، معاملہ اس سے کہیں بالاتر ہے۔ لہذا ہمارے پاس جتنی بھی طاقت ہے، مسلمانوں کے پاس جتنی قوت و طاقت ہے دنیا اور دین پر اعتقاد رکھنے والوں کے پاس جتنی طاقت ہے جس طرح بہتر سمجھتے ہیں ان سب کو اس مسئلہ سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ ہمیں اس نگ وuar کو اپنے ساتھ قبروں میں نہیں لے جانا چاہیے کہ ہم موجود تھے اور ہم نے دیکھا کہ ہمارے سامنے اتنی بڑی گستاخی کی گئی۔ اب بھی وہ لوگ ہم کو قصور و اثبات کرنے کے درپے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ یہ سازش سونچی سمجھی اور پہلے سے بنائی گئی تھی۔ یہ منصوبہ پہلے ہی سے بنایا گیا تھا اور وہ چاہتے بھی تھے کہ ایسا ہو۔ انہوں نے بے وقوف آل سعود کو اس طرح کا احمقانہ کام کرنے پر اکسایا تھا تاکہ وہ پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہو جائیں البتہ وہ پہلے ہی سے ذلیل و خوار تھے اور مزید ذلیل و خوار ہوں گے۔ ہم واقعی حیرت زده ہیں کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں؟ خداوند متعال

خود اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے {إِنَّ اللَّهَ يَئِنَّا بِحُسْنِهِ} ^۱ بہر حال وہ اپنے کئے پر مسلمانوں، مومنوں اور حجازیوں سے منہ کی کھائیں گے۔ خود حجاز والے بھی اس میں شامل نہیں تھے سوائے اس گروہ کے جو اس باطل گروہ اور باطل حکومت سے منسلک تھا۔ یہ سازش پہلے ہی سے رپی گئی تھی۔ گز شتنہ سالوں میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ حاجیوں کے جانے سے پہلے ہی شاہ سعود ہمارے پاس پیغام بھیجے اور میرا اس بات پر شکریہ ادا کرے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہاں پر امن و امان قائم رہے اور ہمارے ساتھ ایسے سلوک سے پیش آئیں وغیرہ اسی پہلے ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا لیکن اس سال یہ ہوا، کس لئے؟ کیوں اس نے ہمارے پاس پیغام بھیجا؟ صرف اس لیے تاکہ بعد میں کہہ سکے کہ میری نیت اچھی تھی۔ یہ سب ایک ڈھونگ تھا۔ اس مسئلہ کے سازش اور اس کا منصوبہ پہلے سے تیار ہونے کا بہترین ثبوت ان کا عمل ہے۔ انہوں نے خود بھی اس کا اعتراف کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایرانی کعبے کو جلانا چاہتے تھے تاکہ قم کو کعبہ بنادیں۔ اس طرح کی حماقت آمیز باتیں۔ ان ہی سب باتوں سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہی سے ایسا کرنے کارادہ کر چکے تھے، چونکہ ایرانی خانہ کعبہ کو خراب کرنے کیلئے آئے تھے لہذا ہم نے بھی ان کے ساتھ یہ سلوک کیا! بات مارے جانے اور قتل کی نہیں ہے۔ مسئلہ تک حرمت اور بے حرمتی کا ہے۔ حجاز کا مسئلہ مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ جس کا سب سے اہم پہلو یہی ہے کہ ایک مقدس مقام کا احترام ختم ہو گیا۔ اب مسلمان بھی خاموش نہیں رہیں گے۔ فہد اور فہد جیسے افراد یکھیں گے۔ ضرور سمجھیں گے کہ کیا چیزان پر مسلط کی گئی تھی اور کیا ہو گیا۔ مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری معلوم ہے۔ حجازیوں کو بھی یہ معلوم ہے۔ یہ قتل عام جو حرم میں واقع ہوا اگر طائف میں ہوتا تب بھی قابل برداشت تھا، کیونکہ طائف تھا، صرف قتل عام ہی ہوتا۔ ہمارے بہت سے لوگ مارے گئے، جنگوں میں بھی ہمارے لوگ قتل ہوئے اس سے پہلے بھی مارے گئے اس کے بعد بھی۔ اگر یہ واقعہ طائف میں پیش آتا تو کہتے کہ ہمارے کچھ لوگوں کو مار دیا گیا لیکن یہ حادثہ حرم میں رونما ہوا وہ بھی اس حرم میں جسے خدا نے شروع سے ہی امن کا اولین مقام قرار دیا اور آج حرم ان لوگوں کے قبضے میں ہے۔ البتہ پہلے سے بھی حرم مغضوب تھا، انہیں جو کہ خائن الحرمین ہیں، خادم الحرمین بننے کا حق کہاں سے ملا؟ کس نے انہیں خادم الحرمین بنایا؟ کس بندیا پر انہوں نے اس اسلامی حکومت کا نام ”حجاز“ سے بدل کر ”مملکت سعودی“ رکھا؟ کس مناسبت سے مملکت سعودی؟ یہ وہ مسائل ہیں جواب بھی پرداہ بہام میں ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم، ہم اس عار سے کیسے باہر نکلیں؟ میں واقعی مسائل و مشکلات کو برداشت کرنے کی بہت قوت رکھتا تھا۔ جنگ کے ان تمام مسائل کو برداشت کرتا تھا لیکن اس مسئلہ نے ہم سے یہ طاقت چھپیں لی ہے، چونکہ یہ مسئلہ ان مسائل سے بالکل جدا ہے۔ جس چیز کی ہم امید رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا اپنی قدرت و طاقت سے ان مسائل کو حل کرے۔ اس کی بارگاہ میں یہی دعا کرتے ہیں کہ ہم سب کو توفیق دے کہ اس سلسلہ میں بے اعتناء رہیں۔ لوگ اس حرم میں اس مسئلے سے غافل نہ رہیں۔ دنیا کے مسلمان بھی بے اعتنائی کا مظاہر نہ کریں۔ (صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۶۸)

1. لشکر ابر بہہ کے مقابل عبدالمطلب کا کلام۔

کعبہ کی بے حرمتی ایک تاریخی جرم

خدا کے مکان امن کی بے حرمتی کا تاریخی جرم کہ جس نے دنیا کے تمام فرض شناس مسلمانوں کے دلوں کو جلا کر رکھ دیا ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے کبھی فراموش کیا جائے یا اس پر سکوت اختیار کیا جائے۔
(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۷۸)

آل سعود، عصر حاضر کے شقیٰ ترین قاتل

خدا یا! یہ راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کی خاصیت اور ان کے اجر عظیم کی برکت ہے جو میدان جنگ میں تیرے اور تیرے رسول اور تیرے قرآن کریم کے دشمنوں سے لڑتے ہوئے درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہیں یا اس راستہ میں کامیاب ہوئے ہیں۔ تو خود شاہد ہے کہ اس سال ہمارے جانبازوں، مجاہدوں اور مہاجرتوں نے تیری جانب، تیرے اس خانہ امن کی جانب ہجرت کی ہے جو آغاز خلقت سے اب تک ہر مخلوق کیلئے مقام امن رہا ہے۔ لیکن دنیا کے مسلمانوں کی نگاہوں کے سامنے اس پلید امریکہ کے ہاتھوں اپنے خون میں نہائے جو آل سعود کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ ولی اللہ اعظم (ع) کے یوم عاشور سے نزدیک تیرے جوار میں تیرے خانہ امن میں جمعہ کے دن وہ مختلف پہلوؤں کے ساتھ ایک دوسرا یوم عاشور وجود میں لائے! کاش کہ میں اسے دیکھنے اور سننے سے پہلے مر جاتا۔ البتہ یہ آرزو میرے عزیز مہاجرتوں اور مجاہدوں کی شہادت کی وجہ سے نہیں ہے، کیونکہ شہادت ہمارے تمام ہم وطنوں کی آرزو ہے اور اس شہد کا ذائقہ ہمارے بچے، مرد اور عورتیں ظالم و سفاک صدام کے ظالمانہ حملوں میں چکھ چکے ہیں اور ہم نے دیکھا ہے، بلکہ یہ آرزو اس دلخراش مصیبت کی وجہ سے ہے جونہ صرف پیغمبر اسلام ﷺ سے مخصوص نہیں تھی، بلکہ آدم (ع) سے خاتم ﷺ تک تمام انبیاء اس سے دوچار رہے اور عصر حاضر کے شقیٰ ترین آل سعود نے وائٹ ہاؤس کے اشارے پر اپنے ناپاک ہاتھوں سے خدا کے سب سے مقدس مقام کی بے حرمتی کی۔ عاشور کے دن ولی خدا اپنے دوستوں اور انصار کے ساتھ تیری راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے اور مکے میں جمعہ کے دن تیرے اور تیرے رسول کے ساتھ تیرے رسول کے آئین کے پیرو اور قادر ہمارے نہتے حاج کے ساتھ تیرے دین پر عمل کی وجہ سے ایسا سلوک کیا گیا جو صرف شیطان اعظم امریکہ اور اس کے نوکری کر سکتے تھے۔ امریکہ اور اس کے پھوؤں نے اس وحشیانہ قتل عام کے ذریعہ ایک بار پھر اسلام اور محل نزول وحی، مقام امن خدا سے انتقام لیا۔ وہ اسلام جو غنقریب مشرق و مغرب کے غلام تمام ممالک پر چھا جائے گا اور لوگ اس کے پیرو کار ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۹۱)

آل سعود اور امریکہ سے انتقام

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولُهُ الرَّوْبَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجَدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَمِينٌ^۱

امریکہ کے نوکروں اور سفاک آل سعود کے ہاتھوں موحد، مومن زائرین اور بے دفاع حاجیوں کے بے رحمانہ قتل کے ایک سال گزرنے کے باوجود اب بھی شہر خدا اور خلق خدا حیرت و تعجب میں ہے۔ آل سعود نے خدا کے مہمانوں کو قتل اور بہترین بندگان حق کو خاک و خون میں غلطان کر کے نہ صرف حرم کو بلکہ عالم اسلام کو شہیدوں کے خون سے رنگین کر دیا اور مسلمانوں، نمام حریت پسندوں کو عزادار بنادیا۔

پچھلے سال دنیا کے مسلمانوں نے پہلی بار بقر عید کے دن ایسے فرزندان ابراہیمؑ کی شہادت پر میدان منی، میدان خوشنودی خدا اور بندگی میں جشن منایا جو دسیوں بار ان عالمی لٹیروں اور ان کے پھٹوؤں سے لڑچکے تھے اور ایک بار پھر امریکہ اور آل سعود نے آزادی کی راہ دور سم کے خلاف قدم اٹھاتے ہوئے ہمارے بہت سے نہتے مردوں، عورتوں، شہیدوں کے ماں باپ اور جنگی معدودوں کو مار ڈالا اور ان کی زندگی کے آخری لمحات میں بھی اپنی بزدی اور قساوت کا ثبوت دیتے ہوئے ہمارے نیم جان بچوں کے جسموں اور مظلوموں کے خشک لبوں پر تازیانے مار کر ان سے اپنا انتقام لے لیا۔ لیکن کن لوگوں سے اور کس جرم پر یہ انتقام لیا؟ ایسے لوگوں سے انتقام لیا جو اپنے گھروں سے خدا اور لوگوں کے گھر کی طرف گئے تھے! ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے کئی سال تک امانت اور جنگ کے بار کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے رکھا۔ ایسے لوگوں سے انتقام لیا۔ جو حضرت ابراہیمؑ کی طرح بت شکنی کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔ انہوں نے شاہ کو توڑا تھا، روس اور امریکہ کو توڑا تھا۔ کفر و نفاق کو چور کر دیا تھا۔ وہی لوگ جو اتنی لمبی مسافت طے کر کے {وَإِذْنُ فِي النَّاسِ بِالْحِجَّةِ يَأْتُوكَ رِجَالًا} ^۲ کی ندادر لبیک کہتے ہوئے سر و پا برہنے آئے تھے تاکہ حضرت ابراہیمؑ (ع) کو خوش کریں۔ خدا کے مہمان بن کر آئے تھے تاکہ آب زمزم کے ساتھ اپنے چہروں سے سفر کے گرد و غبار کو دھوئیں اور اپنی عطش کو اعمال حج کی حلاوت سے بر طرف کریں، بلند حوصلہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ احساس ذمہ داری کریں اور اپنی زندگی کے پورے سفر میں ہمیشہ کیلئے نہ صرف میقات حج، بلکہ میقات عمل میں بھی دنیا کی واپسی کا لباس و جواب اپنے بدن سے اتار کر پھینک دیں۔ وہ لوگ ایسے تھے جنہوں نے خدا کے بندوں اور محتاج لوگوں کی نجات کیلئے آرام طلب لوگوں جیسے آرام کو اپنے اوپر حرام اور حرام شہادت پہن رکھا تھا اور اپنے ارادہ کو اس بات کیلئے مستحکم و مضبوط کر لیا تھا کہ نہ صرف امریکہ و روس کے زر خرید بندے نہ بنیں، بلکہ خدا کے سوا کسی کے سامنے نہ جھکیں۔ وہ آئے تھے تاکہ دوبارہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کہیں کہ ابھی جنگ سے تھکے نہیں ہیں، کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ

1. ”الْيَتَتَخَانِي إِنْ بَنَى رَسُولُكَ كَيْفَيَّتُهُ خَوَابُكَ كَيْفَيَّتُهُ سَجَانُكَ كَيْفَيَّتُهُ آشِكَارَ كَيْفَيَّتُهُ سَجَانُكَ“ رہے ہو۔ سورہ فتح، ۲۷۔

2. ”أَوْلَوْگُونَ كَوْاعِدَ حَجَّ أَنْجَامَ دِينِيَّ كَيْلَيْنَ لَكَارَوْتَاكَهُ لَوْگَ پَيْدَلَ اُورْ سَوارِيَّ“ سورہ حج، ۲۷۔

ابوسفیان، ابوالہب اور ابو جہل انتقام کیلئے کمین گاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور خود سے کہہ رہے ہیں: کیا بھی کعبے میں لات و ہبل موجود ہیں! ہاں ان بتوں سے بھی زیادہ خطرناک لیکن نئے انداز سے اور نئے چہروں کے ساتھ۔ انہیں معلوم ہے کہ آج حرم، حرم ہے لیکن لوگوں کیلئے نہیں، بلکہ امریکہ کیلئے! جو امریکہ کے اشاروں پر نہ چلے، اس کا مطیع نہ ہو، بلکہ خدا کا مطیع و فرمانبردار ہو وہ انتقام کا حقدار ہے۔ وہ ایسے حاج سے انتقام لیتے ہیں جن کے وجود کا ہر ذرہ اور ان کے تمام انقلابی حرکات و سکنات نے مناسک ابراہیمؐ کو زندہ رکھا ہے اور وہ صرف اس لیے وہاں جاتے ہیں کہ اپنی زندگی اور ملک کی فضائے {لَيْكَ اللَّهُمَّ لَيْكَ} کی دلنشیں آواز سے معطر کریں۔

ہاں! دنیا کے سامراج کی نگاہ میں جو شخص بھی کفر اور شرک سے اظہار برائت و دوری کرتا ہے وہ اسی پر شرک کا الزام لگاتے ہیں! اور ”بلعم باعور یوں“¹ کے پتوں کی نسل سے جنم پانے والے مفتی اور دوسرے ”مفتی“ اس کے کفر اور قتل کا فتویٰ دیتے ہیں اور تاریخ اسلام میں کفر و نفاق کی وہ تلوار جو یزید یوں اور بنی امیہ کے مردار خوروں نے جھوٹے احرام کے لباس میں پیغمبر اسلام ﷺ کے بہترین اور حقیقی فرزند حضرت ابا عبد اللہ الحسین (ع) اور ان کے باوFa انصار کو قتل کرنے کیلئے چھپا رکھی تھی وہ پھر دوبارہ بنی سفیان کے میراث خوروں کے لباس سے باہر آگئی تاکہ امام حسین (ع) کے شیدائیوں اور چاہنے والوں کی پاک و مطہر گردنوں کو گرم ہوا میں سرزی میں کربلا میں کراچی اور قتل گاہ حرم پر تن سے جدا کر دے اور جو تھمیں یزید یوں نے اسلام کے حقیقی فرزندوں پر لگا کر انہیں ”خارجی، ملحد، مشرک“ اور مہدو الردم کہا، بالکل وہی اذمات اور تھمیں ان کے نقش قدم پر چلنے والوں پر لگائیں! انشاء اللہ ہم اپنے دل کے طوفان و غم کا بدلہ مناسب وقت میں امریکہ اور آل سعود سے لیں گے اور اس عظیم ظلم کی شیرینی کی حسرت و داغ ان کے دلوں میں اتار کر رہیں گے اور لشکر کفر و نفاق پر حق کی کامیابی اور نا محروم و نااہلوں کے قبضہ سے کعبہ کی آزادی کا جشن مسجد الحرام میں منائیں گے۔

—آل سعود اپنی گزشتہ سال کے ہولناک مظلوم پر پردہ ڈالنے کیلئے اور اسی طرح {صَدِّ عَنْ سَيِّلِ اللَّهِ} ² اور ایرانی حاجیوں کو حج سے منع کرنے کا جواز پیش کرنے کیلئے حاج کے درمیان پر ویگنڈہ کریں گے اور درباری علماء اور ضمیر فروش مفتیوں کو آلہ کار بنا کر تمام اسلامی ممالک بالخصوص حجاز میں ذرا لعج ابلاغ اور اخباروں کے ذریعہ تشبیراتی مہم چلانکیں گے، تقریریں کرائیں گے اور حج کے فلسفہ کے ادراک نیز خدا کے مہماںوں کے قتل کے سلسلے میں شیطان اعظم کی پہلے سے بنائی گئی پلانگ کو سمجھنے کے تمام راستے حاج پر بند کر دیں گے۔ انہیں اس کے بارے میں تحقیق و جستجو اور غور و فکر نہیں کرنے دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۷۳)

1. صحیفہ امام، ج ”بلعم باعور“ حضرت لوٹ کے پتوں میں سے تھا جو عالم اور مستحباب الدعا ہو گیا تھا لیکن جس وقت ظالم ہادشاہ کے کہنے پر اس نے اپنے زمانے کے پیغمبر اور مومنین کے خلاف دعا کرنی چاہی تو خدا نے اس کے تمام مقامات کو سلب کر لیا۔ بخار الانوار، ج ۱۳، ص ۳۷۳۔

2. ”لوگوں کو راہ خدا سے روکنا“ سورہ بقرہ ۲۱۷۔

کویت

کویت میں امام خمینیؑ کے داخل ہونے پر پابندی عزیز دوستو! شاہ کی جانب سے بڑھتے دباؤ کے پیش نظر میں اپنی اس اسلامی سرگرمیوں کو مزید جاری نہیں رکھ سکا جو شرعی ولی ذمہ داری ہے۔ میں نے کسی ایک اسلامی ملک میں جانے کا ارادہ کیا لیکن پاسپورٹ اور ویزا ہونے کے باوجود کویت نے شہر سے ائیرپورٹ تک جانے کو اپنے لیے خطرناک قرار دیا۔
(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۸۸)

کویت سے چہاز پر ٹھٹھے کی اجازت کا نہ ملا میں نے سونچا کہ کویت چلا جاؤں پھر وہاں سے کسی اسلامی ملک روانہ ہو جاؤں گا۔ ویزا ہونے کے باوجود حکومت کویت نے اپنی سرحد میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں دی۔ حتیٰ اتنی بھی اجازت نہیں دی کہ میں ائیرپورٹ پہنچ کر چہاز پر سوار ہو سکوں جس کی وجہ سے ہمیں پھر عراق واپس لوٹنا پڑا۔
(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۵۰۲)

امام خمینیؑ کے داخل ہونے سے کویت کا روکنا شاہ کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے حکومت عراق نے تقریباً پندرہ سال کے بعد شہنشاہی اقتدار کے خلاف ہماری اسلامی سرگرمیوں کی مخالفت کا اظہار کیا۔ کویت چونکہ اسلامی ملک تھا اس لیے میں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا تاکہ وہیں جا کر اپنے ٹھہر نے کے سلسلے میں فیصلہ کروں لیکن اس ملک کا ویزا ہونے کے باوجود حکومت کویت نے ہمیں اس ملک میں داخل ہونے سے روک دیا۔ میں مجبور آفرانس آگیا لیکن ہمارا یہاں بھی قیام عارضی ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۷۲)

فرانس میں رہائش

سوال: [آپ نے اپنے ٹھہر نے کیلئے فرانس کو کیسے انتخاب کیا؟ پھر اس خاص گھر کو اپنے ٹھہر نے کیلئے کیسے چنا؟]

جواب: پہلے ارادہ تو یہ تھا کہ کویت سے ہو کر شام چلا جاؤ۔ کویت کا وزیر اعلیٰ ہونے کے باوجود مجھے حکومت نے اجازت نہیں دی اور کہنے لگی کہ خطرہ محسوس کر رہی ہے! ایئر پورٹ جانے تک کو اپنے لیے خطرناک بتایا! اسی لیے میں ایسے ملک چلا آیا جہاں اس طرح کا تصور نہ ہو۔ لیکن پھر بھی اگر اسلامی ممالک میں اپنی الی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کا موقع ملا تو چلا جاؤ گا۔ ورنہ ہمارے یہاں آنے کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۳۰۰)

تقدیر الی

میں سب سے پہلے ان حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری اور ہماری ملت کی احوال پر سی اور خیریت دریافت کرنے کیلئے کویت سے یہاں آنے کی زحمت اٹھائی۔ خدا ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے۔

خداوند متعال کے کچھ ایسے مقدرات ہوتے ہیں جن کے راستے ہم اس وقت باخبر ہوتے ہیں جب وقت گزر جاتا ہے۔ حکومت عراق پر حکومت ایران اور محمد رضا شاہ کے دباؤ اور ہمارے گھر کو محاصرہ میں کر لینے، ہمارے اور حکومت عراق کے درمیان آمدورفت پر گلگرانی کی وجہ سے کچھ باتیں ہوئیں جس پر میں نے ان کو وارنگ دی کہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے۔ ایک الی فرائضہ ہے۔ میں آپ لوگوں کے کہنے پر اس شرعی ذمہ داری اور الی مسئلہ کو ترک نہیں کر سکتا۔ میں یہاں پر جو کر رہا ہوں کرتا رہوں گا۔ آپ بھی جو کرنا چاہیں کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمارے اور ایران کے درمیان کچھ معاہدے ہوئے ہیں۔ آپ اور آپ کے دوستوں کی سرگرمیاں ان معاہدوں کے خلاف ہے، لہذا ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے۔ معاہدے آپ نے کئے ہیں۔ میں چونکہ ایک شرعی فرائضہ پر عمل کر رہا ہوں، لہذا مجھے آپ کے معاہدوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہم اپنی بات کو منبر سے بھی بیان کریں گے اور پوستروں کے ذریعے بھی عام کریں گے۔ کیسٹ بھی بھیجیں گے۔ یہ ہمارا کام ہے۔ جو کام آپ کا ہے وہ آپ کریں۔ اس تمام آمدورفت کے بعد بعضیوں نے ہمارے ان بھائیوں کو ڈرایاد ہمکایا جو نجف کے رفقائیں سے تھے۔ جب بات ہماری آئی تو ہمارے سلسلہ میں انہوں نے کہا کہ ہمیں ان سے تو کوئی لینا دینا نہیں لیکن تمہارا کیا حال کریں گے، یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

میں نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے دوستوں کو کوئی گزند پہنچائیں۔ لہذا میں نے چلنے کا فیصلہ کیا۔ میں حکومت عراق کی گلگرانی میں، کویت کی سرحد تک آیا۔ کویت کی سرحد پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہی دباؤ جو حکومت عراق پر تھا حکومت کویت پر بھی ہے۔ اسی لیے انہوں نے ہمیں اتنی بھی اجازت نہیں دی کہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک گزر سکوں! مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے،

چونکہ وہ لوگ بھی اپنے معاہدے کے مطابق عمل کرنے پر مجبور تھے لہذا مجھے نہ تو حکومت کویت سے کوئی شکایت ہے اور نہ ہی حکومت عراق سے۔ لیکن بہر حال خدا کا یہی فیصلہ تھا، تقدیر الٰہی یہی تھی ”ہم اس سے غافل تھے۔“

ہمارا رادہ یہ تھا کہ کویت میں دو تین دن رک کر لوگوں سے ملاقات کر کے شام چلے جائیں گے اور وہاں کچھ عرصے تک قیام کریں گے۔ لیکن تقدیر الٰہی یہ تھی کہ کچھ اور ہی ہو، ہمیں نہیں معلوم تھا کہ یہ تقدیر کہاں جا کر ختم ہو گی۔ ہم وہاں سے بصرہ لوٹ آئے۔ وہاں سے ہمیں بغداد لے جایا گیا۔ میں نے سمجھ لیا تھا کہ جس اسلامی ملک میں بھی جائیں گے وہاں یہی صورتحال ہو گی۔ اسی لیے ہم نے دفعتاً فیصلہ کیا کہ فرانس چلے جائیں۔ جبکہ شروع سے ہی ہم اسلامی سر زمینوں سے نکلا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن تقدیر الٰہی یہ تھی کہ وہاں سے وسیع پیمانے پر ہماری تحریک پوری دنیا میں عام ہو۔ پوری دنیا سے نامہ نگار جو ق در جو ق آنے لگے۔ بعض دنوں میں تو متعدد انڑویزوں ہوتے تھے بالخصوص امریکی نامہ نگاروں نے جتنے انڑویزوں نے اپنے سے پورے امریکہ اور کچھ دوسرے ممالک میں دکھایا گیا۔ ہم نے بھی ایران کے حالات کو وہاں اس طرح واضح اور روشن کیا کہ بیگانوں کی جانب سے جو غلط باطنیں اڑادی گئی تھیں وہ بھی ختم ہو گئیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۲۶)

کویت کا امریکہ کی پناہ لینا

کویت کی طرح خلیج کے یہ بد بخت بھی ان وسوسوں کے شکار ہو گئے۔ وہ سوچتے ہیں کہ اگر امریکہ کی پناہ لے لیں گے تو محفوظ ہو جائیں گے۔ یہ غلط فہمی ہے۔ امریکہ اسی ناٹک کے ذریعے تمہاری تمام چیزوں کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے۔ وہ تو چاہتا ہے کہ تمہاری ملت کی حیثیت و آبرو پر مسلط و قابض ہو جائے۔ لہذا اپنے امور کے انعام کی فکر کرو۔ کل اگر امریکہ نے تمہارا ساتھ چھوڑ بھی دیا، ایران تمہارے ساتھ ہو گا اور اس وقت بھی تمہارے ساتھ ہے جبکہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ ایران کو قطعاً اس بات کا ذر نہیں کہ وہ کیا کرے گا۔ اب تک جو کچھ انہوں نے چاہا، کیا۔ ہماری ملت قوی تر ہو گئی۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۲۷۲)

لبنان کا ہمہ گیر دفاع

امام موسیٰ صدر کا لادپتہ ہونا

سوال: [امام موسیٰ صدر کے لادپتہ ہو جانے کی وجہ سے لبنانیوں کے ذہنوں میں طرح طرح کے خیال جنم لے رہے ہیں۔ کیا آپ نے اس سلسلے میں کوئی رابط یا معلومات حاصل کی ہیں؟ اگر رابط کیا تو کس نتیجے پر پہنچے ہیں؟]

جواب: اکثر مسلمانوں کی محبوب شخصیت جنت الاسلام جناب سید موسیٰ صدر کے سلسلے میں، میں نے کچھ اقدامات کئے ہیں لیکن افسوس کہ اب تک کسی نتیجہ تک نہیں پہنچے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۳۷)

امام موسیٰ صدر کی زندگی کی صور تھال

سوال: [جناب عالیٰ کی نظر میں امام موسیٰ صدر کے ان غواہیں کن لوگوں کا ہاتھ ہے؟ کیا آپ کی نظر میں امام موسیٰ صدر ابھی زندہ ہیں؟ کیا آپ کے خیال کے مطابق یہ لبنان واپس لوٹیں گے یا نہیں؟ آپ کے اور لبنان کی سپریم شیعہ کو نسل کے درمیان کیا تعلق ہے؟]

جواب: ان کو کس نے ان غواہیاں ہے اور چھپا کھا ہے۔ میں اس سلسلے میں کچھ نہیں جانتا۔ لیکن یہ کہ وہ زندہ ہیں اور پلٹیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ زندہ ہیں اور واپس لوٹ کر آئیں۔ میں انہیں بہت چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ سلامتی کے ساتھ واپس لوٹیں گے اور اپنے کام کو جاری رکھیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۴۳)

ظلم کے خلاف قیام اور باہمی اتحاد و اخوت

لبنان کے مسلمانوں سے مجھے امید ہے کہ لبنان کے مسئلے کے بارے میں آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں گے اور مل کر ظلم کے خلاف قیام کریں گے اور یہ تحریک جو ایران میں چلی ہے۔ مقدور بھر اس کا ساتھ دیں گے اور کم از کم اس کے بارے میں اسی طرح

تبلیغات کریں گے۔ ایرانیوں نے اب تک ان کی خدمت کی ہے اور ان کی مشکلات میں انہیں تنہا نہیں چھوڑا ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۸۶)

لبنان، ایران کا حصہ
ہم لبنان کو ایران کا ہی ایک حصہ مانتے ہیں، کیونکہ ہم اور وہ ایک ہیں، ہم اور وہ ایک دوسرے سے بالکل جدا نہیں ہیں۔ ہم سب ایک ہی ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۱۸)

یوم قدس، کمزوروں کی آزادی کا دن
یوم قدس ایک ایسا دن ہے جس میں ایران میں سابق شاہی حکومت کے پیروکاروں اور دوسروں جگہوں خصوصاً لبنان میں باطل حکومتوں اور بڑی طاقتوں کے جاسوسوں کو اپنے انعام کی فکر کرنی چاہیے وہ ایسا دن ہے جس دن آپ اور ہم سب کو مل کر قدس کو آزادی دلانے کی ہمت کرنا چاہیے۔ لبنانی بھائیوں کو ہر قسم کے دباؤ سے نجات دلانا چاہیے۔ وہ ایک ایسا دن ہے جس میں ہمیں تمام کمزوروں کو سامراجیوں اور ظالموں کے چنگل سے چھٹکارا دلانا چاہیے۔
(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۷۶)

امام موسیٰ صدر کے فضائل
مکرمی صدر کو میں نے ایک طویل عرصہ تک بہت نزدیک سے دیکھا ہے، بلکہ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ میں نے ہی ان کو بڑا کیا ہے۔ میں ان کے فضائل سے بخوبی واقف ہوں اور جو خدمتیں لبنان جانے کے بعد انہوں نے انعام دی ہیں، ان سے بھی واقف ہوں۔ لبنان میں ان کی کتنی ضرورت ہے میں اسے بھی جانتا ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ وہ اپنے وطن واپس لوٹیں گے اور مسلمان ان سے استفادہ کریں گے۔ آپ نے جو ابھی یہ بتایا ہے کہ ہمارے پاس ایسے شواہد ہیں جن سے پتہ چلا ہے کہ وہ لیبیا میں ہیں۔ یہ خود اسلام اور مذہب کی راہ میں ایک خدمت ہے۔ یہ بھی ان کی عبادت میں شمار ہو گا۔ جو حالات ہمارے ساتھ پیش آتے رہتے ہیں ہمیں ان کو سہل و آسان سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ اسلام کی راہ میں ہیں۔ (صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۶۶)

لبنان کے مظلوموں کا ہمہ گیر دفاع

ایران کی تمام مسلح افواج، پولیس، پارلیمنٹ، حکومت اور عوام جو کہ آج اسلامی اتحاد اور الہی نظم و یکجہتی کے ساتھ ایک صفت میں آگئے ہیں یہ سب مصمم ہیں کہ ہر شیطانی اور لوگوں کے حقوق کو پال کرنے والی طاقت کے مقابل کھڑے ہو جائیں گے اور مظلوموں کا دفاع کریں گے اور قدس و فلسطین کے مسلمانوں کے پاس واپس آنے تک لبنان اور قدس کا دفاع کریں گے۔ دنیا کے مسلمانوں کو یوم قدس کو تمام مسلمانوں، بلکہ کمزوروں کا دن ماننا چاہیے اور سامراجیوں اور عالمی لیڈروں کے مقابلے میں اس حساس مسئلے کے سلسلے میں استقامت کا ثبوت دینا چاہیے اور جب تک تمام مظلوموں کو بڑی طاقتوں کے ستم سے آزادی نہیں مل جاتی خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے۔ کمزور لوگ جو اکثریت میں ہیں وہ جان لیں کہ خدا کا وعدہ نزدیک ہے اور مستکبروں کا نجس ستارہ زوال و غروب کے قریب ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۶۲)

مظلوموں کی آزادی کیلئے قیام

اے دنیا کے مسلمانوں اور عالم کے کمزور و ناتوان لوگو! تم سب اپنی تقدیر کو اپنے ہاتھ میں لینے کیلئے اٹھ کھڑے ہو، کب تک تم لوگ اس انتظار میں بیٹھے رہو گے کہ تمہاری تقدیر کا فیصلہ واشگٹن یا ماسکو کریں؟ قدس کب تک غاصب اسرائیل اور امریکہ کے پھٹوں کے بوٹوں تلنے پالا ہوتا رہے گا؟ سر زمین قدس، فلسطین، لبنان اور وہاں کے مظلوم مسلمان کب تک ظالموں کے ماتحت رہیں گے اور تم سب تماشائی بنے رہو گے اور تمہارے بعض خائن حکام ان کے مفاد میں مسلمانوں کے درمیان اختلافات ڈالتے رہیں گے؟ کب تک دنیا میں ایک ارب مسلمان اور تقریباً ایک کروڑ عرب و سیع و عریض ممالک اور بے انتہا ذخیرے کے ہوتے ہوئے مشرق و مغرب کی جانب سے لوٹ مار، مظالم، ان کے غیر انسانی قتل عام کے تماشائی اور آلہ کار بنے رہیں گے؟ آخر کب تک افغانستانی اور لبنانی بھائیوں پر کئے جانے والے مظالم کو برداشت کرتے رہیں گے اور ان کی آواز پر لبیک نہیں کہیں گے؟ کب تک قدس کی آزادی کیلئے اسلام دشمنوں کے مقابلے میں آتشیں اسلحے اور الہی و فوجی طاقت کے استعمال سے غفلت کرتے رہیں گے اور بڑی طاقتوں کے ساتھ ساز باز اور سیاست بازی کے ذریعے وقت گزارتے رہیں گے اور اسرائیل کو بے مظالم کا موقع دیتے ہوئے قتل عام کے تماشائی بنے رہیں گے؟ کیا قوم کے سربراہ نہیں جانتے اور انہوں نے نہیں دیکھا ہے کہ تاریخ کے ظالموں اور طاقتوں سیاستدانوں کے ساتھ سیاسی مذاکرات قدس، فلسطین اور لبنان کو نجات نہیں دلا سکیں گے، بلکہ ہر دن ان کے ظلم و ستم میں مزید اضافہ ہو گا؟

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۵۹)

عراق کی نکست قدس کی آزادی پر مقدم

ہمارا راستہ عراق کو نکست دے کر لبنان تک پہنچنا ہے نہ کہ براہ راست۔

آپ ملاحظہ فرمائیں ادھر کچھ دنوں سے وہ تمام ذرائع ابلاغ جنہیں میں نے دیکھا سنا ہے ایران عراق کی جنگ کے سلسلے میں کوئی گفتگو نہیں کرتے ہیں۔ بڑی مشکل ہی سے شاید ایک لفظ بول دیں۔ سب نے لبنان کا رخ کر لیا ہے۔ اس ذمیل کے لبنان پر حملہ کرنے سے قبل تمام ریڈیو ایران اور عراق جنگ کے بارے میں ہی بولتے تھے۔ لیکن جب امریکہ کی یہ چال رہی کہ ایران کو جنگ عراق سے دستبردار کر دے تو جہان حساسیت زیادہ تھی ذہنوں کو اس طرف یعنی لبنان کی طرف موڑ دیا۔ اسی دن سے تمام ریڈیو اور غیر ملکی رپورٹر ایران اور اس کے سلسلہ میں کچھ نہیں بولتے۔ آپ اس چیز کو جان لیں کہ چند روز قبل جو عراقی پارلیمنٹ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم ایران کے شہروں سے نکل جائیں گے یہ ایک طرح کی سازش ہے وہ نہیں نکلیں گے وہ نہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں ہمارے جوانوں کو محاذ سے واپس بھیجنा چاہتے ہیں تاکہ جب یہ اعلان کیا جائے کہ ہمیں دس ہزار، بیس ہزار افراد کی ضرورت ہے تو جو لاکھوں افراد رضا کار انہ طور پر تیار ہو جاتے ہیں وہ کمزور پڑ جائیں اور نہ جائیں اور جب وہ نام نہیں لکھوائیں گے، محاذ پر نہیں جائیں گے تو خدا نخواستہ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں عراق کامیابی سے ہمکنار ہو جائے۔ اگر عراق کامیاب ہو گیا تو آپ یقین رکھیں کہ آپ لبنان میں بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔

لہذا ہمارے خلاف امریکہ نے جو چال چلی ہے اسے ہم ناکام بنا دینا چاہیے۔ یعنی ہمارے تمام خطباء و مقررین پورے ملک میں، اسی طرح ہمارے پیش نماز پورے ملک میں اس مسئلہ کو بیان کریں اور کہیں کہ ہم اسی راستے سے لبنان جائیں گے جس میں عراق کو نکست ہو۔ ہمیں عراق کو یہ موقع فرماہم نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اٹھ کھڑا ہو اور اپنی طاقت اکٹھی کر کے اور دوسروں سے مدد حاصل کر کے اپنی سرحدوں کو مضبوط کر لے اور پھر ہم پر اچانک حملہ کر دے اور پھر پہلی والی پوزیشن میں آجائے۔ لہذا اس بات سے غفلت خود کشی ہے۔ تمام ائمہ جمعہ، ائمہ جماعت، خطباء اور صاحبان قلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سازش کو بر ملا کریں، لوگوں کو متوجہ کریں کہ وہ ہمارے جنگ کے محاذ کی طرف سے لوگوں کو غافل نہ کر سکیں، ہم ذہنوں اور ضمیروں کو بیدار کرتے رہیں۔ ہم قدس کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکے گا جب تک عراق اس منحوس (بعث) پارٹی سے نجات نہ پائے گا۔ ہم لبنان کو اپنا سمجھتے ہیں لیکن لبنان کو نجات دلانے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے عراق کو نجات دلائیں۔ ہم مقدمہ (عراق) کو چھوڑ کر سیدھے ذی المقدمہ (یعنی لبنان) کو بچانے چلے جائیں اور اپناسب کچھ اسی میں صرف کر دیں اور ادھر عراق اپنی پوزیشن مستحکم و مضبوط کر لے۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۵۲)

ہماری فریاد لبنانی عوام کی فریاد ہے

ہماری فریاد برائت، لبنان و فلسطین کے لوگوں اور ان تمام ملنوں اور ممالک کی فریاد برائت ہے جن پر مشرق و مغرب کی بڑی طاقتیں بالخصوص امریکہ اور اسرائیل لچائی نگاہیں جمائے ہوئے ہیں اور ان کے سرمايوں کو لوٹ لیا ہے۔ اپنے نوکروں اور پھوؤں کو ان پر زبردستی مسلط کر دیا ہے۔ ہزاروں کلو میٹر فاصلے سے ان کی سرزی مینوں پر قبضہ جمالیا ہے اور ان کے ممالک کی آبی اور زمینی سرحدوں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱۷)

مسلمانوں کی عزت کا دفاع

اگر لبنان اور فلسطین میں لبنان کا میاب ہو جائے تو ان کے تمام ارادوں پر پانی پھر جائے گا۔ لہذا تمام شیاطین اس بات پر متفق و متحد ہو گئے ہیں کہ اسلام ترقی نہ کر سکے ہمیں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ اپنے آخری فرد تک ہر لمحہ تیار ہیں اور راہِ خدا میں جہاد کریں۔ مسلمانوں کی عزت کا دفاع، مسلمانوں کے ممالک کا دفاع، مسلمانوں کی حیثیت و آبرو کا دفاع لازمی و ضروری ہے۔ ہمیں ان مقاصد اور مسلمانوں کے دفاع کیلئے آمادہ و تیار رہنا چاہیے، خاص طور سے ان حالات میں کہ جب اسلامی فلسطین کے حقیقی فرزند اور لبنان (یعنی حزب اللہ)، غصب شدہ سر زمین اور لبنان کے انقلابی مسلمان اپنی جان و خون کو شمار کرتے ہوئے { یا ^{للمسلمین} } کی فریاد بلند کر رہے ہوں تو اپنی تمام معنوی اور مادی طاقت کے ساتھ اسرائیل اور ظالموں کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں اور ان کی تمام سفاکیوں اور مظالم کے مقابلے میں استقامت و ثبات قدیمی کا ثبوت دیں اور ان کی مدد کیلئے دوڑ پڑیں۔ باز کرنے والوں کی شناخت کر کے لوگوں کو ان سے آگاہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۸۶)

لبنان کی افسوس ناک صورت حال

لبنانی عوام کا ای وجاںی نقصان

مسلمانوں کے دوسرے ممالک بھی بے حد مشکلات سے دوچار ہیں۔ لبنان اس وقت مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا ہے اس میں مسلمانوں خاص طور سے شیعوں کو بہت زیادہ جانی اور مالی نقصانات پہنچتے ہیں۔ بیگانوں اور ان کے خائن کارندے تباہ کن جنگوں کو

ہوادے رہے ہیں اور لوگوں سے جینے کا حق چھین رہے ہیں۔ فلسطین اور اس کی روز بروز بڑھتی ہوئی مشکلات تو ایک طرف۔ سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ قوم کے سربراہ اور حکام اپنے عدم رشد کی وجہ سے بیگانوں کے ہدایات میں آکر ایک دوسرے کی مخالفت پر تیار رہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱۷۱)

اسلام کے فرزندوں کی نجات

لبنان کا الیہ اور ہمارے ایمانی بھائیوں پر پڑنے والی مصیبتیں ایسی ہیں جن کو قلم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس وقت جو جنگ دشمن انسانیت کے پر اسرار ہاتھوں نے استعمار اور اسرائیل کے مفاد میں شروع کی ہے اور لبنان کو ایک خوفناک ویرانے میں بدل دیا ہے اب ظاہر اس کی شدت میں کمی آگئی ہے۔ لیکن وہ ہزاروں گھرانے جو کل تک عزت و نعمت اور سکون و آرام کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے اپنے اعزاء و اقارب کو کھو کر اپنے گھروں کے خراب ہو جانے اور اموال کے ضائع و بر باد ہونے کی وجہ سے اس سرد موسم میں بے سر پرست و بے گھر ہو کر ناقابل بیان درد و آلام کے ساتھ جینے پر مجبور ہیں۔ اہل خیر بالخصوص ایران کی جانب سے کی گئی امداد اگرچہ لاکن تعریف ہے لیکن وہ ہمارے بھائیوں کی لاتعداد مشکلات کیلئے کافی نہیں ہے۔ جن لوگوں کے اجداد نے اپنے شعائر و عزت و عظمت کیلئے قرن و سطیٰ کے وحشیوں کی مختلف پارٹیوں اور سامراجی طاقتؤں سے مرعوب بزدل حکام سے مردانہ جنگ کی اور اپنی عزت و شرافت کی راہ میں اپنا خون بہا کر اپنی شجاعت کا ثبوت دیا {شَكَرَ اللَّهُ سَعْيَهُمْ وَجَزَاءُهُمُ اللَّهُ خَيْرًا} اب ان کے ورثاء (بے سر پرست ویتم پچ، وہ ماں و باپ جن کے پچھے ان سے ہمیشہ کیلئے پھر گئے، ہزاروں مجروح و زخمی اور ناقص الاعضاء کی صورت میں) مختلف طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ شرافتمد انسانوں، پاک روح رکھنے والے مسلمانوں، رسول اکرم ﷺ اور امیر المؤمنین (ع) کی پیروی کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کے ان فرزندوں کی نجات کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ غیر تمند مالداروں کا فرائضہ ہے کہ الی نعمتوں کا پاس و لحاظ رکھتے ہوئے قرآن کے ان فرزندوں کی حفاظت کریں اور انسانیت اور احترام کی بنیاد پر ان کی خدمت کیلئے دوڑپڑیں۔ اسلام کے ان فرزندوں کو اپنے بچے، بلکہ اس سے بھی بالا سمجھیں۔

ان کے محترم سرپرستوں نے اپنے دین اور اپنی شان و شوکت کا شرافت کے ساتھ دفاع کیا۔ مردوں کی طرح لڑ کر مر گئے اور اپنانام ہمیشہ کیلئے زندہ کر گئے۔ اسلام و مسلمانوں کو سرفراز کیا {جَزَاهُمُ اللَّهُ عَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ أَكْبَرٌ} ہمیں ان کی خدمت کا حق ادا کرنے کیلئے ان کے ورثاء اور رشتہ داروں کی خدمت کرنا چاہیے۔ البتہ بہت ہی محترم اور شرافتمد ملت اسلام خصوصاً ملت ایران (آیَهُمُ اللَّهُ

تعالیٰ) آسانی ان نقصانات کی تلافی کر سکتی ہے جو قابل تلافی ہیں اور اپنے عالی ہمت کے ذریعہ اپنے ایمانی بھائیوں کے ورثاء کو دوبارہ آباد کر سکتی ہے اور پروردگار کی بارگاہ میں سرخ رو ہو سکتی ہے۔

میں نہایت ہی نقاہت و کمزوری کی حالت میں، اپنے اسلامی دوستوں سے مکمل تواضع و انکساری کے ساتھ امید کرتا ہوں کہ وقت ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے تاخیر کئے بغیر فوراً اس اسلامی اور الٰہی کام میں حصہ لیں گے اور ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کریں گے۔ اپنے بھائیوں کو عظیم مصیبتوں سے نجات دلانیں گے۔ خداوند متعال کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ ان خدمتوں کے عوض انہیں سر بلند و کامیاب فرمائے اور اگر وہ ان رقوم شرعی کو ان پر خرچ کرنا چاہتے ہیں جن میں اذن فقیہ شرط ہے تو میں انہیں ایک چوتھائی کی اجازت دے رہا ہوں۔ پروردگار کی بارگاہ میں انسانیت کے دشمنوں اور ان کے پھوٹوں کی ناکامی کا طلبگار ہوں اور ایمانی بھائیوں کی تاسید اور توفیق کیلئے دعا گو ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱۹۲)

لبنان میں اسرائیل کا منصوبہ

میں چونکہ لبنان کے مسئلے کو بہت ہی اہمیت کا حامل سمجھتا ہوں لہذا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ جس طرح ایران امریکہ کی نوآبادی بن چکا ہے کہیں لبنان میں بھی سفارت کے خبیث کارندوں کے مکروحیوں کے ذریعے وہی کچھ نہ کیا جائے جیسا ایران میں کیا گیا اور اسرائیل مطمئن ہو کر خطے میں اپنے منصوبوں کو عملی جامہ نہ پہنالے۔ لہذا آپ بہت ہوشیاری کے ساتھ ایرانی سفارت خانے کے اعمال پر نگاہ رکھیں اور اس کی نیز گیوں اور چالوں سے بچیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۲۵۵)

لبنان کی مدد کی دعوت

سوال: [اسرائیل کی حالیہ فوجی کارروائیوں کی وجہ سے ایک اور عرب سر زمین یعنی جنوبی لبنان جو کہ شیعہ علاقہ ہے ان کے قبضہ میں آگیا ہے۔ آپ کا اس کے بارے میں کیا نہیاں ہے؟]

جواب: جنوبی لبنان سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ جس طرح ممکن ہو اپنے گھروں میں واپس لوٹ آئیں اور اپنی سر زمین کو ان سے واپس لینے کیلئے لڑنا ان کی شرعی ذمہ داری ہے، قبل اس کے کہ اسرائیل وہاں اپنے لوگوں کی رہائش کا بندوبست کرے۔ میں نے خود ایرانیوں اور دنیا کے شیعوں سے درخواست کی ہے کہ جنوبی لبنان میں اپنے بھائیوں کی مدد کیلئے تیزی سے آگے بڑھیں۔ ہماری

اس دعوت کے ثبت اثرات بھی ظاہر ہوئے لیکن ان لوگوں کی ضرورتوں سے متعلق ضروری سامان صرف حکومتوں کے پاس ہے۔ صرف حکومتیں ہی اسرائیل کو اس سرزین سے نکلنے پر مجبور کر سکتی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۲۷)

لبنان کے حالات پر توجہ

ہمارے بھائیو!

آپ کی خدمت میں بعد از سلام عرض ہے کہ ہماری توجہ ہمارے بھائیوں پر پڑنے والی مصیبتوں اور لبنان کے حالات پر مرکوز ہے۔ صیہونی امریکہ کی مدد سے اسلامی ممالک خاص طور سے لبنان کے عوام اور ہمارے بھائیوں کے ساتھ جو غیر انسانی سلوک کر رہے ہیں ان کا ہمیں اس کا بے حد افسوس ہے، چونکہ خداوند متعال کمزوروں اور مظلوموں کا حامی و مددگار ہے، لہذا اس موقع پر بھی ہمیں امید ہے کہ وہ اپنی مدد کے ذریعے آپ کی اور ہمارے بھائیوں کی مدد کرے گا۔ ہم ان کے شانہ بہ شانہ اسرائیل اور امریکہ سے بر سر پیکار ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حق کا شکر، باطل و شیطان کے شکر پر غالبہ پائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۸، ص ۰۷)

اسرائیل کی بڑھتی ہوئی چارچیت

اس وقت تمام مسلمانوں اور مستضعفین خاص طور سے ایران و لبنان کو حساس موافق در پیش ہیں۔ ایران کو سابق ظالم حکومت سے وابستہ تحریب کار عناصر، اخراجی مکاتب فکر اور عالمی صیہونیزم کا اور لبنان و فلسطین کو اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اسرائیل، آدمخور و مفسد کا سامنا ہے۔

اس وقت ہمارے مسلمان بھائی فلسطین اور لبنان میں اسرائیل کے غیر انسانی مظالم و جرائم کا شکار ہیں اور اگر خدا نخواستہ اسرائیل کو اس میدان میں کامیابی مل گئی تو اپنے جرائم و مظالم کو دوسرے ممالک میں بھی جاری رکھے گا۔ لہذا آپ ماہ رمضان کی نشتوں اور اجتماعات میں فلسطینی اور لبنانی بھائیوں کیلئے مل کر دعا کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۳)

لبنان کا دفاع

ہم اسرائیل کے مقابلے میں لبنان اور فلسطین کے بے آسرو گوں کا دفاع کرتے رہیں گے۔ یہ فساد کی جڑ اسرائیل ہمیشہ سے امریکہ کا اذار ہا ہے۔ میں تقریباً بیس سال سے اسرائیل کے خطرہ سے آگاہ کر رہا ہوں۔ ہم سب کو ایک ساتھ مل کر اسرائیل کو نابود کر دینا چاہئے اور فلسطین کی شجاع ملت کو ان کی جگہ لے آنا چاہئے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۸)

لبنان کی مظلومیت اور مسلمانوں کی خاموشی

آپ حضرات ان بچوں کو دیکھتے جو لبنان اور جنوبی لبنان سے آئے ہیں۔ یہ بچے جو شہدائے اسلام کے وارث ہیں ان کے سامنے ہمارے پاس کیا جواب ہے؟ یہ بچے جو اپنے چھوٹے دلوں کے ساتھ یہاں آئے ہیں اور اسلام کی پشت پناہی کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے وطن میں اسرائیل کے ظلم و ستم کا شکار ہیں ان کے سامنے انسانی ضمیر کے پاس کیا جواب ہے؟ رسول اکرم ﷺ کی حدیث میں ہے: اگر کوئی مسلمان فریاد کرے یا مسلمین مسلمانوں کی مدد کرو تو جو اس کا جواب نہ دے وہ مسلمان نہیں ہے، وہ وہاں سے اور میں یہاں سے ندادے رہا ہوں یا مسلمین مسلمانوں کی مدد کرو! اے دنیا کے مسلمانو! اے اسلام کا دعویٰ کرنے والی حکومتوں! اے دنیا کی مسلمان اقوام! اسلام کی مدد کرو، ان مظلوموں کی مدد کرو جو بڑی طاقتیوں کے دباؤ میں ہیں ان چھوٹے چھوٹے بچوں کی فریادری کرو جو جن کے ماں باپ مارے جا چکے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۵)

لبنان پر اسرائیل کے مظالم

آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں کہ یہ بات کتنے افسوس کی ہے ان نام نہاد اسلامی حکومتوں کے سامنے اسرائیل نے لبنان کی سورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر کتنا ظلم کیا۔ کتنے لوگوں کو قتل کر ڈالا اور کتنے لوگوں کو بے گھر کر دیا اور اب بھی وہاں اس کے ظلم کا سلسلہ جاری ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۷۹)

لبنان میں خون کی ندی بہانا

آپ دیکھیں آج لبنان میں کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت جبکہ ہم اور آپ یہاں بیٹھے ہیں Lebanon میں خون کی ندیاں بہرہ رہی ہیں۔ Lebanon پر ظلم کرنے والی اس غاصب حکومت اور اس خائن "امین"¹ نے Lebanonیوں پر ظلم کے پھاڑ توڑ دیئے ہیں۔ اسرائیل نے وہاں کے حالات کیسے بنادئے ہیں۔ اب اس کی جگہ ان لوگوں نے لے لی ہے لیکن ہم نے نہیں سنا کہ امریکہ نے ایک لفظ بھی کہا ہو بلکہ خود اسی نے ہی نام بدل کر ان کو اور اپنے مسلح افراد کو وہاں بھیجا ہے تاکہ ان کے مظالم میں ان کی مدد کریں۔ بعد نہیں کہ یہ حالات خود انہی کے پیدا کردہ ہوں۔ فرض کریں کسی جگہ دو دوپٹا خ چھوڑ کر ایک دلوگوں کو زخمی کر دیتے ہوں یا فرض کریں انہوں نے ایسا کیا ہو پھر یہ لوگ ایک ایک گھر میں گھس کر جوانوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ جوانوں کو قید میں ڈال دیتے ہیں۔ انہیں مار ڈالنے ہیں۔ اس طرح کے مظالم دنیا میں ہو رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۰۶)

لبنان میں امریکہ کے مظالم

آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ Lebanon میں کیا کیا ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔ کتنے مظالم وہاں پر اس وقت ہو رہے ہیں۔ کل تک یہ ظلم بر اہر است صیہونیزم کے ذریعہ ہو رہے ہے تھے اور اب یہ سب "امین جیل" یعنی امریکہ کروار ہا رہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۲۵)

لبنان، اسرائیل کے پنجہ میں

ہمارے مسلمان لبنانی بھائی اس وقت اسرائیل اور Lebanon کی ظالم حکومت، بلکہ اس سے بدتر جا رح امریکہ کے پنجے میں گرفتار ہیں۔ ہر دن ان کا ایک گروہ شہید یا بے گھر اور ہو رہا ہے اور علاقہ کی اکثر حکومتیں یا تو اسرائیل کے ساتھ ساز باز کرنے یا Lebanonی حکومت کی حمایت کرنے میں مصروف ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۲۵)

1. امین جیل ولد پیر جیل نے Lebanon میں فالانش پارٹی کی بنیاد رکھی۔ وہ ۱۹۸۲ء میں اپنے بھائی بشیر جیل کے قتل کے بعد Lebanon کا صدر بنا! اس کی دو سال کی حکومت میں Lebanon کے شیعوں اور فلسطینی مہاجرین کا وسیع پیمانے پر قتل عام ہوا اور Lebanon امریکی اور فرانسیسی فوجیوں کی جولاس گاہ بن گیا!

لبنان کی افسوس ناک حالت

اس وقت لبنان کی کیا حالت ہے؟ لبنان کے شیعہ اور دوسرے مسلمان اس وقت کس حال میں ہیں؟ اس کے باوجود بھی یہ حکومتیں امریکہ سے روابط بنائے رکھنا چاہتی ہیں! امریکہ کی پیروی کرتے ہوئے اسرائیل اور امین جمیل سے ساز باز چاہتی ہیں۔ اس ساز باز کا کیا مطلب ہے؟ تمہارے پاس انہیں شکست دینے اور کچھ مظلوموں کو نجات و آزادی دلانے کی طاقت ہے۔ اسلام کی جانب سے بھی تمہاری یہ ذمہ داری ہے کہ مظلوموں کو کفار سے نجات دلاؤ۔ اس وقت اس بات کا غم ہے کہ تم عید نبیں منا سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۷۵)

مسلمانوں کا مصائب کو برداشت کرنا

لبنان کی مسلم ملت پر نازل ہونے والے مصائب خاص طور پر حال ہی میں ہونے والے بم دھماکوں کے جن میں ہمارے بہت زیادہ بہن بھائی شہید اور زخمی ہوئے کے مصائب کی لبنان کے عموم بالخصوص علمائے اعلام کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں اور خداوند تعالیٰ سے تمام شہداءٰ را ہ حق خاص طور پر حال ہی میں عراق اور لبنان میں شہید ہونے والوں کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۷۷)

لبنان کے سرفراز جوان

میں لبنان کے ان تمام جوانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو امت اسلام کی سرفرازی اور عالمی لیبریوں کی ذلت و رسوانی کا سبب بنے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲۱)

لیبیا

امام خمینیؑ کا قذاقی سے رابطہ

سوال: [کیا لیبیا کے قذاقی سے آپ کا کوئی رابطہ ہے؟]

جواب: نہیں! لیکن ایک قنیتی سے متعلق میں نے انہیں پیغام بھیجا اور انہوں نے مجھے جواب لکھا۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۳۲)

انقلاب کی مدد

سوال: [حضرت آیت اللہ امام خمینیؑ اخباری رپورٹوں میں شائع ہوا ہے کہ لیبیا کی حکومت اور فلسطین کی نیشنل لبریشن فرنٹ ایران میں شاہ مخالف تحریکوں کی مالی امداد کرتی ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے کہ لیبیا، تنظیم آزادی فلسطین اور دوسرے ممالک، کیونٹ پارٹیاں آپ کی تحریک کی کس حد تک مالی امداد کرتی ہیں؟]

جواب: ہمیں ان کی مالی امداد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں! اپنے اهداف و پیغامات کی تبلیغ و نشر و اشاعت کے سلسلے میں دوسروں کی مدد کی ضرورت ہے لیکن کسی نے اب تک کوئی مدد نہیں کی ہے۔ کیونٹ پارٹیوں اور دوسرے ممالک نے ہماری کوئی مدد نہیں کی ہے۔ یہ ہے حقیقی معنوں میں خود مختاری۔۔۔

سوال: [لیبیا کے بارے میں آپ کا کیا نتیجہ ہے؟]

جواب: یہ ایک دوسرے اسلامی مسائل پر وہ عمل کرتے ہیں ان کے سلسلے میں ہم ان سے متفق ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۸۱)

لیبیا سے مدد لینے کی تردید

سوال: [۲ جنوری کے نیویارک ٹائمز کے مطابق لیبیا نے آپ کی مدد کی ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو یہ مدد کیسی تھی اور کتنی؟ کیا دوسرے ممالک نے بھی آپ کی مدد کی ہے؟]

جواب: ہم نے اب تک کسی ملک سے کوئی بھی مدد نہیں لی ہے اور اگر کوئی کہتا ہے تو یہ ہم پر ایک جھوٹا لزام ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۳۳۵)

لیبیا کے نمائندے امام خمینیؑ سے مذاکرات

سوال: [پچھے دنوں قبل آپ نے لیبیا کی حکومت کے نمائندے کو ملاقات کا موقع دیا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آپ کو مالی امدادی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر نہیں تو آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟]

جواب: یہ صحیح ہے کہ لیبیا کا نمائندہ یہاں آیا اور پچھے دوسرے مسائل کے بارے میں اس نے مجھ سے گفتگو کی۔ مالی حوالہ سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ نہ لیبیا نے ہمیں کوئی مالی امدادی ہے اور نہ ہی کسی دوسرے ممالک نے۔ دراصل مجھے مالی امداد کی ضرورت ہی نہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۲۳۰)

قذافی اور امام خمینیؑ سے ملاقات کی درخواست

ہم امام موسیٰ صدر کے سلسلے میں تشویش ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ لیبیا پہنچتے ہی کرنل قداثی سے کہہ دیں کہ جتنے جلدی ہو سکے امام موسیٰ صدر کے سلسلے میں کارروائی کریں۔ (لیبیا کے وفد نے درخواست کی کہ آپ اجازت دیں تو کرنل قداثی مبارکباد کیلئے ایران آئیں؛ تو امام خمینیؑ نے جواب دیا): میں فی الحال قم جا رہا ہوں اس ملاقات کو کسی اور موقع پر اٹھا رکھیں۔

(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۲۵۷)

لیبیا اور ایران کا برادرانہ موقف

سب سے اہم یہ ہے کہ ملتوں اور اسلامی حکومتوں کے درمیان بدگمانی نہیں ہونی چاہیے۔ اسلامی اتحاد ہمیشہ محفوظ رہنا چاہیے۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ میں نے یہ بات اس انداز میں اس لئے کہی ہے کہ آپ اس قصد کیلئے جو سرگرمی کر رہے ہیں ان کے ذریعے بدگمانیاں ختم ہو جائیں اور دو حکومتوں اور دو ملتوں کے درمیان اعتماد قائم ہو جائے اور ان تھتوں اور پروپیگنڈوں کو ناکام بنادیں جس کے ذریعے دوسرے لوگ حکومتوں اور ملتوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ تمام مسلمان دشمن کے مقابلہ میں ایک ہو جائیں۔ جیسا کہ اسلام نے بھی فرمایا ہے۔ ایک ہی جماعت بن جائیں جیسا کہ اسلام چاہتا ہے۔ لیکن ہماری سب سے اہم خواہش یہ تھی کہ بدگمانیاں ختم ہو جائے۔ ایران اور لیبیا کے درمیان برادری اور بھائی چارہ قائم رہے۔ ان اغیار کو جو دو بھائیوں (دو حکومتوں اور دو ملتوں) کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں، ناکام بنادیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۱۹)

مراکش

کازابلانکا میں اسلامی ممالک کے حکمرانوں کا تاریخی چنگ و عار

کیا اسلامی حکومتیں سورہ ہی ہیں وہ نہیں دیکھ رہی ہیں کہ آج ملتوں کی حالت پہلے جیسی نہیں رہ گئی ہے؟ کیا وہ اس حقیقت کو ماننے اور سمجھنے پر تیار ہی نہیں ہیں کہ آنکھ اور کان کھلے ہوئے ہیں اور مغرب یا مشرق کے دھوکے اب کار گر نہیں ہیں؟ کیا وہ نہیں جانتیں اور نہیں دیکھ رہی ہیں کہ اسلامی انقلاب برآمد ہو چکا ہے یا ہونے ہی والا ہے اور خداوند عالم کی نصرت کے ساتھ پوری دنیا میں اسلامی ملتوں بلکہ اسلامی عدالت کے تشنه مظلوموں کے ہاتھوں پر چم اسلام بلند ہونے والا ہے؟ تو کیا بہتر نہیں ہے کہ حکومتیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور کازابلانکا میں جس عظیم گناہ کی مرتكب ہوئی ہیں اور اسلام و مسلمانوں بالخصوص اعراب کے شرف کو پامال کیا ہے اور اپنے دامن پر تاریخی چنگ و عار کا دھبہ لگایا ہے اس سے توبہ کریں اور قادر و قاهر خدا کی طرف پلٹ آئیں کہیں ایسا نہ ہو اس کے قہر کی آگ ہر خشک و تر کو جلا کر راکھ کر دے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۳۱)

مراکش کا نفرنس کی مذمت

ہم مراکش کا نفرنس کی اس کی جگہ اور اس میں منظور ہونے والی قراردادوں، دونوں اعتبار سے مذمت کرتے ہیں۔ آپ نے ایسی جگہ کا انتخاب کیا ہے اور ایسے شخص کو کا نفرنس کا صدر بنایا ہے جس نے اس وقت مراکش کی عوام کا قتل عام کیا جب ”کمپ ڈیویڈ“ اور فہد کی تجویز کو قبول کرانے کی کوشش کی جا رہی تھی اور مراکش کے ہر شہر میں لوگوں کے اعتراض کی آواز گونج رہی تھی۔ آپ کے میزبان نے دوبارہ اپنے ہاتھ کو کہیں توک بے گناہوں اور مظلوم مسلمانوں کے خون سے رکھیں کر لیا ہے۔ دنیا کے سارے مسلمانوں اور عربوں کے تمام مسائل اور مصائب کے باوجود چونکہ ان کے تمام مقدرات عظیم اسلام کے مطابق ایک دوسرے سے منسلک اور وابستہ ہیں اس لیے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ مغرب و مشرق کی بڑی طاقتیوں کے چنگل سے اسلامی ممالک کی نجات، عالمی لیٹریوں کے تسلط سے اسلامی ممالک کے سربراہوں کی آزادی اور استعمار و ظالم طاقتوں کے مقابلے میں قیام کیلئے نہام اسلامی ممالک کے روشن خیال افراد اور علمائے کرام ایک ایسا منصوبہ بنائیں جس کے ذریعے لوگوں کا ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ باہمی رابطہ ہو۔ اس منصوبے کی بنیاد محروم بندوں کی بیداری پر رکھیں۔ انہیں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ راستہ پا کر رہیں گے اور ضرور کامیاب ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۲)

اسرائیل کے ساتھ ساز بار فلسطین کے ساتھ خیانت

اب بھی پیشہ و را اور ماہر سیاسی افراد مختلف بہانوں کے ذریعے طویل سالوں کے غاصبانہ اور ظالمانہ تسلط کو بچانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے اتحاد اور عظیم اسلام سے جو طمانچہ کھایا ہے اس کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ اس کے پیش نظر انہوں نے جانے پہچانے کارندوں اور افسروں کو میدان میں اتنا دیا ہے تاکہ اسلام کو کامیاب ہونے سے روکیں۔ جس طرح حسن مرکشی نے ”پیرز“¹ سے ملاقات کر کے اور دوستی کا ہاتھ بڑھا کر اسلام اور مسلمان ملتوں بالخصوص عرب اور فلسطین کے عوام کے ساتھ واضح اور ناقابل معافی خیانت کی ہے۔ اسلامی اور عرب ممالک کی حکومتوں اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ دو ٹوک انداز میں اس کا مقابلہ کرتے ہوئے اس خائن کا ہاتھ کاٹ دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۹۸)

مصر

اسلام کے ساتھ مصر کے حکمرانوں کی خیانت

садات امریکہ کا ایجنسٹ

آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہی امریکہ اسرائیل کو وجود میں لا یا انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا اور کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں بالخصوص شیعوں پر کیا کیا مظلالم ڈھانے اور ڈھارے ہے ہیں۔ انہوں نے وہاں سادات کو اپنا ایجنسٹ بنار کھاہے جس کی تمام سرگرمیاں، سامر اجی ہیں۔ کچھ دنوں پہلے وہ اسرائیل گیاتا کہ یہ معلوم کرے کہ کیا کرے۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۳۳)

مصر اور صیہونیزم کی تقویت

میں عرب حکومتوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہوں، کیونکہ عرب حکومتیں نہ تو اپنی خود مختاری کا تحفظ کر سکی ہیں اور نہ ہی اپنے درمیان ایسا اتحاد قائم کر سکی ہیں کہ اسرائیل کو ختم کر سکیں۔ ان کے آپسی اختلافات اور عرب حکومتوں کے بعض سربراہوں کی

1. شبیون پیرز، اسرائیل کا سابق وزیر اعظم۔

خیانت باعث بنی کہ صیہونی وہاں رہ جائیں اور اپنی پوزیشن کو مستحکم کر سکیں۔ افسوس کہ اب مصر کا صدر اب بھی اسی کام کو انجام دے رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۵۸)

садات کی مخالفت

سوال: [کیمپ ڈیویڈ کے سمجھوتوں نیزیت المقدس سے متعلق سادات کے موقف میں چک پیدا ہونے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟]

جواب: میں تہہ دل سے اس کی مذمت کرتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۲۰۱)

کیمپ ڈیویڈ اور رجعت پسندوں کی تقویت

سوال: [ایران کے انقلاب پر کیمپ ڈیویڈ معاہدے اور سادات کی خیانت اثرات مرتب ہوئے ہیں؟]

جواب: کیمپ ڈیویڈ معاہدہ اور ہر ورد عمل جس کے ذریعہ اسرائیل کو استحکام ملے وہ نہ صرف عربوں اور فلسطینیوں کیلئے نقصان دہ ہے، بلکہ تمام ہمسایہ ممالک کیلئے نقصان دہ ہے۔ تیجتائی علاقے کی تمام رجعت پسند قوتوں کی تقویت کا سبب ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۸۲)

کیمپ ڈیویڈ ایک سیاسی فریب

کیمپ ڈیویڈ مسلمانوں پر اسرائیل کے مظالم کو جاری رہنے کیلئے ایک سیاسی کھیل اور فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں پندرہ سال سے زائد عرصہ سے اشتہارات اور تقریروں کے ذریعے اسرائیل کی مذمت کرتا رہا ہوں اور فلسطینیوں اور ان کی سر زمین کا دفاع کر رہا ہوں۔ اسرائیل غاصب ہے اسے جلد سے جلد فلسطین سے نکل جانا چاہیے۔ اس کی تہراہ حل یہ ہے کہ فلسطینی بھائی اس گندے مادے کو جتنی جلدی ہو سکے نابود کر دیں۔ علاقے میں سامراج کا قلع قمع کر دیں تاکہ خطے میں امن واپس لوٹ سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۷۶)

اور سادات عالم اسلام کا ٹھکرایا ہوا شخص

سادات مسلمانوں، عرب ممالک اور فلسطینی بھائیوں کے مفادات کے خلاف اقدامات انجام دینے کی وجہ سے، عالم اسلام اور عربوں کا ٹھکرایا ہوا شخص ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۳۰۵)

سادات اور اسرائیل کی صلح کا خطرو

میں پندرہ سال سے زائد عرصے سے غاصب اسرائیل کے خطرے سے آگاہ کر رہا ہوں، عرب اقوام اور عرب حکومتوں کو مسلسل یہ حقیقت کو بتاتا رہا ہوں۔ مصر اور اسرائیل کے درمیان سامر اجی صلح ہو جانے کی وجہ سے اب یہ خطرہ پہلے سے زیادہ اور قریب اور یقینی ہو گیا ہے۔ سادات نے اس صلح کو قبول کر کے سامر اجی حکومت امریکہ سے اپنی واپسی کو مزید آشکار کر دیا۔ ایران کے سابق شاہ کے دوست سے اس سے زیادہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔۔۔ ایران سادات اور اسرائیل کے سمجھوتے کو اسلام، مسلمانوں اور عرب بھائیوں کے حق میں خیانت سمجھتا ہے اور اس معاہدہ کے مخالف ممالک کے سیاسی موقف کی حمایت کرتا ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۲۱۰)

امن معاہدہ اور اسلامی حکومتوں کے درمیان اختلاف

ہمارا فلسطین کی حمایت کرنا اور اسرائیل سے نفرت و بیزاری کا انہصار کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہم نے تقریباً بیس سال سے اب تک ان مسائل پر کافی گفتگو کی ہے۔ عرب حکومتوں اور تمام مسلمانوں کو اس سلسلے میں نصیحت کرتے ہوئے ہم نے کہا کہ ان مسائل میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ اگر عرب حکومتیں (جن کی آبادی زیادہ ہے اور ان میں بہت سارے گروہ پائے جاتے ہیں) آپس میں متفق ہو تو اسی تو آج فلسطین اور قدس پر یہ مصیبیتیں نہ پڑتیں۔ لیکن افسوس کہ عربی حکومتوں ہماری نصیحتوں پر کان نہیں دھرا اور جو اختلافات بیگانوں اور غیر وہیں نے ان کے درمیان ڈال دیئے ہیں، ان پر توجہ نہیں کی اور وہ اختلافات آج بھی موجود ہیں، بلکہ روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہی اختلافات کی ایک کڑی وہ اختلاف ہے جو مصر اور اسرائیل کے درمیان معاہدہ ہونے کی بنیاد پر پیدا ہوا پھر بیگانوں کے ذریعے یہ اختلاف مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے درمیان پھیل گیا اور چونکہ ان کے درمیان سیاسی رشد کا بحران ہے لہذا مسائل کو حل بھی نہیں کر سکے اور اس طرح کی غلطی کر بیٹھے۔ ایک ایسی خیانت کے مر تکب ہو گئے جس کی وجہ سے مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے درمیان اختلاف بڑھ گیا جو کہ ہمارے لیے افسوس کا باعث ہے۔ (صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۹۸)

سادات اور نص قرآن کی مخالفت

سوال: [جناب امام خمینی مصر کے صدر سادات نے جو کہ بہت زیادہ مذہبی اور مسلمان انسان ہیں، کہا ہے (البتہ گستاخی کی مغدرت چاہتا ہوں انہوں نے نہیں کیا ہے) آپ نے اسلام کی آبرو ختم کر دی ہے در حقیقت اس نے اس قدر گستاخی کی کہ حضرت امام خمینی کو دیوانہ کہا! کیا میں آپ سے یہ استدعا کر سکتا ہوں کہ جناب العالی، سادات کے ان بیانات کے بارے میں اپنی نظر سے مطلع فرمائیں گے؟]

جواب: وہ انور سادات کا اسلام مسلمانوں کے اسلام سے الگ ہے۔ انور سادات کا اسلام نص قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن کریم نے صراحت کے ساتھ کہا ہے کہ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ دوستی نہ کرو۔^۱ لیکن اس نے کارٹر اور بگین کے ساتھ دوستی کر لی!

لگتا ہے آپ کی نظر میں بھی الفاظ کے معانی بدل گئے ہیں، آپ اسے اسلام کا پابند مذہبی مانتے ہیں اور اسے ایک صحیح مسلمان جانتے ہیں۔ جبکہ قرآن کہتا ہے جو اسلام کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ایک طرف جہاں سادات اسلام کا دعویٰ کرتا ہے تو دوسری طرف اسلام کے دشمنوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کرتا ہے۔ سادات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جنوبی لبنان میں اسرائیل کیا کیا مظالم ڈھارا ہے اور یہ ظالم فلسطین پر کیا ستم کر رہا ہے؟ ایسے سے وہ دوستی کر رہا ہے! اس کے باوجود خود کو مسلمان سمجھتا ہے! اس کے کاموں کو اسلامی معیاروں پر پر کھنا چاہیے تاکہ ہم جان سکیں آیا اس نے اسلام کی آبرو کو محفوظ کیا ہے، بچایا ہے اور ہماری ملت کے کاموں کو بھی اسلامی معیاروں پر پر کھنا چاہیے تاکہ جان سکیں کہ آیا اس نے اسلام کے ساتھ خیانت کی ہے۔ اسلام کو رسوائیا ہے۔ سادات کے یہی اور اسی جیسے اقدامات جنہیں ہم نے بیان کیا ہے، کی وجہ سے ان کی ملت بھی ان سے متفق نہیں ہے۔ مسلمانوں نے بھی اس کی مذمت کی ہے۔۔۔ کیا سادات خود مختاری کے تحفظ کیلئے قیام کو، اسلام کی حفاظت کیلئے قیام کو، اسلامی جمہوریہ وجود میں لانے کیلئے قیام کو اسلام کے مخالف جانتے ہیں؟ اور اگر ایک ملت ظالمین و جابرین کو ختم کر دے، ظالم اور شہنشاہی کو مٹا دے اور اسلامی جمہوریہ اس کی جگہ قائم کر دے تو سادات اس عمل سے اسلام کیلئے خطرہ میں محسوس کرتے ہیں؟!

کیا واقعی یہ عمل اسلام کی ساکھ کو نقصان پہنچا رہا ہے؟! آیا ہم جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ظالم اور قاتل پر مقدمہ چلا یا جائے، چونکہ اس نے اسلام کے ساتھ خیانت کی ہے، قرآن کریم کے ساتھ خیانت کی ہے، ملت مسلمان کے ساتھ خیانت کی ہے۔ اگر ہم ایسے شخص پر مقدمہ چلانیں تو ہم نے اسلام کی آبرو کو پامال کیا یا اس شخص نے جو کہتا ہے کہ اس کو لانے کیلئے میرا طیارہ حاضر ہے اور وہ جس نے اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت کی ہے؟ تم اس کا استقبال کرتے ہو۔ اسلام کے ساتھ خیانت تم نے کی ہے اور اسلام کی عزت کو پامال کیا

1. سورہ نساء کی آیت ۱۲۳ کی طرف اشارہ ہے۔

ہے یا ہماری ملت نے کہ جو اس قائل کو لا کر اس پر مقدمہ چلاتا چاہتی ہے اور اس کے جرائم اور خیانتوں کو فاش کرنا چاہتی ہے؟ اسی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ سادات کے نزدیک الفاظ اسلام اور الفاظ خیانت کا مطلب کچھ اور ہی ہے! لہذا اس کی اصلاح ہونی چاہیے۔ ہر کلمہ کا مطلب وہی ہونا چاہیے جو حقیقت میں ہے۔

سوال: [اس کا مطلب یہ ہوا کہ سادات نے اسلام کے ساتھ خیانت کی ہے؟]

جواب: جی ہاں! اس نے اسلام اور مسلمانوں کے حق میں خیانت کی ہے۔ اس نے مسلمانوں کے مفادات کے برخلاف کمپ ڈیویڈ میں جو کارٹ اور بگین کے ساتھ معاهدہ کیا ہے وہ اسلام کے ساتھ خیانت ہے، چونکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں خائن کی حمایت کرنا اسلام کے ساتھ خیانت کرنا ہے۔ یہ سب اسلام کے ساتھ خیانت ہے اور سادات نے اسلام کے ساتھ خیانت کی ہے۔ لہذا مصر کی عوام سے ہماری یہی درخواست ہے کہ اس خائن کو اسی طرح معزول کر دیں جس طرح ہم نے خائن (شاہ) کو حکومت سے برکنار کر دیا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۸۷)

садات کا دشمنان اسلام کا اتباع کرنا

میں کتنا افسوس کروں کہ ایک اسلامی ملک میں ایک شخص کہہ رہا ہے کہ ”میں اس مملکت کا سرپرست ہوں“ اور ادھر سے دو ایسے لوگوں کے ساتھ معاهدہ بھی کرتا ہے جو دشمن اسلام ہیں۔ اسلام کے دشمن ہیں نہ کہ کسی ایک گروہ کے دشمن۔ بدجنت اسرائیل، اسلام کا دشمن ہے نہ کہ ہمارا اور آپ کا دشمن۔ کارٹ بھی اسی کا بھائی ہے۔ اب ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اسلام کے خلاف معاهدہ کریں اور ہم تماشائی بنے بیٹھ رہیں۔ مصر کے عوام بھی تماشائی بنے رہیں اور آپ نامہ نگار بھی تماشائی بنے رہیں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ ہم کتنا افسوس کریں اس حالت پر کہ وہ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ جنہوں نے مسلمانوں پر قہر ڈھایا مسلمانوں کے خلاف اس طرح کا معاهدہ کریں اور اس سے بدتری یہ کہ تمام مسلمان تماشائی بنے رہیں! اسلامی حکومتیں بھی تماشائی بنی بیٹھی رہیں! تمام ملت بھی بیٹھ کر نگاہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۳۲)

садات، مصر کے عوام کیلئے ایک نگ و عار

مصر کے عوام خائن سادات کے نگ و عار سے تنگ و عاجز تھے لیکن اس وقت اس سے کہیں زیادہ اس مصیبت میں گرفتار ہو گئے ہیں جس میں شیطان اعظم امریکہ نے اپنی سازش کے ذریعے ان کو مبتلا کیا ہے۔ شیطان اعظم چند سال مند کیلئے ظلم و جرم کی

اور ہر طریقہ کے دستاویز اور ہر طرح کے شیطانی حربے استعمال کر رہا ہے۔ محمد رضا کو مصر پر مسلط کر کے خود کو اس سے بے خبر ظاہر کر رہا ہے! جبکہ وہ اس حقیقت سے غافل ہے کہ متین بیدار ہو گئی ہیں اور اس جیسے لوگوں کو اچھی طرح پہچان چکی ہیں۔ وہ کسی زمانہ میں فوج کو اتار کر اور جاسوسی اڈہ پر چھاتے بردار اتار کر اور ملک کو کمزور کرنے کے ارادہ سے ہمیں ڈر لتا حکما تھا لیکن اس کا یہ حربہ کار گرنہ ہوا۔ لہذا ب اب وہ ایک سیاسی حربہ اور ایک شیطانی چال کا سہارا لے رہا ہے۔ ملامت اور چاپلوسی کے ذریعہ ہمیں غافل کرنا چاہتا ہے تاکہ ہمارے عوام کو بے وقوف بنانا کہ اپنے حریفوں سے سیاسی معزکہ سر کر لے۔

تعجب اس بات پر ہے کہ کارٹر کی طرح سادات بھی مدعا ہے کہ انسان دوستی کے احساس نے اسے معزول شاہ کو پناہ دینے پر آمادہ اور مجبور کر دیا ہے۔ وہ لوگ جنہیں جب موقع ملا عوام کو صرف حق پسندی کے جرم میں نقصان پہنچاتے رہے ایسے لوگوں نے انسان دوستی کے احساس کا دعویٰ کر کے ایسے ظالم و جابر کو پناہ دے دی جس نے تقریباً چالیس سال میں ایک عظیم ملت کو تباہ و بر باد کیا، دسیوں ہزار بے گناہ انسانوں کا قتل عام کیا اور سینکڑوں لوگوں مجرد اور معذور کر دیا۔ ایک غریب ملت کے اموال کو لوٹ لے گیا۔ وہ ایسے شخص کی حمایت کر رہے ہیں اور اسے انسان دوستی کے احساس کا نام دے رہے ہیں۔ ہمارے اور اپنے عوام کو اپنی سیاست کا باز پچھہ بنارہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۱۶)

صدام اور سادات کی موت پر لوگوں کی خوشی

اگر اس وقت عراق میں صدام حسین کیلئے کوئی سانحہ پیش آجائے یا مصر میں سادات کیلئے کوئی واقع رو نما ہو جائے اور انہیں کوئی نقصان نہ ہو تو لوگوں پر عزا کے آثار نمایاں ہو جائیں گے۔ لیکن اگر انہیں موت آجائے تو لوگ خوشی متناکیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۲۲)

مسلمانوں کی تباہی کا مرکز

آج کل اسرائیل اور اس کا گہر ادوسٹ مصر، مسلمانوں اور ان کی عظیم فکری اقدار کی نابودی اور خاتمے کیلئے علاقہ میں ایک مرکز قائم کرنا چاہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۷۷)

مسجد پر کنٹول اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی

اطلاعات کے مطابق سادات نے تمام مساجد کو اپنے کنٹول میں لے لیا ہے اور ان سب کو سیاست میں حصہ لینے سے منع کر دیا ہے۔ سادات کے مطابق مصر کے علماء کو سیاسی امور میں حصہ نہیں لینا چاہیے۔ وہ مسجد میں جائیں، منبر پر تقریریں کریں لیکن وہی باتیں بتائیں جو پہلے رانچی میں اس سے بڑھ کر کچھ بولنے کا حق نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۱۰)

حکومت مصر کے خلاف قیام

مصر کے عوام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ بھی اگر ایران کی طرح ان سازشوں کے خلاف قیام کریں تو وہ بھی کامیاب ہوں گے۔ مصر کے عوام کر فیو سے نہ ڈریں، اس پر توجہ نہ دیں اور جس طرح ایرانی عوام کر فیو کی خلاف ورزی کر کے سڑکوں پر آگئے اسی طرح وہ لوگ بھی کر فیو کی خلاف ورزی کر کے سڑکوں پر آجائیں اور امریکہ کے ان ٹھوٹوں کو نکال باہر کریں۔ مصر کے عوام نہیں اس بات کا موقع نہ دے کہ وہ اپنی معزول حکومت کو دوبارہ بر سر اقتدار لا کر اپنے نفوذ اور اثر و سوخ کو پھر ان پر مسلط کر سکیں۔ وہ دن آگیا ہے جب مصر کے عوام کو قیام کرنا چاہیے۔ آج حکومت کی کمزوری اور عوام کی طاقت کا دن ہے۔ لہذا اسے طاقت دکھانی چاہیے اور تمام اصولوں کے مقابلے اس کر فیو کی پروادا نہیں کرنی چاہیے۔ اس لیے وہ اس کر فیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سڑکوں پر آجائیں اور اس حکومت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دیں جو طاقت کے ذریعے اسلام کی مخالفت کرنا چاہتی ہے اور صراحت کے ساتھ اعلان کر رہی ہے: ہم ہر اس شخص کو کچل دیں گے، سزادیں گے جو اسلام کا وفادار ہو گا! اور ایسا کرنا مصر کے عوام اور ان علماء کی شرعی ذمہ داری ہے جو حکومت سے وابستہ نہیں ہیں۔ علمائے مصر اٹھ کھڑے ہوں اور خدا کی ناطر اسلام کا دفاع کریں۔ علمائے مصر کے پاس کیا اعزز ہے جو اس حکومت کے خلاف آواز نہیں بلند کرتے جس نے اقتدار پانے سے پہلے ہی اعلان کر دیا ہے کہ جو بھی اسلام سے ربط رکھتا ہو گا ہم اسے تھس کر دیں گے۔ تو پھر ایسی حکومت کے خلاف کیوں نہیں بولتے، ان کے پاس کیا اعزز ہے جو بیٹھ کر ان تمام باقوں کو سن رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پھر دوبارہ غالب آجائیں؟ آج آپ کامیاب ہیں۔ آج طاقت مصر کے عوام کے ہاتھ میں ہے۔

مجھے نہیں لگتا کہ فوج حکومت کا ساتھ دے گی سوائے ان فوجیوں کے جو امریکہ کے نمک خوار ہیں۔ مصر کی فوج اس بات کو جان لے کہ اگر وہ ایسی حکومت کی حمایت کرنا چاہتی ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ میں امریکہ اور اسرائیل کی تابع ہوں اور جو کوئی اسلام کا دم بھرتا ہو گا میں اسے تھس کر دوں گی! تو یہ بڑی شرمناک بات ہے۔ لہذا اس ذلت کو اپنے اندر جگہ نہ دے ورنہ پھر

اسرائیل آکر آپ پر حکومت کرے گا اور پھر اسرائیل اور امریکہ آپ کی تقدیر کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۸۵)

اسلام کی تباہی کا خطرہ

مصر کے عوام اس ظالم و جابر حکومت کی اس دھمکی پر کان نہ دھریں کہ جو بھی اسلام کا نام لے گا ہم اسے ختم کر دیں گے، بر باد کر دیں گے! ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ مصر میں اسلام خطرے میں ہے ہر مصری مرد اور عورت پر قیام کرنا واجب ہے اور اس حکومت کا تختہ پلٹ دیں جس نے شروع ہی سے اسلام کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے۔
(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۱۸)

عراقی فوج میں مصری جوانوں کی بھرتی

جو لوگ بھی حکومت مصر کی طرح اس کی مدد کرنا چاہتے ہیں وہ بھی تجربہ کر کے دیکھ لیں کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ لیکن میں ان سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسا تجربہ نہ کریں۔ بے گناہ جوانوں کو تباہ و بر بادنہ کریں۔ جوانوں کو ایسے میدان میں نہ اتاریں جس کا انجام فقط اور فقط ہلاکت ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۵۲)

ایران کے خلاف عربوں کو انسان

حکومت مصر جو عربوں کو ایران کے خلاف اکٹھا ہونے کی دعوت دے رہی ہے اس کا مقصد کیا ہے؟ کیا ایران خطرناک ہے؟ ان کیلئے ایران خطرہ ہے یا اسلام؟ عربوں کو اکٹھا ہونے کی دعوت دینا گویا اسلام کے خلاف لوگوں کو اکٹھا کرنا ہے، کیونکہ وہ لوگ اسلام کو اپنے مفادات کے خلاف پار ہے ہیں۔
(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۸)

حکومت مصر کی ہوشیاری کی ضرورت

میں نے آپ لوگوں کو برادرانہ نصیحت کی ہے، باقی آپ خود سمجھیں۔ حکومت مصر جیسی دوسری حکومتوں کو آگاہ کر رہا ہوں کہ کہیں امریکہ کی سازشوں کا شکار نہ ہو جائیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ امریکہ بحیرہ احمر اور نہر سویز میں بارودی سرنگیں بچانے کے جس کا انہوں نے اتنا زیادہ پروپیگنڈہ کیا ہے کہ انسان کو یقین آ جاتا ہے کہ یہ بڑی طاقتوں کی سازش کے سوا کچھ نہیں ہے، کے بہانے کوئی مہم جوئی نہ کر دے۔ لیکن پھر بھی سبھی جانتے ہیں کہ اصل معاملہ ابھی بھی پرداہ ابہام میں ہے۔ دوسری طرف، امریکہ والانگلینڈ اور فرانس جیسی ظالم و جابر حکومتوں کے داویے اور کچھ بھری جہازوں کے نقصان سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے اکثر علاقے میں رکنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لہذا جتنا بھی اس طرح کے حالات زیادہ ہوں گے انسان اتنا ہی زیادہ ان کے دعوؤں کے کھوکھلے ہونے پر یقین کر لیتا ہے۔ بہر حال، اگر مصر ایران جیسی ملت و حکومت سے ٹکرانا چاہتا ہے جس نے ظالموں کے ہاتھ کو باندھنے کیلئے انقلاب برپا کیا ہے تو اسے جان لینا چاہیے کہ دنیا کی انقلابی اور مسلمان اقوام اس کی مذمت کے ساتھ ساتھ خاموش نہیں بیٹھیں گی۔ مصر جیسی حکومتوں کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اپنی قسم و تقدیر کو امریکہ اور اس کے دوستوں کے حوالہ نہ کرے اور خود کو بغیر سمجھے بوجھے معمر کہ میں نہ اتارے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۳۲)

عزت اسلام کی رکاوٹوں سے نہ مبتلا

اسلامی اور عرب حکومتوں اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ انور سادات کی دوسری کاپی اور اسلام کے دوسرے خائن "حسن مبارک" کو دھنکار دیں، کیونکہ انہی افراد نے آپ لوگوں کو باز بچہ بنار کھا ہے تاکہ آپ جان بوجھ کریا بغیر جانے بوجھے کے اسلام کی عزت و شرف کا راستہ بند کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۶۸)

مصر سے سفارتی تعلقات کا خاتمہ

مصر سے سفارتی تعلقات منقطع کرنا

محترم ڈاکٹر ابراہیم یزدی، وزیر خارجہ

مصر اور اسرائیل کے درمیان ہوئے خیانت آمیز معاہدے اور حکومت مصر کی جانب سے امریکہ و صیہونیزم کی بغیر چوں وچرا اطاعت کرنے کے پیش نظر اسلامی جمہوریہ ایران کی عبوری حکومت، مصر سے اپنے سفارتی روابط کو ختم کر دے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۶۸)

اسلامی حکومتوں کا مصر کے ساتھ تعلقات ختم کرنا

یہ آپ حکومتوں کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ آپ اسلامی افکار کو عملی جامہ پہنانیں، رانج کریں اور اپنے بھائیوں کی مخالفت اور دشمنی کو ختم کر دیں، کیونکہ خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں اور عوام کے نزدیک اسلامی حکومتوں کی ذمہ داریاں بہت عظیم ہیں۔ حکومت مصر نے اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جو اتنی بڑی خیانت کی ہے اسلامی حکومتوں کو اس کے خلاف رد عمل ظاہر کرتے ہوئے اس سے تعلقات ختم کر لینے چاہئیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۷۰)

سادات کی نکست

مصر کے عوام کو اس خائن کو اپنے ملک سے نکال دینا اور امریکہ و صیہونیزم کی غلامی کا طوق ملت کے گلے سے نکال پھینکنا چاہیے۔ میں نے بھی اپنی حکومت کو مصر سے تعلقات توڑنے کا حکم دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۷۰)

عرب لیگ میں مصر کی دوبارہ شمولیت

اردن اور مصر کی حکومتوں میں اگر ذرا بھی غیرت ہوتی اور انسانی و عرب شرف کا پاس و لحاظ ہوتا تو اسرائیلی صیہونیزم کی اسارت سے نجات حاصل کر چکی ہوتیں نہ یہ کہ اسرائیل کو متعارف کرانے کی کوشش کرتیں اور قید کر دینے والے کمپ ڈیویڈ معاہدے سے اپنی ذلت اور اسارتلوں کو زیادہ سے زیادہ محکم کرتیں جو لوگ مصر کو عرب لیگ میں شامل کرنے کیلئے اپنے خیال خام میں اسلامی جمہوریہ کی مخالفت کر رہے ہیں وہ بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں سے جو در حقیقت امریکہ کا ہاتھ ہے اپنی قبر کھود رہے ہیں۔ (صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۲۶)

ایران کے خلاف اسرائیل اور مصر کا تجاد

حکومت مصر صراحت سے کہہ رہی ہے کہ اس اسلامی جمہوریہ کو نہیں ہونا چاہیے۔ مصر کے صدر نے اسرائیلی صدر سے براہ راست گفتگو کرنے کے بعد اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ اسلام کو ناکام کر کے رہیں گے۔ اس کا دعوایہ ہے کہ میں ایک مسلمان ملک کا صدر ہوں اور عراق مدعی ہے، ایران کا تعلق اسرائیل سے ہے لیکن اسرائیل اور مصر آپس میں اس بات پر معاہدہ کرتے ہیں کہ ایران کے خلاف عراق کی مدد کریں گے !!

سوال یہ ہے کہ اسلامی ممالک ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ کیوں وہ اپنے کو ایسا بنالیں کہ اسرائیل ایک اسلامی ملک پر لبنان پر حملہ کرنے کا پلان بنائے؟ یہ سب صرف اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اسرائیل کو موقع دیا ہے، اس سے دوستی کی ہے، بعید نہیں کہ اس کی مدد بھی کر رہے ہوں۔۔۔ ہمیں اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۰۲)

فلسطینی کاز کے ساتھ مصر کی خیانت

تعجب خیز نہیں ہے کہ امریکہ اور اس کے ہم خیال ممالک مصر کو عرب لیگ میں واپس لانے کیلئے ہر در پر دستک دے رہے ہیں! عرب حکمرانوں کی قابل افسوس اور عجیب حالت ہے کہ اتنے طولانی مقدمات، پروپیگنڈے اور کھلم کھلا اور چھپ چھپا کر آنا جانا عجیب و غریب قسم کے شور شرابے، عرب اور غیر عرب ممالک کے اعلیٰ حکام، صدور، بادشاہوں کے اجتماع میں جس تجویز کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھیں، شاید جو لوگ اس سے آگاہ نہیں تھے وہ اس بات کے منتظر تھے کہ اس کا نفرنس اور نشست میں ان مشکلات کے بارے میں گفتگو ہو گی جن میں بڑی طاقتلوں نے اسلام، مسلمانوں اور دنیا کی مظلوم ملتوں کو مبتلا کر دیا ہے اور تمام مل دا قوام کی حالت کے اصلاح سے متعلق کوئی تجویز پیش کی جائے گی اور لا تھ بنا یا جائے گا اور ان کی علمی مشکلات کا حل نکال جائے گا لیکن اتنا کچھ خرچ کر کے صرف اور صرف نشست و برخاست ہوئی اور اسلام و مسلمانوں کی تمام مشکلات کا خلاصہ اسرائیل کے ساتھ معاملہ کرنے والے مصر کو عرب لیگ میں شامل کئے جانے میں کردار! اس دن صیہونیزم کا حلیف ہونے کی وجہ سے انہی لوگوں نے مصر کو عرب لیگ سے نکال دیا تھا اور آج اسرائیل کے استحکام اور اس کے تسلیم کرنے کی وجہ سے شامل کر لیا! اس دن انہوں نے مصر کو عربوں کا مطالبہ مسترد کر دینے کی وجہ سے باہر نکال دیا تھا اور آج امریکہ کی دست بوسی کر لینے پر اسے شامل کر لیا ہے۔ اس دن مصر کو فلسطین کے کاز کے ساتھ خیانت کرنے پر خارج کر دیا تھا لیکن آج جب اس خیانت پر سب نے مل کر دستخط کر دیئے تو اسے واپس اپنے ساتھ کر لیا۔ اس سے زیادہ قابل افسوس اور شرمناک بات یہ ہے کہ مصر نے نہایت دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی بھی شرط کو

بوقل نہیں کیا۔ قاہرہ کے بڑے عہدیدار نے کہا ہے کہ عرب سربراہوں کو اپنی غلطی کا اقرار کر لینا چاہیے! مسئلہ لبنان، مسئلہ افغانستان اور عرب عوام واقوام کی مشکلات ایسی نہیں تھیں جن پر اسلامی ممالک کے سربراہ اپنا عزیز و قیمتی وقت صرف کرتے! عرب اور غیر عرب کی مظلوم و محترم ملتیں اور مسلمان اس ذلت و شرم کو کیسے برداشت کریں کہ ان کے حکمران ایسے لوگ ہیں۔ کیا بھی وہ وقت نہیں آیا کہ اسلامی اقوام اٹھ کھڑی ہوں اور اپنے حکمرانوں اور سربراہوں کو یا تو شرف اسلام کے سامنے خاضع کر دیں یا پھر ان کے ساتھ ایران کی طرح رویہ اختیار کریں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۳۰)

تمت و الحمد لله

فهرست

1	مقدمہ.....
2	اس کتاب کی خصوصیتیں.....
4	پہلی فصل: عالم اسلام کی حالت.....
6	عالم اسلام کی برتری
6	مسلمانوں کی ثروت.....
6	ایران کی ثروت و دولت.....
7	مشرق میں ذخیر کی فراوانی.....
7	علاقائی سلامتی کا تحفظ
7	مسلمان عظیم ذخیر کے مالک.....
7	عالم اسلام سب سے بڑی طاقت
8	مسلمانوں کا مالدار اور ثروتمند ہونا.....
8	ایران کی اسٹریٹیجک پوزیشن.....
8	اسلامی اقوام کی بیداری حقیقی اسلام بیداری کا سبب.....
9	اسلامی مسائل پر توجہ.....
9	بیداری اور اسلام کی طرف رجحان
10	عظیم اسلامی حکومت کی تشكیل
10	اسلامی حکومتوں کے آپسی روابط

10	مسلمانوں کی غفلت پر تشویش.....
11	مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی بھائی کی کوشش
11	خود اعتمادی، بیداری کا سبب
11	مسلمانوں کی بیداری کی مبارک باد
12	اسلام کی مدد کیلئے دوڑو
12	بھائی چارے اور اتحاد کی دعوت
12	سازشوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا ہوشیار رہنا
13	علمی دہشت گرد
13	اسلامی حکومتوں کے سربراہ مسلمان حکمرانوں کی غفلت
13	اسلامی حکمرانوں کی بھاری ذمہ داری
13	عالم اسلام کے اختلافات اور طاقتور ممالک کا لالجھ
15	اسلامی حکومتوں کی ثابت قدی
16	حکومتوں کی عدم پیش رفت
16	اسرائیل کو نابود کرنے کیلئے اتحاد
16	اسلامی حکومتوں کی ذمہ داری
17	اسلامی حکمرانوں کے جرائم
17	بڑی طاقتلوں سے وابستگی
17	پہلے والے اسلام کی طرف بازگشت

18	احکام اسلام کا نفاذ
18	اسلامی حکومتوں کا سرکشیوں سے مقابلہ
19	مسلمانوں کے حقوق کا پیالہ ہونا
19	نعرہ کے بجائے عمل کا مظاہرہ
19	عوام کے دلوں کو جیتنا
20	بے سود سیاسی مذاکرات
20	(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۶۰)
20	مشرق و مغرب کی لوٹ مار
20	خدا کی رسی کو مضبوطی سے بکڑنے کی ضرورت
21	عوام کے سامنے انکساری
21	تم ملت و اقوام کے مقابلہ میں ہیچ
21	مسلمانوں کے حکمرانوں سے شکایت
22	اسلامی ذمہ داری
22	مسلمان حکمران اور استنباری سازش
23	ممالک کے حکمرانوں کے ہاتھوں عوام کی تحریر
23	مسلمان حکمرانوں کے اختلاف
23	عالم اسلام کا اتحاد مسلمانوں کا اتحاد
24	مسلمانوں کی عزت

24	مغرب کے مقابلے میں استقامت
24	جاریت کی روک تھام کیلئے اتحاد
24	اسلام سرداری کا سبب
25	اتحاد، مسلمانوں کا فرضیہ
26	اتحاد کا فقدان باعث افسوس ہے
26	اختلاف کو ختم کرنا
26	تفرقہ، بیگانوں کے تسلط کی وجہ
27	مسلمانوں کا تفرقہ، ذلت کا سبب
27	اتحاد، سرفرازی کا سبب
27	فساد کی جڑ
28	اغیار کے اثر و رسوخ کا خاتمہ اور اتحاد
28	تمام مسلمان، ایک طاقت
28	اسلامی حکومتوں کا اتحاد
28	اتحاد، رفع مشکلات کا سبب
29	وحدت، اسلامی جمہوریہ کی بنیاد
29	مشکلات کی وجہ، اختلافات
29	ہم آہنگی، کامیابی کا راز
30	اختلافات کا خاتمہ

مشکلات کو حل کرنے کیلئے کوشش کریں 30
اسلام پر عملدرآمد 30
اسلام کی پناہ لینا 31
مسلمانوں کا قلبی اتحاد، قدرت و طاقت کا باعث 31
اسلامی ممالک کا اتحاد 32
اتحاد، نجات کا باعث 32
حقیقی خود مختاری کا حصول 32
اتحاد، طاقتوں کی شکست کی وجہ 32
پرچم توحید تسلی اتحاد 33
مسلمانوں کی طاقت 33
اختلاف، باعث نابودی 34
ملتوں کا اتحاد، حکومتوں کے اتحاد کا تابع 34
امریکہ کے غلط پروپیگنڈے 34
ایرانی عوام کے ساتھ مسلمانوں کا اتحاد 34
مسلمانوں کے اتحاد سے بڑی طاقتوں کو وحشت 35
اتحاد، سازشوں سے نجات کا ذریعہ 35
عالم اسلام کی مشکلات فتنے سے اجتناب 35
حکومتوں کی ماتحتی کی وجہ 36

36	احکام اسلام کو قدیمی بتانا
36	حکمران، اسلام کی بد بختی
36	جو انوں کو ورغلانا
37	بے پناہ ذخیر کے باوجود فقر و بد بختی
37	قانون اسلام کی جگہ، ظالمانہ قوانین کا نفاذ
38	احکام اسلام کا نافذ نہ ہونا
38	استعماری ثقافت کی مداخلت
38	اسلامی حقائق کو محفوظ رکھنا
39	قرآن کی تعلیمات پر توجہ دینا
39	اسلام کے خلاف دشمنوں کی تحریک
40	عالم اسلام کے خلاف استعماری ساز شیں
40	انسانی حقوق کا منشور
40	ظالموں کی مذمت
40	مشکل کی وجہ، تفاہم کا فقدان
41	امت اسلامیہ کی نجات کا راستہ
41	اجنبیوں کا غلبہ سب سے بڑی برائی
41	عوام اور حکومتوں کے درمیان افہام و تفہیم
41	تفرقہ، نابودی کی وجہ

42	کمزور لوگوں کا آپسی تفرقہ
42	منافقین، مسلمانوں کی مشکلات کی وجہ
42	افریقہ کی مظلومانہ فریاد
43	مسلمانوں کی اصل مشکل
43	اسلام اور اس کے حقوق سے دور ہونا
44	اسلام اور مسلمانوں کیلئے خطرے کا اعلان
44	مسلمان حکمرانوں کی خیانت
45	بڑی طاقتیں، مشکلات کی وجہ
45	بڑی طاقتوں کی جانب سے اسلام کی مخالفت
45	اسلام، بے لگام سرکشوں کے جال میں گرفتار
46	مشکلوں کی طرف توجہ نہ دینا
46	مشکلات کے اسباب کا دراک
47	اسلامی ممالک میں بڑی طاقتوں کا نفوذ
47	اسلامی ممالک میں امریکہ کی مداخلت
47	لوگوں کو آگاہ کرنا
48	مادی مفادات اور بڑی طاقتیں
48	اسلامی ممالک کا اٹھ کھڑے ہونا
49	مسلمین پڑھائے گئے ظلم و ستم کا تماشائی بننا

49	حقیقی اسلام سے دوری
49	حکومتوں کا مرعوب ہونا
49	شکار کی تقسیم پر طائفتوں کا اختلاف
52	سیاہ فام ہونے کے جرم میں تازیانہ
52	سدھار کرنے والے پروگراموں کا نفاذ ضروری
52	معرفت حج کی ضرورت
53	دوسری فصل: اسلامی ممالک سے روابط رکھنے کے لئے اصول
55	اسلامی حکومتوں کے ساتھ مضبوط تعلقات
55	مسلمان عرب ممالک اور ایران کے مشترکات
55	اسرائیل کے مقابلے میں عربوں کی حمایت
55	مسلم ممالک کے ساتھ براذرانہ روابط
56	عرب ممالک کی گروپ بندی اور ایران کا رجحان
56	ظالم حکومتوں سے دشمنی
57	اسلامی اہداف حاصل کرنا
57	اسلامی حکومتوں کے ساتھ حکم و قوی رابطہ
57	بآہی تعاون کی دعوت
57	تمام لوگ ایک پرچم تلے آجائیں
58	تمام حکومتوں کے ساتھ اپنے روابط

58	پرچم اسلام و قرآن تلے اجتماع
58	انقلابی ممالک کی حمایت
59	اسلام، انسانیت کا ہمدرد
59	مسلمانوں کی خوشی اور غم میں شریک ہونا
59	اسلام کے مفادات، تعلقات کی بنیاد
59	احیائے اسلام
60	وحدت، دعوت اسلام کی بنیاد
60	مسلم اقوام کا آپسی اتحاد
60	اعرب و ایران کی وحدت سے امریکہ کو خوف
61	اسلامی ممالک کا اتحاد
61	اسلامی ممالک کی تقدیر پر تشویش
61	اسلامی ممالک پر چڑھائی نہ کرنا
62	ایران، اسلامی ممالک کا محافظ
62	تمام حکومتوں کے ساتھ پر امن زندگی بس رکرنا
62	پر امن رویہ
63	ہم کسی بھی ملک سے لڑنے کا رادہ نہیں رکھتے
63	صدام کی حمایت کے سلسلہ میں حکومتوں کی غلطی
63	اسلامی ممالک کے داخلی مسائل میں مداخلت نہ کرنا

64	تمام اسلامی ممالک کے ساتھ بھائی چارہ
65	دوسرے کی سر زمین پر چڑھائی نہ کرنا
65	تعلق قائم کرنے میں برادری کا لحاظ
66	اسلامی حکومتوں کی حمایت
66	اسلامی حکومتوں کی دلجوئی
66	اسلامی ممالک کی طرف برادری کا ہاتھ بڑھانا
67	ہم امن چاہتے ہیں
67	بڑی طاقتور کی سازشوں سے نجات
67	علاقہ کے ممالک سے دوستانہ روابط
68	اسلامی مفادات کی مخالفت نہ کریں
68	بائیکی تعلقات کا احترام
68	اسلامی حکومتیں اور اسرائیل کا مسئلہ
68	حکومتوں کا اسرائیل سے اتحاد
69	سامراجی طاقتور کی جانب سے اسرائیل کی حمایت
69	اسلامی ممالک میں بیگانوں اور اجنبیوں کا نفوذ
70	اسلامی ممالک کے حکمران اور فلسطین کا مسئلہ
70	اسلامی حکومتوں کا مرعوب ہو جانا
71	سازش کرنے والی حکومتوں سے تعلقات توڑ دینا اور ان پر دباوڈالنا

72	اسرائیل کا وجود اور ناجائز اقدامات
72	انور سادات کی مذمت
72	اسرائیل کی حمایت سے منع کرنا
73	اسرائیل کے خلاف شدید موقف
73	اسلام پسندی کا جھوٹا دعویٰ
73	ژرائی میں ایران کے ساتھ ہم آہنگی
74	ایران کی مخالفت اور اسرائیل کے ساتھ تعاون
75	اسلامی ممالک اور شرمناک خاموشی
76	لبنان کا مسئلہ، اسلام کیلئے سانحہ
76	اسرائیل کے خلاف اسلامی حکومتوں کا اتحاد
77	اسرائیل کا خطرہ
77	اسلامی حکومتوں کی بے اعتمانی
78	اسرائیل، علاقائی حکومتوں کی جائے پناہ
78	اسرائیل کی سازش اور عرب ممالک کے سربراہوں کی خاموشی
79	فاسطین کی کامیابی اور پھر حکمرانوں کی خاموشی
80	اسلامی انقلاب اور اسرائیل کا مسئلہ
80	فاسطین کی آزادی تک صیہونیزم کا مقابلہ
80	اسرائیل، اسلام کا سخت دشمن

81	اسرائیل، غاصب ہے
81	فاسطینی بھائیوں کی حمایت
82	تعقات اسرائیل سے ختم کرنا
82	اسرائیل کی مخالفت
82	اسرائیل بڑا خطرہ
82	اسرائیل، فساد کی جڑ
83	اسرائیل کی توسعی پسندی
83	اسرائیل سے نفرت
83	اسرائیل، انسانیت کا دشمن
84	اسرائیل، امریکی اڈہ
84	اسرائیل کو نابود ہو جانا چاہیے
84	کیمپ ڈیویڈ سمجھوتہ اسرائیلی مظالم پر مہر تصدیق
85	بیت المقدس کی آزادی تک جدوجہد
85	اسلامی انقلاب اور اسلامی تحریکیں فلسطینی مجاہدین کی مالی امداد و اجنب ہے
87	مجاہدوں کی حفاظت
87	مظلوم کی حمایت
88	ایران، فلسطین کے شانہ بہ شانہ
88	حریت پسندوں کی جدوجہد کی حمایت

حریت پسند تنظیموں کا دفاع 89	
کمزوروں کی حمایت 89	
حق و حقیقت کا دفاع 89	
راہ آزادی کے مجاہدوں کی مدد 89	
تحریکوں کی حمایت 90	
حریت پسند تحریکیں اور آزاد معاشرے کا قیام 90	
دنیا کے مظلوموں کا دفاع 90	
اسلامی جمہوریہ، اسلامی تحریکوں کا حامی 90	
کمزوروں کی حمایت 91	
اصول عقائد سے مسلمانوں کی واقفیت 91	
تیسرا فصل: دنیائے اسلام میں تنظیمیں اور انجمنیں 92	
حج 94	
اسلام کے بنیادی مسائل سے متعلق تبادلہ خیالات 94	
حجاج کے ساتھ برادرانہ رویہ 94	
حجاز کے حکمران، اسرائیل کے حامی 95	
حجاج کے ساتھ اسلامی بر تاؤ 95	
حج کے موقع پر مظاہرہ کرنے پر پابندی 95	
حکومت حجاز کی بیداری 95	

96	حج کا مسئلہ اسلام کا مسئلہ ہے
97	حجاج کے ساتھ تعاون
97	خدا کے مہمانوں کے ساتھ محبت آمیز سلوک
98	وسوسوں پر کان نہ دھرنا
98	خدا کے وعدوں پر قلبی اطمینان
98	حج کے موقع پر فریاد برائت
99	آل سعود، تاریخ کے بدنام چہرے
99	اسلامی کا نفرنس تنظیم حقیقی اسلام کی شناخت
100	غیر اسلامی کا نفرنس
100	طاائف کا نفرنس اور صدام سے بیکھتی
101	تفرقہ ڈالنا طائف کا نفرنس کا مقصد
101	طاائف کا نفرنس میں اسلامی حکمرانوں کی غفلت
101	طاائف کا نفرنس اور دنیا کے مسائل
102	طاائف کا نفرنس کے مقابلہ میں خاموش نہ بیٹھنا
102	طاائف کا نفرنس میں سازشیں
102	فہد کی تجویز کیمپ ڈیویڈ سے بدتر
103	مصر کا اسلامی کا نفرنس تنظیم میں واپس لا یا جانا
104	خطے کے ممالک اور اسرائیل کا تسلیم کیا جانا

105	حوزات علمیہ علمی مدارس کو لیس کرنا
105	دینی مدارس کی حفاظت
106	حوزہ نجف کی اہمیت
106	علمی حوزات کا مستحکم و پائیدار رہنا
106	حوزہ علمیہ قم کی بیداری
107	حوزہ علمیہ، ملک کا مستحکم و مضبوط قلعہ
108	مسلمانوں کی جزء اسلامی
108	اسلامی ممالک کی فیڈریشن
108	اسلامی اتحاد کی طاقت
108	مسلمانوں کو آپس میں متحد ہونا چاہیے
109	الہی انجمن
109	حکومتیں، عوام کے تقاضوں کی مخالف
109	متحد ہو جائیے
109	اتحاد، الہی فرنٹ
110	اتحاد بین المسلمين
110	عظمیم اسلامی حکومت
110	اسلامی امتوں کا اتحاد
111	مسلمانوں کے اتحاد کی طاقت

111	اسلام کے عظیم مفادات پر توجہ دینا۔
112	چوتھی فصل: نظریہ اسلام کے اصول.....
114	اسلام (آنیڈیالوجی)
114	اتحاد بین المسلمين، اسلام کا مقصد
114	بے بنیاد مخالفتوں سے بچیں
114	لیثروں کے مفادات کے سدرہا ہونا.....
115	غیر مسلموں کے تسلط کی روک تھام
116	مسلمانوں کی طاقت اور اسلام
117	اسلام کی انقلابی آنیڈیالوجی کا سہارا
117	معنوی طاقت، کامیابی کی وجہ
118	اسلام، اولین طاقت
118	اسلام کی کچلنے کی طاقت
119	اسلام، سب کیلئے
119	امن کا دین
119	اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا.....
120	اسلام، آزادی دلانے والا مذہب
120	اسلام، ہمارا وطن
120	اسلام، امن کا دین

121	مسلمانوں کا دفاع
121	مسلمانوں پر اتمام بحث
121	قرآن
121	اسلامی اصولتوں پر توجہ
122	اسلامی اخوت کی برقراری
122	حکم خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونا
123	مسلمانوں کی باہمی اخوت
123	قرآن کا وحدت کی طرف دعوت دینا
123	قرآن اور اس کے احکام کا تحفظ
123	قرآن کی غلط تفسیر
124	اسلامی جمہوریہ ایران کا ہدف
125	زندگی کے تمام امور میں قرآن کو جگہ دینا
125	قرآن کی کسمپرسی
126	احکام قرآن کے سامنے سر تسلیم خم ہونا
126	علماء اور اسلامی مراجع
126	علماء کا اتحاد، مخالفوں کی شکست کا سبب
126	علماء، اسلامی ممالک کے محافظ
127	علماء، اسلام کے محافظ

127	علماء کے ہاتھوں اسرائیل کے جرائم کا اعلان.....
127	سماجی سرگرمیوں سے علماء کو الگ کر دینا.....
128	حکومتوں کو ملتوں کے ساتھ اتحاد کی دعوت.....
129	پانچویں فصل: اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات.....
131	اردن
131	شah حسین سے ملنے سے انکار.....
131	اردن کے شah حسین اور جنگی خود کشی
131	جنگ کے سلسلے میں اردن اور عراق کی بیجتی.....
132	شah ایران اور شah حسین کی ایک جیسی تقدیر
132	اسرائیل کو تسلیم کرنے کی کوشش
133	شah اردن پھیری والا دلال
133	اردن کا شah حسین مسلمان حکومتوں کا دشمن
133	افغانستان
133	عوام کے ساتھ ہمدردی
133	افغانستان سے شah کی مخالفت کو آگے بڑھانا
134	افغانستان کے ساتھ دوستانہ روابط
134	افغانستان میں سوویت یونین کی مداخلت
134	افغانستان کے مسائل کا حل

134	افغانوں پر کیونسوں کا دباؤ.....
135	ایران، افغانستان کیلئے نمونہ عمل.....
135	افغانستان کی مشکلات.....
135	افغانستان میں بغاوت
136	افغانستان طاقتوں کے قبضے میں
137	غاصبین کی مذمت
137	جارحوں کا مقابلہ
137	افغانستان پر قبضے کی مذمت
138	افغانستان میں سوویت یونین کی غلطی
138	سوویت یونین کی شکست
138	افغانستان کے حالات سے باخبر رہنے کی ضرورت
138	سوویت یونین کی مذمت
139	افغانستان پر قبضہ
139	افغانستان میں سوویت یونین کا تشدد
140	بزدلانہ حملہ
140	افغانستان میں الیہ
140	سوویت یونین پر عرصہ تگ کرنا.....
140	اغیار کے زیر نگیں نہ ہونا.....

141	پاکستان پاکستان
141	امریکہ کے خلاف قیام
141	پاکستان کی فوج کو قیام کی دعوت
141	پاکستانی شیعوں کے مذہبی امور پر توجہ دینا
142	عارف حسینی، اسلام کے باوفاسا تھی
143	پاکستان کو ایران کی حمایت
143	ایرانی اور پاکستانی عوام کے درمیان گہرے تعلقات
144	ترکی
144	باتاترک اور ترکی میں دین کا قلع قمع
144	ترکی میں مغربیت
144	فووجی حکومت اور ملت سے جدائی
145	ترک کردوں کے بارے میں خاموشی
145	عراق
145	حملے کا محرك اور اس کے آثار صدام اسلامی خلافت کی گلر میں
146	عراق کا ایران پر حملہ
147	صدام، ملت عراق کی تباہی کا سبب
148	عرائی قیدیوں کے ساتھ ایران کا سلوک
148	تباه شدہ عراق کے جرم کے ثبوت

148	صدام اور یورپ کی حمایت کا ثبات
149	اسلام دشمنوں کی خدمت
149	عراق کی بعث پارٹی کیلئے درس عبرت
149	عراق میں داخل ہونا دفاع ہے یا جارحیت؟
150	ایران کا العراق میں داخل ہونا اور بے بنیاد پروپگنڈہ
150	ایران کا جنگ پسند نہ ہونا
151	جنگ میں ایران کی دفاعی پوزیشن
152	عراق اور اسرائیل کے طرز عمل میں مشابہت
153	ایران و العراق کے عوام کا ایک دوسرے سے جدا نہ ہونا
153	صدام کی غیر اسلامی حرکتیں
153	ملت العراق کی فریاد اور دنیا کے مسلمانوں کا جواب
154	عربوں اور علاقہ پر تسلط کی سازش
154	بڑی طاقتلوں کی جانب سے صدام کی حمایت امریکہ اور روس کافریب
154	عراق، امریکہ کا آلہ کار
155	امریکہ کا اسلامی حکومتوں کو فریب دینا
155	صدام کی خود پسندی اور اس کے منفی نتائج
156	امریکہ اور اسرائیل سے العراق کے خفیہ تعلقات
156	بعشی حکومت کی کمزوری

156	صدام کے مظالم اور مغربی ذرائع ابلاغ کی توجیہہ
157	علاقے کے خیر خواہ اور صلح پر اصرار
157	صدام اور اسرائیل کا خطرہ
158	صدام کا تختہ اللئے والا ہے
158	ایران کو جنگ بندی کی دعوت
159	جنگ بندی کے شرائط صدام پر مقدمہ چلانا چاہیے
159	اسلامی حکومتوں کے تعاون سے ملت عراق کی آزادی
160	حکیمت کے شرائط
160	خود کشی، صدام کی نجات کا بہترین راستہ
160	صلح کیلئے ایران کے اٹل شرائط
161	نقضان کا ہر جانہ اور جارح
165	ایران کا اسرائیل سے مقابلہ اور صدام
166	صدام کی اسلام پسندی اور امن پسندی
166	ملک کا دفاع
166	مشروط صلح کیلئے تیار
167	صدامی صلح اور اسلامی صلح
168	ہم اسلامی صلح کے خواہاں ہیں
169	ایران سے صلح اور مهلت کا مطالبہ

170	صدام کی صلح پر عدم اعتمادی.....
170	صدام کو اسلامی ممالک سے ایران کے تعاون کا خوف.....
171	سعودی عرب
171	امریکی اسرائیلی منصوبوں پر عملدرآمد.....
171	ایرانی حکومت اور سعودی عرب میں فرق.....
171	ایران قدامت پسند حکومتوں کیلئے خطرہ.....
172	سعودی عرب امریکہ کا آله کار.....
172	امریکی منصوبوں پر عملدرآمد کرنے والے.....
172	سعودی عرب اتحاد بین المسلمین کا مخالف.....
173	فہد کی تجویز اسلامی دنیا کیلئے الیہ
173	امریکہ حجاز کے تیل کا خواہاں
173	وہابیت کے مرکز، فساد کی جڑیں.....
174	سعودی عرب اور حج کا عظیم اجتماع
175	ایرانی حجاج کرام کے ساتھ اچھا سلوک.....
175	حجاز میں اسرائیل مردہ باد نعرے پر پابندی.....
175	ایرانی حجاج کے سلسلے میں بہانے بازی
176	ایرانی حاجیوں کے داخلے پر پابندی
177	ایرانی حجاج کے ساتھ پولیس کارویہ.....

177	حجاج کی آزادی اور دنیا میں ظلم سببے کی آواز.....
178	سانحہ مکہ کے بعد امام خمینیؑ کا پیغام
182	حاجیوں کا قتل ناقابل معافی.....
185	کعبہ کی بے حرمتی ایک تاریخی جرم.....
185	آل سعود، عصر حاضر کے شقی ترین قاتل.....
186	آل سعود اور امریکہ سے انتقام.....
188	کویت.....
188	کویت میں امام خمینیؑ کے داخل ہونے پر پابندی
188	کویت سے چہاز پر بیٹھنے کی اجازت کا نہ مانا.....
188	امام خمینیؑ کے داخل ہونے سے کویت کا روکنا.....
188	فرانس میں رہائش
189	تقدیر الٰہی
190	کویت کا امریکہ کی پناہ لینا.....
191	لبنان
191	لبنان کا ہمہ گیر دفاع
191	امام موسیٰ صدر کا لاپتہ ہونا
191	امام موسیٰ صدر کی زندگی کی صور تھال
191	ظلم کے خلاف قیام اور باہمی اتحاد و اخوت

192	لبنان، ایران کا حصہ.....
192	یوم قدس، کمزوروں کی آزادی کا دن
192	امام موسیٰ صدر کے فضائل
193	لبنان کے مظلوموں کا ہمہ گیر دفاع
193	مظلوموں کی آزادی کیلئے قیام
194	عراق کی شکست قدس کی آزادی پر مقدم
195	ہماری فریاد لبنانی عوام کی فریاد ہے.....
195	مسلمانوں کی عزت کا دفاع
195	لبنان کی افسوس ناک صور تھال
195	لبنانی عوام کا مالی و جانی نقصان
196	اسلام کے فرزندوں کی نجات
197	لبنان میں اسرائیل کا منصوبہ
197	لبنان کی مدد کی دعوت
198	لبنان کے حالات پر توجہ
198	اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحیت
199	لبنان کا دفاع
199	لبنان کی مظلومیت اور مسلمانوں کی خاموشی
199	لبنان پر اسرائیل کے مظالم

200	لبنان میں خون کی ندی بہانا.....
200	لبنان میں امریکہ کے مظالم.....
200	لبنان، اسرائیل کے پنجہ میں.....
201	لبنان کی افسوس ناک حالت.....
201	مسلمانوں کا مصائب کو برداشت کرنا.....
201	لبنان کے سرفراز جوان.....
201	لیبیا.....
201	امام خمینیؑ کا قراقی سے رابط.....
202	انقلاب کی مدد.....
202	لیبیا سے مدد لینے کی تردید.....
203	لیبیا کے نمائندے امام خمینیؑ سے مذاکرات.....
203	قذافی اور امام خمینیؑ سے ملاقات کی درخواست.....
203	لیبیا اور ایران کا برادرانہ موقف.....
204	مراکش.....
204	کازابلانکا میں اسلامی ممالک کے حکمرانوں کا تاریخی نگ و عار.....
204	مراکش کا نفرنس کی مذمت.....
205	اسرائیل کے ساتھ ساز باز فلسطین کے ساتھ خیانت.....
205	مصر.....

اسلام کے ساتھ مصر کے حکمرانوں کی خیانت.....	205
سدادت امریکہ کا بینٹ.....	205
مصر اور صیہونیزم کی تقویت.....	205
سدادت کی مخالفت.....	206
کیمپ ڈیویڈ اور رجعت پندوں کی تقویت.....	206
کیمپ ڈیویڈ ایک سیاسی فریب	206
انور سادات عالم اسلام کا ٹھکرایا ہوا شخص.....	207
سدادت اور اسرائیل کی صلح کا خطرہ	207
امن معاہدہ اور اسلامی حکومتوں کے درمیان اختلاف.....	207
سدادت اور نص قرآن کی مخالفت	208
سدادت کا دشمنان اسلام کا اتباع کرنا.....	209
سدادت، مصر کے عوام کیلئے ایک نگ و عار	209
صدام اور سادات کی موت پر لوگوں کی خوشی	210
مسلمانوں کی تباہی کا مرکز	210
مسجد پر کنڑوں اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی	211
حکومت مصر کے خلاف قیام	211
اسلام کی تباہی کا خطرہ.....	212
عراتی فوج میں مصری جوانوں کی بھرتی	212

ایران کے خلاف عربوں کو آکسانا	212
حکومت مصر کی ہوشیاری کی ضرورت	213
عزت اسلام کی رکاوٹوں سے نمٹنا	213
مصر سے سفارتی تعلقات کا خاتمه	213
اسلامی حکومتوں کا مصر کے ساتھ تعلقات ختم کرنا	214
سادات کی شکست	214
عرب لیگ میں مصر کی دوبارہ شمولیت	214
ایران کے خلاف اسرائیل اور مصر کا اتحاد	215
فاسطینی کاز کے ساتھ مصر کی خیانت	215
فهرست	217